شانِ سیدنا محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کوئز

ڈاکٹر سلطان محمود قادری

مکتبہ نوریہ رضویہ گلبرگ اے فیصل آباد

Marfat.com

Marfat.com

درود و سلام، معرفت، مقام مصطفیٰ ﷺ،
تحفظ ناموس رسالت، عقیدہ ختم نبوت، عید میلاد النبی ﷺ پر خوشی منانا
سفرِ معراج النبی ﷺ، فلسفہ شہادت، امام حسین علیہ السلام پر مشتمل سوالات و جوابات
کا عظیم ذخیرہ، قرآن و حدیث کے حوالہ جات سے مزین ہر صاحب ایمان کے گھر کی ضرورت

شانِ سیدنا محمد مصطفیٰ ﷺ کوئز

مصنف:
ڈاکٹر سلطان محمود قادری

مکتبہ نوریہ رضویہ۔ گلبرگ اے فیصل آباد
041-2626046

Marfat.com

111327

جملہ حقوق بحق ادارہ محفوظ ہیں

نام کتاب : شانِ سیّدنا محمد مصطفیٰ ﷺ (کوئز)

مؤلف : ڈاکٹر سلطان محمود قادری

موبائل: 0322-6334538

تزئین واہتمام : سیّد حمایت رسول قادری

پروف ریڈنگ : مولانا سجاد صاحب

تعداد صفحات : 216

اشاعت : جنوری 2010ء

تعداد : 1100

کمپوزنگ : الحسین کمپوزنگ سنٹر، اردو بازار لاہور

مطبع : اشتیاق اے مشاق پرنٹرز، لاہور

ناشر : مکتبہ نوریہ رضویہ گلبرگ A، فیصل آباد

قیمت : -/150 روپے

ملنے کے پتے

نوریہ رضویہ پبلی کیشنز

11۔ گنج بخش روڈ، لاہور

شبیر برادرز

زبیدہ سنٹر 40۔ اردو بازار لاہور

Marfat.com

ابواب کی ترتیب

شانِ سیدنا محمد مصطفیٰ ﷺ کوئیز کے ابواب کی ترتیب

۱۔ درود و سلام (باب السلام) ۹

۲۔ باب العید (جشن عید میلادِ النبی ﷺ کی شرعی حیثیت) ۱۵

۳۔ باب المعراج النبی ﷺ (معراج النبی ﷺ) ۶۷

۴۔ باب گستاخِ رسول واجب القتل ہے ۱۰۵

۵۔ باب الادب (اَدب اور تعظیم و توقیر مصطفیٰ ﷺ) ۱۱۵

۶۔ باب الشہداءِ کربلا و عظمت اہل بیت ۱۳۹

۷۔ باب ختم نبوت و ردِ قادیانیت ۱۷۵

Marfat.com

Marfat.com

نعت رسولِ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

یا رسول اللہؐ آپؐ کے نور سے زمانے نے روشنی پائی ہے
آپؐ کی مہک سے ہی گل و مشک نے بُو پائی ہے

آپؐ کے آنے سے ہوئی عطا غلاموں کو آزادی
آپؐ کے در سے ہی گداؤں نے سلطانی پائی ہے

ارسال کیا خدا نے آپؐ کو بنا کر رحمت اللعالمین
آپؐ کے توسّل سے ہی خدا کی رحمت جوش میں آئی ہے

یا رسول اللہؐ دیا جو آپؐ نے ادارہ خود ہی مدد بھی فرمانا
اس ادارے سے ہی عوامی تحریک وجود میں آئی ہے

یا رسول اللہؐ اس قائد پہ بھی ہو کرم تمہارا
جس نے ہمیں مصطفویؐ انقلاب کی لو لگائی ہے

وابستگان تحریک پہ بھی کرو ذرا نظر کرم دوبارہ
آپؐ کی نظر کرم نے ہی دین کو جلا بخشوائی ہے

کر دو تعلیم عام یہ ہے بھی آپؐ کا فرمان
وفاؔ کی سوچ بھی تعلیمی انقلاب سے ابھر آئی ہے

Marfat.com

نعت رسولِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

یا خاتم الانبیاءؐ، یا حبیبِ خدا
قبول فرما لیجئے میرا بھی مدعا!
بُلا لیجئے در پہ مجھے بھی بخدا
پھر نہ ہو کبھی جُدائی یہی ہے التجاء
ہو جائے شہید آپؐ کے در پہ یہ وفاؔ
اس شہادت کی شہادت دیں آپؐ کے مقدس پاء
بوقتِ شہادت ہو جلوہ آپؐ کا تجلّی و خدا
آئے وہ وقت جلد کہ نہ ہوسکوں کبھی آپؐ سے جُدا
یہی ہے آرزو اور دعا مری اولیٰ و اُخریٰ
کہ نہ چھوٹے مجھ سے آپؐ کا دامن یا محمد مصطفیٰؐ

احقر: ڈاکٹر سلطان محمود وفاؔ

Marfat.com

[stamp]

شانِ سیّدنا محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم (کوئز)

خصوصیات:

(پیش لفظ)

درود وسلام، معرفت مقام وعظمت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، تحفظ ناموس رسالت، عقیدہ ختم نبوت، عید میلاد النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر خوشیاں منانا، سفر معراج النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور فلسفہ شہادت امام حسین علیہ السلام پر مشتمل سوالات وجوابات کا عظیم ذخیرہ، قرآن وحدیث کے حوالہ جات سے مزین۔

علماء کرام، خطباء، مدرسین ومعلمین، سکول وکالجز اور دینی مدارس کے طلباء وطالبات اور ہر صاحب ایمان کی راہنمائی کے لئے ایک منفرد اور نادر تحفہ، اپنی نوعیت کی انفرادی کوئز پر مبنی کتاب جس کو پڑھ کر ایمان وایقان کی حلاوت نصیب ہوتی ہے۔

Marfat.com

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

انتساب

☆ حضور سرور کونین فخر موجودات، وجہ تخلیق کائنات، رب ذوالجلال کی وحدانیت کی دلیل قاطع، محمد رسول اللہ ﷺ کے نام جن کے آنے سے کفر و شرک کے تمام بادل چھٹ گئے اور توحید الٰہی کا پرچم ہمیشہ کے لئے لہرانے لگا۔

☆ عاشق رسول، مجدد عصر، سفیر امن، حضور شیخ الاسلام پروفیسر ڈاکٹر محمد طاہر القادری کے نام جو اپنی شب و روز کی کاوشوں سے امت مسلمہ کی جہالت اور تشکیک و ابہام کو دور کر کے نور علم اور قرآن و سنّت کے دلائل و براہین سے عقائد کو جلا بخش رہے ہیں۔ جن کی تصانیف کا مطالعہ تیقن و اطمینان کا سامان مہیا کرتا ہے۔ انہی کے علمی گوشوں سے چند موتی کوزے کی صورت میں چن کر پیش کرنے کی سعادت حاصل کر رہا ہوں۔

☆ اپنے والدین کے نام جنہوں نے میری ہر معاملے میں رہنمائی کی اور جمیع امت مسلمہ کے نام جنہیں حضور ﷺ کے امتی ہونے کا شرف عطا ہوا۔

☆ خدا ذوالجلال تمام امت مسلمہ پر رحم فرمائے اور دنیا و آخرت میں صحیح معنوں میں کامیابی و کامرانی عطا فرمائے۔ آمین بجاہ سید المرسلین ﷺ۔

خاکپائے شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری مدظلہ العالی

ڈاکٹر سلطان محمود قادری

Mob. # 0322-6334538

Marfat.com

باب نمبر 1:

باب الاسلام

حضور پر درود وسلام کا بیان

س1: حضور ﷺ پر درود پڑھنا اور سلام بھیجنا کیسا عمل ہے؟

ج: حضور ﷺ پر درود وسلام پڑھنا سب سے افضل عمل ہے اور فرائض کے بعد درود وسلام کی اتنی زیادہ اہمیت ہے کہ ایک صحابی نے بارگاہ رسالت میں عرض کی جس کے آخری الفاظ یہ تھے کہ فرائض کے بعد اگر میں سارا وقت درود وسلام میں لگاؤں تو کیسا ہے آپ ﷺ نے فرمایا کہ پھر تمہارے تمام کام خدا خود پورے کرے گا اور تمہیں بہت اجر ملے گا۔

کیونکہ حضور ﷺ پر درود وسلام پڑھنا نہ صرف فرشتے اس عمل میں شامل ہوتے ہیں بلکہ خود خدا اپنی شان کے لائق حضور ﷺ پر درود بھیجتا بھی ہے اور مومنوں کو پڑھنے کا حکم بھی صادر فرماتا ہے اور جو کام خود خدا کرے اس کے فرشتے صبح و شام کریں اور مومنوں کو حکم دیا جارہا ہو وہ کام اور عمل کتنا عظیم اجر وثواب کا باعث ہے جس کا اندازہ لگانا بھی مشکل ہے۔

س2: درود اور سلام میں کیا فرق ہے۔ کیا ان دونوں کے پڑھنے کا حکم ہے۔

ج: سورۃ الاحزاب کی آیت نمبر ۵۶ کا بغور مطالعہ فرمائیں جس میں خدا تعالیٰ نے فرمایا:
إِنَّ اللّٰهَ وَ مَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ ؕ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَ سَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا۝ ترجمہ: بے شک اللہ اور اس کے سارے فرشتے حضور ﷺ پر درود بھیجتے ہیں۔ اے ایمان والو! تم بھی حضور ﷺ پر

Marfat.com

درود بھیجو اور خوب سلام بھیجو۔ صلو کا معنی درود بھیجنا ہے جبکہ وسلموا اور سلام پڑھو اور تسلیما میں سلام کی مزید تاکید کی گئی ہے، یعنی خوب سلام پڑھو۔

س 3: جو شخص درود تو پڑھے مگر سلام نہ پڑھے اور نہ وہ سلام پڑھنے کا قائل ہو وہ کیسا شخص ہے؟

ج: چونکہ درود و سلام پڑھنے کا حکم نص قرآنی کے حکم سے ثابت ہے اور قرآن پاک کے ایک حکم کا کیا ایک حرف کا انکار کرنا بھی کفر ہے۔ جبکہ خدا کے فرمان پر عمل نہ کرنا گناہ ہے۔ اس لئے حضور ﷺ پر سلام پڑھنے کا انکاری شخص کافر ہے جس نے کہ قرآن کے حکم کو نہ مانا (انکار کیا) جبکہ ایک جگہ مزید فرمایا ادخلو فِی السِّلۡمِ کَآفَّۃً تم مکمل طور پر دین اسلام میں داخل ہو جاؤ۔

س 4: کیا درود و سلام پڑھنے کی مثال نماز میں ملتی ہے روشنی ڈالیں۔

ج: جی ہاں! نماز درود و سلام کے بغیر مکمل نہیں ہوتی۔

التحیات کے بعد السلام علیک ایھا النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ اے نبی ﷺ تم پر سلام ہو اللہ کی رحمت اور برکت ہو۔ تو یہ پہلے حضور ﷺ پر سلام بھیجا جاتا ہے اور درود ابراہیمی میں حضور ﷺ پر درود بھیجا جاتا ہے۔

س 5: کیا یا نبی سلام علیک یا رسول اللہ سلام علیک اور الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ کہنا جائز ہے؟

ج: جی ہاں بلکہ التحیات پڑھنے کے بعد غور کریں تو یہی الفاظ دہرائے اور پڑھے جاتے ہیں یعنی السلام علیک ایھا النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ اے نبی ﷺ تجھ پر سلامتی ہو اور اس طرح پڑھنے کے بغیر نماز بھی مکمل نہیں ہوتی اور نہ پڑھنے سے حکم خدا کی نافرمانی بھی ہوتی ہے اور جو سلام نماز میں پڑھا جائے وہ نماز میں نہ ہونے پر بھی پڑھنے میں اجر و ثواب کا باعث ہے بلکہ جو نماز کے علاوہ نہیں پڑھنے کے قائل فرمایا فویل للمصلمین الذین ھم عن صلاتھم ساھون۔ ایسے نمازیوں کے لئے ہلاکت ہے جو اپنی نمازیں بھلا بیٹھیں ہیں (کہ نماز میں کیا پڑھتے ہیں)

Marfat.com

س6: درود اور سلام میں پڑھنے اور اجر کے حوالے میں کیا فرق ہے۔

ج: درود پڑھنے سے ثواب ملتا ہے نیکیوں میں اضافہ اور برائیاں مٹائی جاتی ہیں جبکہ سلام پڑھنے سے حضور ﷺ خود جواب بھی دیتے ہیں۔

س7: کیا سلام پڑھنے پر خود حضور ﷺ جواب دیتے ہیں کیسے؟ دلیل دیں۔

ج: جی ہاں! کسی کو سلام کہنا سنت ہے جبکہ جسے سلام کہا جائے اس کے لئے جواب دینا واجب ہو جاتا ہے۔ پس حضور ﷺ کسی کا حق نہیں رکھتے وہ تو سخی ہیں اور زیادہ دیتے ہیں لہٰذا حضور ﷺ اس امتی کے سلام کا جواب خود دیتے ہیں اس لیے سلام پڑھتے وقت تصور میں بارگاہ نبوت کا در ہو ذہن میں مسجد نبوی ﷺ شریف ہو آنکھوں میں حضور ﷺ کے روضہ مبارک کی سنہری جالیاں ہوں اور ہو سکے تو دل و دماغ میں حضور ﷺ کی نورانی نورانی صورت ہو اس حالت میں تو سلام کا جواب بھی سننے کو مل سکتا ہے۔ سبحان اللہ۔

س8: ایک مرتبہ درود پاک پڑھنے پر کیا اجر و ثواب ملتا ہے حضور ﷺ کے فرمان کے مطابق جواب دیں حوالہ بھی بتائیں۔

ج: حضرت انس بن مالک راوی ہیں کہ حضور ﷺ نے فرمایا جو شخص مجھ پر ایک مرتبہ درود بھیجتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس پر دس رحمتیں نازل فرماتا ہے اس کے دس گناہ معاف کیے جاتے ہیں اور اس کے لئے دس درجات بلند کئے جاتے ہیں۔

(نسائی اور احمد اور حاکم نے کہا ہے کہ یہ حدیث کی اسناد صحیح ہیں)

س9: قیامت کے روز حضور ﷺ سے سب سے قریب کون ہو گا حدیث پاک کا حوالہ دیں۔

ج: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا قیامت کے روز لوگوں میں سے میرے سب سے زیادہ قریب وہ شخص ہو گا جو (اس دنیا میں) ان سب سے زیادہ مجھ پر درود بھیجتا ہے۔ (ترمذی)

س10: کنجوس شخص کی پہچان کیا ہے؟

Marfat.com

ج: جس کے پاس حضور ﷺ کا نام مبارک لیا جائے اور وہ آپ ﷺ پر درود نہ پڑھے وہ کنجوس شخص ہے۔

س 11: حضور ﷺ سلام پڑھنے والے شخص کا سلام حدیث پاک کی روشنی میں بتائیں کیسے پہنچتا ہے؟

ج: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا بلاشبہ اللہ تعالیٰ کے زمین میں بعض گشت کرنے والے فرشتے ہیں جو مجھے میری امت کا سلام پہنچاتے ہیں۔ (نسائی و دارمی)

س 12: حضور ﷺ پر سلام بھیجنے اور حضور ﷺ کا جواب مرحمت فرمانے کے متعلق کوئی احادیث میں سے حوالہ دیں۔

ج: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا (امّت میں سے کوئی شخص) ایسا نہیں جو مجھ پر سلام بھیجے مگر اللہ تعالیٰ نے مجھ پر میری روح واپس لوٹا دی ہو یہاں تک کہ میں ہر سلام کرنے والے کے سلام کا جواب دیتا ہوں۔ (ابوداؤد اور احمد نے روایت کیا)

س 13: حضور ﷺ پر درود پڑھنے والے کا درود پہنچنے کے متعلق کوئی ایک حدیث کا حوالہ دیں۔

ج: حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا تم جہاں کہیں بھی ہو مجھ پر درود بھیجا کرو بے شک تمہارا درود مجھے پہنچتا ہے۔ (طبرانی)

س 14: درود سلام کے متعلق کوئی واقعہ جو حضور ﷺ کے متعلق ہو بیان کریں۔

ج: حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور ﷺ ایک مرتبہ تشریف لائے آپ ﷺ کے چہرہ اقدس پر خوشی ظاہر ہو رہی تھی آپ ﷺ نے فرمایا کہ خدا نے فرمایا اے محمد ﷺ! کیا آپ ﷺ اس بات پر راضی نہیں کہ آپ کی امت میں سے جو شخص ایک مرتبہ آپ ﷺ پر درود بھیجے میں اس پر دس رحمتیں بھیجوں اور آپ ﷺ کی امت میں سے کوئی آپ پر ایک مرتبہ سلام بھیجے تو

Marfat.com

میں اس پر دس مرتبہ سلام بھیجوں (روایت کیا نسائی اور دارمی نے)

س 15: دعا کا درود پاک سے کیا تعلق ہے؟

ج: (ا) حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ یقیناً دعا اس وقت تک زمین اور آسمان کے درمیان ٹھہری رہتی ہے اور اس میں سے کوئی بھی چیز اوپر نہیں جاتی جب تک تم اپنے نبی مکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود نہ پڑھ لو۔ (ترمذی)

(ii) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہر دعا اس وقت تک پردہ حجاب میں رہتی ہے جب تک حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اہل بیت پر درود نہ بھیجا جائے۔ (طبرانی)

س 16: کوئی مجلس یا اجتماع وغیرہ کے متعلق کیا حکم ہے جس میں اللہ کا ذکر نہ ہو اور درود پاک نہ پڑھا گیا ہو۔

ج: حضرت ابوہریرہؓ سے مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو قوم کسی مجلس میں اکٹھی ہوئی اور پھر (اس مجلس میں) اللہ تعالیٰ کا ذکر اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود پڑھے بغیر وہ منتشر ہوگئی تو مجلس ان کے لئے قیامت کے روز باعث حسرت بننے کے سوا اور کچھ نہیں ہوگی۔ (ابن حبان اور احمد)

س 17: کیا درود پاک پڑھنے والے کے لئے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شفاعت بھی ہوگی۔

ج: جی ہاں! حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو شخص صبح کے وقت اور شام کے وقت مجھ پر دس مرتبہ درود بھیجے گا اسے قیامت کے روز میری شفاعت نصیب ہوگی۔ (طبرانی)

س 18: کیا درود پاک پڑھنا پاکیزگی کا باعث ہے؟

ج: جی ہاں، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا مجھ پر درود پڑھا کرو بلاشبہ مجھ پر درود پڑھنا تمہارے لئے (روحانی وجسمانی) پاکیزگی کا باعث ہے (ابوشیبہ)

س 19: درود پاک پڑھنے سے منافقت اور آگ سے چھٹکارا مل سکتا ہے؟

Marfat.com

ج: جی ہاں، حضرت انس بن مالک سے مروی ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا جو شخص مجھ پر ایک مرتبہ درود پڑھتا ہے اللہ تعالیٰ اس پر دس رحمتوں کا نزول فرماتا ہے اور جو شخص مجھ پر دس مرتبہ درود پڑھتا ہے اللہ تعالیٰ اس پر سو رحمتیں نازل فرماتا ہے اور جو شخص مجھ پر سو مرتبہ درود پڑھتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے (ماتھے پر) دونوں آنکھوں کے درمیان منافقت اور آگ (دونوں) سے ہمیشہ کے لئے آزادی لکھ دیتا ہے اور روز قیامت اس کا قیام شہدا کے ساتھ ہوگا۔ (طبرانی) (راوی ثقہ ہیں)

Marfat.com

باب نمبر 2:

باب العید

جشن عید میلاد النبی ﷺ کی شرعی حیثیت

خدا کی نعمتوں کا تذکرہ:

س 1: اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کا تذکرہ کرنا جائز ہے؟

ج: جی ہاں بلکہ اللہ کا حکم ہے کہ میری نعمتوں کا تذکرہ کرو۔

س 2: قرآن پاک میں سے کسی ایک جگہ کا حوالہ دیں جس میں اللہ تعالیٰ نے اپنی نعمتوں کا ذکر کرنے کا حکم صادر فرمایا ہو۔

ج: اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ○ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○ وَاَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثْ ○ (الضحٰی 93:11) ترجمہ اور اپنے رب کی نعمتوں کا خوب تذکرہ کرو۔ (اور اپنے رب کی نعمتوں کا بیان کرو)

س 3: نعمتوں کا ذکر نہ کرنے والوں کیلئے یا نعمتوں کو جھٹلانے والوں کیلئے سورہ رحمان میں بارہا کیا ارشاد فرمایا۔

ج: سورۃ رحمان میں بارہا اللہ تعالیٰ نے فرمایا: فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ○
ترجمہ: پس تم اپنے رب کی کون کون سی نعمتوں کو جھٹلاؤ گے۔

س 4: نعمت کے عطا ہونے پر شکرادا کرنے پر کیا ارشاد فرمایا۔

Marfat.com

ج: لَئِنْ شَكَرْتُمْ لَاَزِيْدَنَّكُمْ ○ (ابراہیم ۱۴: ۷) ترجمہ: اگر تم شکر ادا کرو گے تو میں تم پر (نعمتوں میں) ضرور اضافہ کرونگا۔

س5: نعمتوں کی ناشکری کرنے والوں کیلئے کیا ارشاد فرمایا۔

ج: وَلَئِنْ كَفَرْتُمْ اِنَّ عَذَابِىْ لَشَدِيْدٌ ○ (ابراہیم ۱۴: ۷) ترجمہ: اور اگر تم (میری نعمتوں کی) ناشکری کرو گے تو میرا عذاب یقیناً سخت ہے"۔

یعنی نعمت کی ناشکری یا نعمت کا چرچا نہ کرنے والے پر خدا کے سخت عذاب کی وعید ہے"

س6: خدا تعالیٰ نے بہت سی نعمتوں کا نزول فرمایا مگر کسی پر احسان نہیں جتلایا (اتنی نعمتوں کا نزول فرمایا کہ فرمایا کون کون سی نعمتوں کو جھٹلاؤ گے)

مگر ایک ایسی عظیم نعمت جو تمام نعمتوں پر اکیلی بھاری ہے اس پر احسان بھی جتلایا وہ نعمت بیان کرو۔

ج: خدا کی سب سے بڑی نعمت جو اس نے مومنین کو عطا فرمائی اور جس پر خدا نے باقاعدہ احسان جتلایا وہ عظیم اور بے مثال نعمت حضور اکرم ﷺ کا اس دنیا میں تشریف لانا ہے۔

س7: اللہ تعالیٰ کی سب سے عظیم اور بے مثال نعمت جس پر خدا نے احسان جتلایا اس کا ذکر قرآن پاک میں کہاں ارشاد فرمایا حوالہ دیں۔

ج: سورۃ العمران آیت نمبر 164 میں اللہ تعالیٰ نے اس احسان عظیم کا ذکر فرمایا۔

س8: اس آیت کا متن معہ ترجمہ بیان کرو جس میں خدا نے احسان کرنے کا ذکر فرمایا۔

ج: لَقَدْ مَنَّ اللّٰهُ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ اِذْ بَعَثَ فِيْهِمْ رَسُوْلًا مِّنْ اَنْفُسِهِمْ (القرآن)

ترجمہ: بے شک اللہ نے مومنین (مسلمانوں) پر بڑا ہی احسان فرمایا کہ ان میں انہی میں سے (اپنا عظمت والا) رسول ﷺ بھیجا۔

س9: جس دن کسی نعمت کا نزول ہو اس دن کو یادگار کے طور پر منانا کیسا ہے؟

ج: جس دن کسی نعمت کا نزول ہو اس دن کو یادگار کے طور پر منانا نہ صرف جائز ہے بلکہ فرض ہے کہ اسے بطور عید منایا جائے تا کہ نعمت کا تذکرہ ہو۔

Marfat.com

س10: جس دن نعمت کا نزول ہوا سے عید کے طور پر منانا چاہیے اسکی قرآن پاک سے کوئی دلیل/حوالہ دیں۔

ج: سورۃ المائدہ کی آیت نمبر 114 میں صرف کھانے کی نعمت کے نزول کے متعلق حضرت عیسیٰؑ نے عرض کیا تا کہ وہ ہمارے لیے عید قرار پائے۔

س11: سورۃ المائدہ کی آیت نمبر 114 جس میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی دعا کا ذکر ہے معہ ترجمہ سناؤ۔

ج: رَبَّنَآ اَنْزِلْ عَلَيْنَا مَآئِدَةً مِّنَ السَّمَآءِ تَكُوْنُ لَنَا عِيْدًا لِّاَوَّلِنَا وَ اٰخِرِنَا (المائدہ 114:5) ترجمہ، اے ہمارے رب ہم پر آسمان سے کھانا نازل فرما دے کہ (اس کے اترنے کا دن) ہمارے لیے عید (یعنی خوشی کا دن) قرار پائے۔ ہمارے اگلوں کیلئے بھی اور ہمارے پچھلوں کے لئے بھی۔

س12: مائدہ کا معنی کیا ہے سورۃ المائدکی وجہ تسمیہ بتاؤ (سورۃ المائدہ کا نام مائدہ کیوں رکھا گیا)

ج: مائدہ کھانے (خوان) کو کہتے ہیں اس سورت میں عیسیٰؑ کی دعا پر عیسیٰؑ کے ماننے والوں پر اللہ تعالیٰ نے آسمان سے کھانے کی نعمت عطا فرمائی اس کھانے کی عطا کو یادگار کے طور پر اس سورۃ کا نام المائدہ رکھا گیا۔

س13: حضرت عیسیٰؑ پر کھانے کی نعمت عارضی اتری یا مستقل آسمان سے کھانا انؑ کے آسمان پہ اٹھائے جانے تک ملتا رہا۔

ج: کھانے (خوان) کی نعمت عارضی تھی مگر خدا کی عطاء خصوصی ہونے کی وجہ سے یہ دن عید ہوگئی۔

س14: جس دن عیسیٰؑ پر خوان نازل ہوا سے عید کا دن کہا جا سکتا ہے۔ اور قرآنی آیت کے طور پر یادگار ہوسکتا ہے کیا جس دن حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ولادت باسعادت ہو اس دن کو یوم عید کہنا اور منانا منع ہوسکتا ہے۔

ج: جس دن آسمان سے کھانے کا نزول ہو وہ دن عید قرار پائے تو جس دن حضورؐ

Marfat.com

تشریف لائے اور حضور ﷺ خدا کی مسلمانوں کیلئے سب نعمتوں سے بڑھ کر اور تمام نعمتیں ایک طرف اور حضور ﷺ کی بعثت مبارکہ کی نعمت ایک طرف تب بھی حضور ﷺ کی بعثت مبارکہ کی نعمت بھاری ہے یہ نعمت کے ملنے کا دن تو عیدوں کی عید ہوئی'' ہزاروں عیدیں قربان حضورؐ کے ایک اشارے ابرو پر۔

س15: آمد مصطفٰے ﷺ کی نعمت عظمٰی کا فیض عارضی ہے یا مستقل؟

ج: آمد مصطفٰے ﷺ خدا تعالٰی کی ایک عظیم اور مستقل نعمت ہے اور پوری انسانیت کے لئے باعث رحمت اور خدا کا فضل ہے یہ ایسی مستقل نعمت ہے کہ نہ صرف قیامت تک حضور ﷺ کا فیض رحمت اور برکت جاری رہے گی بلکہ کل یوم حساب میں بھی حضور ﷺ کی شفاعت مسلمانوں کیلئے کام آئے گی اور بخشش کا ذریعہ بنیں گے لہٰذا اسی نعمت کے نزول کے دن کو عید کے طور پر منانا افضل واکمل ہے۔

س16: کیا نزول مائدہ جیسی نعمت کی ولادت باسعادت و بعثت مصطفٰے ﷺ کی نعمت عظمٰی سے کوئی نسبت ہو سکتی ہے۔؟

ج: محمد مصطفٰے ﷺ کی ولادت باسعادت اور بعثت کی نعمت عظمٰی پر تو مائدہ جیسی لاکھوں کیا کروڑوں اربوں نعمتیں نثار کی جاسکتی ہیں۔

س17: قرآن پاک کی آخری آیت جس میں خدا نے دین مکمل ہونے کا اعلان فرمایا ہمارے لیے یہ بھی عید کا دن ہی ہے اس کا حوالہ کسی حدیث پاک سے دیں۔

ج: صحیح بخاری میں حضرت عمرؓ کی یہ روایت ہے کہ جب ایک یہودی نے ان سے پوچھا کہ کیا آپ جس دن یہ آیت اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ نازل ہوئی اس دن کو بطور عید مناتے ہیں؟ اگر ہماری تورات میں ایسی آیت اترتی تو ہم اسے ضرور یوم عید بنالیتے اسکے جواب میں حضرت عمر فاروقؓ نے فرمایا کہ ہم اس دن اور جگہ کو جہاں یہ آیت نازل ہوئی خوب پہچانتے ہیں یہ آیت یوم حج اور یوم جمعۃ المبارک کو میدان عرفات میں نازل ہوئی اور ہمارے لیے یہ دونوں دن عید کے دن ہیں (کتاب الایمان باب زیادۃ الایمان ونقصانہ) اس حدیث پاک

Marfat.com

سے اس امر کی تائید ہوتی ہے کہ نزول نعمت کے دن کو بطور عید منانا جائز ہے۔ لہٰذا جس ہستی کی بدولت ہر روز ہے روز عید اور ہر رات ہے شب برأت اس کے اپنے آنے کے دن کی قدر و قیمت کا اندازہ کیا ہوگا۔

س18 کیا خدا کی نعمت کا ذکر کرنا شکر کرنے کے ذرائع میں سے ایک ذریعہ ہے۔

ج: جی ہاں: خدا کی نعمت کا ذکر کرنا اصل میں خدا کا ذکر ہی ہے چونکہ نعمت عطا فرمانے والی ذات تو وہی خدا ہے تو دراصل یہ اسکی نعمت کا شکر ادا ہو رہا ہوتا ہے۔

س19 ذکر اور تحدیث نعمت کا آپس میں کیا تعلق ہے۔

ج: ذکر کا تعلق اللہ تعالیٰ سے اور تحدیث نعمت کا تعلق مخلوق سے ہے فرمان خدا ہے فَاذْكُرُوْنِیْٓ اَذْكُرْكُمْ وَاشْكُرُوْا لِیْ وَ لَا تَكْفُرُوْن ○ پس تم مجھے یاد کیا کرو میں تمہیں یاد رکھوں گا اور میرا شکر ادا کرو اور (میری نعمتوں کا) انکار نہ کیا کرو۔

س20: حضور اکرم ﷺ جب اس دنیا میں تشریف لائے کون سا دن تھا؟

ج: پیر (سوموار) کے دن صبح صادق کے وقت حضور کی ولادت باسعادت ہوئی۔

س21: پیر کے دن حضور اکرم ﷺ کا کیا معمول ہوا کرتا تھا۔

ج: حضور اکرم ﷺ پر پیر کو روزہ رکھ کر اپنی ولادت باسعادت کا شکرانہ ادا فرماتے۔ اور آج بھی حرمین شریفین میں اور اولیاء کرام و بزرگان دین اس سنت پر عمل کرتے ہیں۔ یعنی نعمت مصطفےٰ ﷺ کے عطا ہونے پر ہفتہ وار شکرانہ ادا کرتے ہیں۔

س22: حضور اکرم ﷺ پیر کے دن کا روزہ اپنی ولادت باسعادت کی بنا پر رکھتے حوالہ دیں۔

ج: حضور اکرم ﷺ سے پیر کے دن روزہ رکھنے کے بارے پوچھا گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا اسی روز میری ولادت ہوئی اور اسی روز میری بعثت ہوئی اور اسی روز میرے اوپر قرآن پاک نازل کیا گیا" (مسلم، الصحیح کتاب الصیام باب استحباب صیام) بیہقی، السنن الکبریٰ ااا نسائی ۱۷ احمد بن حنبل المسند میں)

Marfat.com

حضور اکرم ﷺ نے روزہ رکھ کر اور بکرے ذبح فرما کر اپنا میلاد منایا

س23- شکرانے کے طور پر روزہ رکھنے کے علاوہ بھی شکر ادا کرنے کے طریقے ہیں۔

ج: جی ہاں: اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی رضا کے حصول کیلئے صدقہ و خیرات کرنا، دوسروں کو کھانا کھلانا اور نعمت خدا کا ذکر کرنا نوافل وغیرہ ادا کرنا یہ سب شکر ادا کرنے کے طریقے ہیں۔

س24: حضور اکرم ﷺ نے روزہ رکھنے کے علاوہ اور کس طریقے سے اپنا میلاد منایا۔

ج: حضور اکرم ﷺ نے بکرے ذبح کر کے باقاعدہ ضیافت کا اہتمام کر کے بھی اپنا میلاد منایا۔

س25: حضور اکرم ﷺ نے اپنا میلاد بکرے ذبح کر کے منایا حوالہ دیں۔

ج: اِنَّ النبی ﷺ عق عن نفسہٖ بعد النبوۃ (ترجمہ) حضور اکرم ﷺ نے اعلان نبوت کے بعد اپنا عقیقہ کیا۔ (ابیہقی، السنن الکبریٰ) یہ دراصل حضور ﷺ نے اپنا میلاد خود منایا۔ اللہ تعالیٰ کا شکر بجالاتے ہوئے اپنی ولادت کی خوشی میں بکرے ذبح فرمائے اور ضیافت کا اہتمام فرمایا۔

س26: حضور اکرم ﷺ نے اپنا عقیقہ اعلان نبوت کے بعد کیا۔ کیا پہلے عقیقہ نہ ہوا تھا۔

ج: حضرت عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہے اِنَّ عبدالمطلب جعل لہ مادبۃ یوم سابعۃ (ترجمہ) بے شک حضرت عبدالمطلب نے ساتویں روز آپ ﷺ (کے عقیقہ) کی دعوت کی"

اس میں آئمہ کرام کا کوئی اختلاف ہی نہیں کہ حضور ﷺ کا عقیقہ آپ ﷺ کے دادا حضرت عبدالمطلب نے ساتویں دن کیا تھا۔ لہٰذا پہلے عقیقہ ہو چکا تھا۔

س27: کیا حضور اکرم ﷺ نے چالیس سال بعد عقیقہ کیا؟

Marfat.com

ج: حضور اکرم ﷺ چالیس سال تک اپنا عقیقہ کیسے مؤخر کر سکتے تھے۔ کیونکہ خود آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: **الغلام مُرْتَھَن بعقِیقة یُذ بَح یَوم َ السابع**
(ترمذی، الجامع الصحیح باب من العقیقیہ)

ترجمہ: بچہ اپنے عقیقہ کے باعث گروی رہتا ہے جو اسکی طرف سے ساتویں دن ذبح کیا جائے'' اور ساتویں دن آپ ﷺ کے دادا حضرت عبدالمطلب نے عقیقیہ کر دیا تھا۔ لہٰذا حضور نے تاخیر نہ فرمائی بلکہ یہ اپنا میلاد منایا تھا۔

س28: کیا عقیقہ دہرایا بھی جا سکتا ہے۔

ج: جی نہیں۔

س29: اگر عقیقہ دہرایا نہیں جا سکتا تو حضور اکرم ﷺ نے جو دبکرے ذبح فرمائے ان کی وضاحت کریں۔ بزرگان دین کے حوالے سے

ج: امام جلال الدین سیوطیؒ اپنی کتاب حسن المقصد فی عمل المولد میں حافظ ابن حجر عسقلانی کے دلائل کی تائید میں ایک ایسا استدلال پیش کرتے ہیں جو جشن عید میلاد النبی ﷺ کے بارے میں ایک مضبوط بنیاد فراہم کرتا ہے۔ لکھتے ہیں کہ حضور اکرم ﷺ کے عقیقہ کرنے کا واقعہ اس پر محمول کیا جائے گا کہ آپ ﷺ نے اپنے آپ کو اللہ کی طرف سے رحمۃ اللعالمین اور اپنی امت کے مشرف ہونے کی وجہ سے اپنی ولادت کی خوشی کے اظہار کیلئے خود عقیقہ کیا۔

س30: حضور اکرم ﷺ نے اپنی ولادت کی خوشی کے اظہار کے لیے خود اپنا عقیقہ کیا ہمارے لیے کیا عمل اسی سنت کے حوالے سے بنے گا۔

ج: ہمارے لیے مستحب اور سنت ہے کہ ہم بھی حضور اکرم ﷺ کے یوم ولادت پر خوشی کا اظہار کریں اور کھانا کھلائیں (دوسروں کو) اور دیگر عبادات بجالائیں اور خوشی کا اظہار شریعت مطہرہ کے دائرے میں رہتے ہوئے موجودہ دور کے تقاضے کے مطابق خوب کریں۔

س31: حضور اکرم ﷺ نے اپنی بعثت مبارکہ کے بعد جو بکرے ذبح فرما کر دعوت کا

Marfat.com

اہتمام فرمایا اصل میں وہ عقیقہ تھا یا ضیافت میلاد۔

ج: حضور اکرم ﷺ نے اپنی بعثت مبارکہ کے بعد اپنی ولادت اور میلاد کی خوشی اور شکرانے میں بکرے ذبح فرما کر ضیافت میلاد کا اہتمام کیا کیونکہ عقیقہ دوبارہ نہیں ہوتا۔

س32: بعض لوگ بعثت مبارکہ کے بعد حضور اکرم ﷺ کے بکرے ذبح کرنے کو عقیقہ تصور کرتے ہیں آپ کیا کہیں گے۔

ج: دراصل عقیقہ بھی فی نفسہ ولادت پر اظہار تشکر ہی تو ہوتا ہے اسے ولادت کی خوشی کی تقریب یا تقریب میلاد کہہ لیں مفہوم ایک ہی ہے کہ ولادت کے موقع پر خوشی منائی جاتی ہے۔تو حضور اکرم ﷺ کی آمد نہ صرف مومنین بلکہ جمیع انسانیت کیلئے خوشی منانے کا دن ہے اس لئے دل کھول کر خوشی منانا چاہیے۔

س33: حضور اکرم ﷺ کا عقیقہ جو آپ ﷺ کے دادا حضرت عبدالمطلب نے کیا تھا وہ دور جاہلیت میں تھا کیا ہوسکتا ہے کہ آپ ﷺ نے اس کا اعادہ مناسب سمجھا ہوگا؟ جواب میں دلیل دیں۔

ج: یہ سوچ اور سوال ایک جاہلانہ ہے۔کیونکہ عقیقہ تو ایک صدقہ ہے جبکہ نکاح اور مہر کی ادائیگی عقد ازدواج ہے اور حضرت خدیجہؓ کا نکاح بعثت نبویؐ سے پہلے ہوا تھا اور مہر کی ادائیگی حضرت ابو طالبؓ نے اپنی جیب سے کی تھی۔اگر یہ سوال درست ہوتا تو نکاح اور مہر کی ادائیگی کا اعادہ تو ضرور ہونا چاہیے تھا۔اس لیے یہ سوال سرے سے ہی درست نہیں۔کیونکہ شریعت مطہرہ نے دور جاہلیت میں کیے گئے جائز کاموں کو سند قبولیت عطا فرمائی اور شرعی احکام نزول وحی کے بعد نافذ کیے گئے اِلَّا مَا قَدْ سَلَفَ (سوائے اسکے جو دور جاہلیت میں گزر چکا) کے فرمان کے مطابق تو دور جاہلیت کے تمام گناہ بھی معاف ہوتے ہیں۔اور ہر گناہ کی الگ الگ توبہ درکار نہیں ہوتی چہ جائیکہ امور صالحہ اور امور مستحسنہ نکاح، عقیقہ معاہدے اور ایسے تمام امور خیر برقرار رہتے ہیں۔اس لیے امام سیوطیؒ فرماتے

111327

Marfat.com

ہیں کہ دوبارہ عقیقہ کرنے کی کوئی بھی ضرورت نہ تھی اور نہ ہی شریعت کا تقاضہ تھا۔ پس ثابت ہوا کہ حضور اکرم ﷺ نے بعثت کے بعد خود اپنا میلاد مناتے ہوئے بکرے ذبح فرمائے۔

س34: اللہ تبارک وتعالیٰ نے اپنے حبیب مکرم محمد مصطفےٰ ﷺ کی ولادت پر کیسے خوشی کا اظہار فرمایا۔

ج: روایات شاہد ہیں کہ ولادت مصطفےٰ ﷺ کا پورا سال نادر الوقوع مظاہر اور محیر العقول واقعات کا سال تھا جس میں اللہ تعالیٰ کی خصوصی رحمتوں اور برکتوں کا نزول جاری رہا حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب محمد مصطفےٰ ﷺ کی دنیا میں آمد کے موقع پر اس قدر چراغاں کیا کہ مشرق تا مغرب سارے آفاق روشن ہو گئے۔

س35: حضور اکرم ﷺ کی ولادت باسعادت کے موقع پر خدا نے روشنی اور نور بکھیر دیا اس کا حوالہ دیں۔

ج: حضرت عثمان بن ابی العاص رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ان کی والدہ نے ان سے بیان کیا "جب ولادت نبوی ﷺ کا وقت آیا تو میں سیدہ آمنہ سلام اللہ علیہا کے پاس تھی۔ میں دیکھ رہی تھی کہ ستارے آسمان سے نیچے ڈھلک کر قریب ہو رہے ہیں یہاں تک میں نے محسوس کیا کہ وہ میرے اوپر گر پڑیں گے پھر جب آپ ﷺ کی ولادت باسعادت ہوئی تو سیدہ آمنہؓ سے ایسا نور نکلا جس سے پورا گھر جس میں ہم تھے اور حویلی جگمگ کرنے لگی اور مجھے ہر شے میں نور ہی نور نظر آیا"

س36: حضرت عثمان بن ابی العاصؓ کی بیان کردہ یہ روایت جن کتابوں میں بیان ہوئی ان میں سے چند ایک کا ذکر کریں۔

ج: (1) طبرانی نے المعجم الکبیر میں۔ (2) طبری نے تاریخ الامم والملوک۔ (3) بیہقی نے دلائل النبوۃ ومعرفہ احوال الشریعۃ۔ (4) ابن جوزی نے المنتظم فی تاریخ الامم والملوک، ابن عساکر نے تاریخ دمشق ودیگر کتب۔

Marfat.com

س 39: حضور اکرم ﷺ کی ولادت باسعادت کے موقع پر حضرت بی بی آمنہ رضی اللہ عنہا کا قول مبارک بیان کریں جس میں روشنی اور نور کا ذکر ہے۔

ج: حضرت آمنہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں "جب سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کا ظہور ہوا تو ساتھ ہی ایسا نور نکلا جس سے شرق تا غرب سب آفاق روشن ہو گئے" ایک روایت میں سیدہ آمنہؓ سے مروی ہے کہ وقت ولادت ان سے ایسا نور خارج ہوا جس کی ضوء پاشیوں سے ان کی نگاہوں پر شام میں بصریٰ کے محلات اور بازار روشن ہو گئے۔ یہاں تک انہوں نے بصریٰ میں چلنے والے اونٹوں کی گردنیں بھی دیکھ لیں"

س 40: حضرت بی بی آمنہ رضی اللہ عنہا کے قول مبارک جو بیان کیا ہے اس کا حوالہ دیں۔

ج: (ابن سعد، الطبقات الکبریٰ ۱۰۲)، (طبرانی، المعجم الکبیر)، (ابن حیان، الصحیح)، (عبدالرزاق، المصنف)، (دارمی، السنن)، (و دیگر کتب سیرہ و تاریخ میں)

س 41: یوم عاشورہ کو مدینہ کے یہودی روزہ کیوں رکھتے تھے؟

ج: یوم عاشورہ (دس محرم) کو حضور اکرم ﷺ کی حیات طیبہ میں یہودی بطور شکرانے روزہ رکھتے اور خوشی مناتے کیونکہ یہ وہ دن تھا جب حضرت موسیٰ کی قوم بنی اسرائیل کو فرعون کے ظلم و ستم سے نجات ملی اس طرح یہ دن ان کیلئے فتح اور آزادی کا دن تھا۔

س 42: حضور اکرم ﷺ نے یہود مدینہ کا یوم عاشورہ کا روزہ رکھنا اور خوشی منانا دیکھ کر کیا ارشاد فرمایا۔

ج: حضور اکرم ﷺ نے یہود مدینہ کا یوم عاشورہ کا روزہ رکھ کر اظہار تشکر منانا دیکھ کر فرمایا کہ موسیٰ پر میرا حق نبی ہونے کے ناطے ان سے زیادہ ہے چنانچہ آپ ﷺ نے عاشورہ کے دن اظہار تشکر کے طور پر خود بھی روزہ رکھا اور اپنے صحابہؓ کرام کو بھی روزہ رکھنے کا حکم فرمایا۔

س 43: یومِ عاشورہ کا روزہ رکھنا کے متعلق حوالہ جات دیں۔

Marfat.com

ج: ۱۔ بخاری الصحیح کتاب الصوم + کتاب الانبیاء + کتاب فضائل الصحابہؓ

۲۔ مسلم، الصحیح کتاب الصیام باب صوم عاشورہ،

۳۔ ابوداؤد، السنن، کتاب الصوم

۴۔ ابن ماجہ، السنن،

۵۔ احمد بن حنبل و دیگر احادیث کی کتب میں درج ہیں۔

س44: یوم عاشورہ کا اظہار تشکر سے روزہ رکھنا عید میلاد النبی ﷺ منانے سے کیا استدلال ہے؟

ج: یوم عاشورہ کو اظہار تشکر میں روزہ رکھنا سے یہ استدلال ہے کہ اگر یہود اپنے پیغمبر کی فتح اور اپنی آزادی کا جشن عید کے طور پر منا سکتے ہیں تو ہم مسلمانوں کو بدرجہ اولیٰ اس کا حق پہنچتا ہے کہ ہم حضور نبی ﷺ کی ولادت کا جشن مثالی جوش وخروش سے منائیں جو اللہ کا فضل اور رحمت بن کر پوری انسانیت کو ہر قسم کے مظالم اور ناانصافیوں سے نجات دلانے کے لئے اس دن دنیا میں تشریف لائے۔

س45: یوم آزادی، یوم دفاع و یوم پاکستان وغیرہ منانا جائز ہے؟

ج: یوم عاشورہ سے استدلال سے یوم آزادی، یوم دفاع وغیرہ منانا جائز ہے تاکہ اظہار تشکر بھی ہو جائے اور بڑوں کی کارکردگی کی یاد تازہ رہے۔

س46: اگر یوم آزادی، یوم پاکستان اور یوم دفاع میں چراغاں کرنا اور جوش وخروش سے منانا جائز ہے تو عید میلاد النبی ﷺ کا جوش وخروش سے منانا کیسے ناجائز ہوگا؟

ج: جس دن زمین کے ایک چھوٹے سے ٹکڑے کو حاصل کیا گیا یا دفاع کیا گیا اگر وہ دن منانا اور اس دن چراغاں کرنا جائز اور مناسب ہے تو جس دن پوری انسانیت کے نجات دہندہ تشریف لائے اور جن کے صدقے اور وسیلے سے یہ ملک پاکستان بھی عطا ہوا۔ اس دن کو یعنی عید میلاد النبی ﷺ کو تو تمام خوشیوں سے بڑھ کر خوشی اور تمام شکرانوں سے بڑھ کر شکر سے اور پورے جوش وخروش سے منانا نا صرف جائز ہے بلکہ فرض عین ہے۔

Marfat.com

س 47: کیا حضور اکرم ﷺ کو خدا نے تمام انسانیت کا نجات دہندہ بنا کر بھیجا ہے؟ حوالہ دیں۔

ج: جی ہاں اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے **وَيَضَعُ عَنْهُمْ إِصْرَهُمْ وَالْأَغْلَٰلَ الَّتِي كَانَتْ عَلَيْهِمْ** (الاعراف ۷:۱۵۷) ترجمہ: اور ان سے ان کے بوجھ اور طوق (قیود) جوان پر تھے ساقط فرماتے (اور انہیں نعمت آزادی سے بہرہ یاب کرتے) ہیں"۔ حضور اکرم ﷺ نے دنیا میں تشریف لاکر غلامی کی زنجیریں توڑ ڈالیں۔کفر و شرک کے بتوں کو پاش پاش کر دیا اور انسانیت کو ظلم و ستم، نفرت و کدورت، گناہ و معصیت سے نجات دلا کر عدل و انصاف اور اخوت کے رشتوں میں پرو دیا۔اس لیے حضور اکرم ﷺ کی آمد نسل انسانیت کے لئے سب سے بڑی نعمت ہے۔تو ایک مومن کے لئے سب سے بڑی نعمت کے عطا ہونے کا تقاضا ہے کہ اس دن بدرجہ اتم سراپا تشکر و امتنان بن جائے اور اظہار خوشی مسرت میں کوئی کسر نہ چھوڑے۔

س 48: حضور اکرم ﷺ کی آمد کے متعلق خدا نے اپنی نعمت کا ذکر کن الفاظ میں فرمایا کہ اپنی نعمت کو یاد رکھنے کا حکم فرمایا۔

ج: فرمان الٰہی ہے **وَاذْكُرُوا نِعْمَتَ اللَّهِ عَلَيْكُمْ إِذْ كُنتُمْ أَعْدَاءً فَأَلَّفَ بَيْنَ قُلُوبِكُمْ فَأَصْبَحْتُم بِنِعْمَتِهِ إِخْوَانًا** ۚ (العمران ۳:۱۰۳)

ترجمہ: اور اپنے اوپر (کی گئی) اللہ کی اس نعمت کو یاد کرو کہ جب تم (ایک دوسرے کے) دشمن تھے تو اس نے تمہارے دلوں میں (حضور ﷺ کی وساطت سے) الفت پیدا کر دی اور تم اس کی نعمت کے باعث آپس میں بھائی بھائی ہو گئے۔

س 49: ٹوٹے دلوں کو جوڑ کر انسانیت کو رشتہ اخوت میں جوڑنا کیسی نعمت ہے اس کی نظیر تاریخ عالم میں تلاش کریں؟

ج: ٹوٹے ہوئے دلوں کو جوڑنا اور گروہوں قبیلوں میں بٹی ہوئی انسانیت کو رشتہ اخوت و محبت میں پرونا اتنا بڑا واقعہ ہے جس کی نظیر تاریخ عالم پیش کرنے سے

Marfat.com

قاصر ہے۔ لہٰذا میلاد مصطفےٰ ﷺ پر خوشی منانا اور شکر الٰہی بجالانا امت مسلمہ پر سب خوشیوں سے بڑھ کر واجب کا درجہ رکھتا ہے۔

س50: حضور اکرم ﷺ نے حضور ابوامامہ کے پوچھنے پر آپ ﷺ کا نبوت کی شروعات کیسے ہوئی؟ کیا ارشاد فرمایا؟

ج: حضور اکرم ﷺ نے فرمایا، ''میں اپنے باپ ابراہیم کی دعا اور عیسیٰؑ کی بشارت ہوں، اور (میری ولادت کے وقت) میری والدہ ماجدہ نے دیکھا کہ ان کے جسم اطہر سے ایک نور نکلا جس سے شام کے محلات روشن ہو گئے۔'' (احمد بن حنبل، المستدرک ۲۔ امام بخاری نے التاریخ الکبیر والتاریخ الاوسط میں و دیگر ائمہ محدثین نے کثرت سے اس حدیث کو بیان کیا)۔

س51: انبیاء کی یاد منانا جائز ہے؟ فرمان الٰہی بھی بتائیں۔

ج: جی ہاں، خدا فرماتا ہے وَاذْكُرْ فِي الْكِتَابِ اِبْرَاهِيمَ اور کہیں فرمایا وَاذْكُرْ فِي الْكِتٰبِ اِدْرِيسَ اِنَّهٗ كَانَ صِدِّيقًا نَّبِيًّا (مریم) اور کہیں ارشاد ہوا وَاذْكُرْ فِي الْكِتٰبِ مُوسٰى (مریم:۵۱) تو قرآن وسنت کے مطالعہ سے پتا چلتا ہے کہ اللہ کے محبوب اور برگزیدہ بندوں کا ذکر کرنا نہ صرف عبادت ہے بلکہ یہ خالق کائنات کی سنت بھی ہے۔

س52: نماز پنجگانہ کے فرائض کن کی یاد دلاتی ہے؟

ج: نماز پنجگانہ کے فرائض کی رکعتیں ہمیں خدا کے انبیاء کی یاد دلاتے ہیں جو شکرانے کے طور پر خدا کے آگے سجدہ ریز ہوئے۔

س53: نماز پنجگانہ جن انبیاء کی یاد دلاتے ہیں مختصراً لکھیں حوالہ بھی دیں۔

ج: ۱۔ جب صبح کے وقت ابوالبشر حضرت آدمؑ کی توبہ قبول ہوئی تو آپؑ نے دو رکعت نماز پڑھی پس وہ نماز فجر ہوگئی۔ ۲۔ ظہر کے وقت حضرت ابراہیمؑ کو حضرت اسحاقؑ سے نوازا گیا تو (انہوں نے شکرانے کے طور پر) چار رکعتیں ادا کیں پس وہ نماز ظہر ہوگئی۔ ۳۔ حضرت عزیرؑ کو (سو سال بعد) اٹھایا گیا تو ان

Marfat.com

سے پوچھا گیا اس حالت میں کتنا عرصہ رہے انہوں نے کہا ایک دن یا ایک دن کا کچھ حصہ: پس انہوں نے چار رکعت ادا کیں جو نماز عصر ہو گئی۔ اور یہ بھی کہا گیا کہ حضرت عزیزؑ اور داؤدؑ کی مغرب کے وقت مغفرت ہوئی تو انہوں نے شکرانے کے طور پر چار رکعت نماز شروع کی (مگر نقاہت اور کمزوری کے باعث) تھک کر تیسری ہی رکعت میں بیٹھ گئے (اس طرح چوتھی رکعت مکمل نہ ہو سکی) پس وہ نماز مغرب ہو گئی۔ ۵۔ اور جس ہستی نے سب سے پہلے آخری نماز (نماز عشاء) ادا کی وہ ہمارے محبوب نبی حضرت محمد ﷺ ہیں۔

حوالہ: امام طحاوی نے امام محمد بن عائشہ کا قول نقل کرتے ہوئے شرح معانی الآثار میں بیان کیا۔

س 54: نماز پنجگانہ سے عید میلاد النبی ﷺ منانے کا استدلال دیں۔

ج: جس طرح دن بھر کی ان تمام نمازوں کو اللہ تعالیٰ نے ہمارے لیے انبیاء کرام کی یاد کا تسلسل بنا دیا اور ہر نماز کسی نہ کسی نبی کی یاد ہیں۔ پس معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے جو عمل قبول فرمایا اس کی یاد منانا نہ صرف جائز ہے بلکہ دین اسلام کی بنیادی فکر و فلسفہ اور تقاضا ہے۔ جشن میلاد النبی ﷺ میں بھی حضور رحمت عالم ﷺ کے واقعات وولادت کی یاد منائی جاتی ہے جو سراسر جائز اور منشاء خداوندی کے عین مطابق ہے۔

س 55: حج اسلام کا رکن ہے اور زندگی میں ایک مرتبہ کرنا ضروری ہے کیا حج میں کوئی اضافی عبادت بھی ہے کہ اس کی اہمیت بہت زیادہ ہو گئی۔

ج: جملہ مناسک حج میں کوئی اضافی عبادت نہیں بلکہ معمول کی عبادات میں کمی ہے۔ کہ ظہرین اور مغربین ادا کی جاتی ہیں۔ دراصل حج خدا کے برگزیدہ بندوں کی اداؤں کو دہرانا ہے تاکہ ان بندوں کی یاد تازہ ہو جائے جنھوں نے خدا کے حکم پر چلتے ہوئے ان اداؤں کو اپنایا۔ وہ ادائیں یادگار کے طور پر مناسک حج میں جمع کر دی گئی۔ جنہیں فرض کا درجہ مل گیا۔ حالانکہ حج ساری مشقت ہی ہے مگر ان

Marfat.com

اداؤں سے گزر کر ایک مسلمان گناہوں سے اس طرح پاک ہو جاتا ہے جیسے ابھی پیدا ہوا ہو۔

س56: اگر انبیاء اور برگزیدہ بندوں کی اداؤں کی ادائیگی اسلام کا رکن اہم ہے تو حضور ﷺ جن کی بدولت حج کا رکن مسلمانوں کو عطا ہوا ان کے آمد کی خوشی منانا جائز ہے۔

ج: حضور ﷺ نے فرمایا کہ اگر ایک مومن اپنے والدین کو خوش ہو کر دیکھے تو ایک مقبول حج کا ثواب ہے اسی طرح کئی حج کے ثواب مختلف جگہوں پر عنایت فرمائے تو جن کی بدولت دیکھنے سے انسان کو ثواب میسر ہو جائے ان کی ولادت کی خوشی منانے پر تو خدا کئی حجوں کے ثواب مرحمت فرماتا ہوگا۔

س57: وَاَذِّنْ فِي النَّاسِ بِالْحَجِّ يَأْتُوْكَ رِجَالًا وَّ عَلٰى كُلِّ ضَامِرٍ يَّأْتِيْنَ مِنْ كُلِّ فَجٍّ عَمِيْقٍ ○ (سورۃ الحج: ۲۲: ۲۷) کا ترجمہ و تفسیر بیان کریں۔

ج: ترجمہ: اور تم لوگوں میں حج کا بلند آواز سے اعلان کرو۔ لوگ تمہارے پاس پیدل اور تمام دبلے اونٹوں پر (سوار) حاضر ہو جائیں گے جو دور دراز کے راستوں سے آتے ہیں۔

تفسیر: حضرت عبداللہ بن عباسؓ اس آیت مبارکہ کے بارے فرماتے ہیں (تعمیر کعبہ کے بعد) "حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام نے ایک پتھر پر کھڑے ہو کر ندا دی اے لوگو! تم پر حج فرض کر دیا گیا ہے پس جو کوئی مردوں کی پشتوں اور عورتوں کے رحموں میں تھا اس نے سنا۔ پس مومنین میں سے اللہ کے علم کے مطابق جس نے قیامت تک حج کرنا تھا۔ آپ کی پکار کا جواب دیتے ہوئے کہا لَبَّيْكَ اللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ (اے اللہ ہم تیری بارگاہ میں حاضر ہیں)

(۱۔ طبری، جامع البیان فی تفسیر القرآن، ۲۔ سیوطی تفسیر ماثوریہ عسقلانی، فتح الباری)

س58: حج کی سعادت کن لوگوں کو حاصل ہوتی ہے حدیث پاک سے حوالہ دیں۔

ج: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے

Marfat.com

فرمایا ''سیدنا ابراہیمؑ جب بیت اللہ کی تعمیر سے فارغ ہوئے تو اللہ تعالیٰ نے انہیں اعلان کا حکم فرمایا۔ پس آپ ایک مینار پر کھڑے ہو گئے اور فرمایا اے لوگو! بے شک تمہارے پروردگار نے تمہارے لیے گھر تعمیر کر دیا ہے سو تم اس کا حج کرو اور اللہ رب العزت کا پیغام قبول کرو۔ آپ ﷺ نے فرمایا مردوں کی پشتوں اور عورتوں کے رحموں سے لوگوں نے جواب دیا۔ لَبَّیْکَ اللّٰھُمَّ لَبَّیْکَ آپ ﷺ نے فرمایا۔ آج جو شخص جتنی مرتبہ حج کرتا ہے تو وہ انہی میں سے ہوتا ہے جنہوں نے ابراہیمؑ کی پکار پر لبیک کہا تھا''۔

(۱۔طبری، جامع البیان فی تفسیر القرآن، ۲۔ابن ابی شیبہ المصنف)

س59: تلبیہ (لَبَّیْکَ اللّٰھُمَّ لَبَّیْکَ) کی پکار کے متعلقہ استدلال جشن عید میلاد النبی ﷺ سے دیں۔

ج: تلبیہ یعنی لَبَّیْکَ اللّٰھُمَّ لَبَّیْکَ کی پکار ہزاروں سال قبل ایک لمحہ کے لئے بلند ہوئی لیکن آج حجاج کرام اس پکار کو اپنے تصور میں جاگزیں کر کے اس کا جواب دیتے ہیں۔ اور اللہ کے پیارے خلیلؑ سے متعلق ایک واقعہ کی یاد مناتے ہیں اس سے معلوم ہوا کہ کسی شے یا واقعہ کو تصور و تخیل میں لا کر اس کی یاد منانا منشائے اسلام کے عین مطابق ہے۔

جشن عید میلاد النبی ﷺ میں بھی ہم آپ ﷺ کی آمد کو تصور میں اپنی آنکھوں کے سامنے رکھتے ہیں اور خوشی و مسرت اور سرور انبساط کا اظہار کرتے ہیں۔ جشن میلاد کی مختلف تقریبات اور محافل نعت کے ذریعے آپ ﷺ کی ولادت کی یاد منائی جاتی ہے۔ جس میں کوئی قباحت نہیں۔

س60: طواف کا کیا معنی ہے بتاؤ؟

ج: بیت اللہ کے گرد سات چکر لگانا اصطلاح میں ''طواف'' کہلاتا ہے۔

س61: طواف کیوں کیا جاتا ہے۔ طواف کا استدلال جشن میلاد النبی ﷺ سے دیں۔

ج: طواف کرنا بھی انبیاء کی سنت ہے تو طواف کرنا سنت انبیاء کی یاد منانا ہے پس

Marfat.com

عید میلاد النبی ﷺ منانا دراصل اللہ کی عطا کی ہوئی عظیم نعمت کو شکرانے کے طور پر منانا ہے جو سراسر خدا کا شکر ادا کرنا اور نعمت الٰہی کی اقدار میں سے ایک اہم قدر ہے۔

س62: طواف کے دوران ''رمل'' کسے کہتے ہیں؟

ج: کعبۃ اللہ کا طواف مناسک حج کا ایک اہم حصہ ہے۔ حجاج کرام کو یہ حکم ہے کہ وہ طواف کے پہلے تین چکروں میں اکڑ اکڑ کر چلیں تو پہلے تین چکروں میں اکڑ اکڑ کر چلنا اصطلاحاً ''رمل'' کہلاتا ہے۔

س63: رمل کیوں کیا جاتا ہے وجہ بیان کریں؟

ج: ہجرت مدینہ کے بعد مسلسل محنت ومشقت اور بھوکے رہنے کی وجہ سے مسلمان دبلے پتلے اور کمزور ہو گئے۔ صلح حدیبیہ کے اگلے سال جب وہ عمرہ ادا کرنے کے لئے مکہ پہنچے تو ان کی حالت سے نقاہت کا اظہار ہوتا تھا۔ طواف کعبہ کرتے ہوئے انہیں آہستہ آہستہ چلتے دیکھ کر کفار مکہ طعنہ زنی کرنے لگے کہ مسلمان مکہ میں تھے تو خوشحال تھے مدینہ جا کر ان کی حالت ابتر ہو گئی ہے کہ ٹھیک طرح سے چل بھی نہیں سکتے۔ حضور اکرم ﷺ کو کافروں کی اس طعنہ زنی اور استہزاء کی خبر ہوئی تو آپ ﷺ نے صحابہؓ کو حکم فرمایا کہ کافروں کی بات غلط ثابت کرنے کے لئے طواف کے دوران اکڑ اکڑ کر اور کندھے مٹکا کر چلیں۔ اس وقت سے یہ انداز مناسک حج میں شامل ہو گیا۔

س64: عام حالات میں اکڑ اکڑ کر چلنا جائز ہے۔

ج: عام حالت میں اکڑ اکڑ کر چلنے سے خدا نے منع فرمایا اور اسے ناپسند کیا۔

س65: کیا رمل کرنا اب بھی جائز ہے جبکہ مشرکین وکفار وہاں موجود نہیں۔

ج: اگرچہ سرزمین حرم کفار ومشرکین کے وجود سے خالی ہوئے صدیاں بیت چکی ہیں لیکن اب تک طواف کی ادائیگی کا معمول یہی ہے جبکہ عام حالات میں اکڑ اکڑ کر چلنا تکبر اور غرور کی علامت ہے اور خدا کے ہاں انتہائی ناپسندیدہ عمل ہے مگر حج

Marfat.com

میں معاملہ اس کے برعکس ہے۔ کیونکہ محبوب بندوں کی یاد تازہ کراتا ہے۔

س 66: حج کے دوران رمل کرنا عام حالات سے برعکس ہے کیوں؟ عید میلاد النبی ﷺ منانا رمل کرنے سے دلیل پیش کریں۔

ج: رمل کرنا یعنی پہلے تین چکروں میں طواف کے دوران اکڑ کر چلنا عام حالات کے برعکس ہے کیونکہ یہاں اکڑ کر چلنا صحابہؓ کی یاد منائی جاتی ہے۔ صحابہؓ کے انداز طواف کی یاد منانا عام حالات سے برعکس جائز ہوا تو خدا کی عظیم اور لازوال نعمت کے نزول کے دن کو منانا صریحاً جائز ہوا بلکہ از حد ضروری ہوا۔

۲۔ جو کام خدا کے نزدیک انتہائی ناپسندیدہ ہو مگر اس کے بندوں کی یاد تازہ کرنے کے لئے کیا جائے تو کوئی مضائقہ نہ ہو تو جو کام جائز بھی ہو اور اس کے محبوب رسول ﷺ کی ولادت باسعادت کی یاد تازہ کرنے کے لئے منایا جائے اسے کون چیلنج کر سکتا ہے سوائے حاسد بیوقوف اور بے ایمان کے۔

س 67: طواف میں اضطباع کیا ہے؟ اور یہ کس کی یاد منائی جاتی ہے؟

ج: طواف میں احرام کی چادر کو داہنی بغل کے نیچے سے نکال کر اس کے دونوں کنارے بائیں کندھے پر ڈالنا "اضطباع" کہلاتا ہے۔ رمل کے ساتھ حضور ﷺ نے صحابہ کرامؓ کو اضطباع کا حکم بھی فرمایا اور خود بھی اس پر عمل کیا۔ اب تمام حجاج و معتمرین پر لازم ہے کہ حضور ﷺ کے حکم کی یاد تازہ کرنے کے لئے اس پر عمل کریں۔ اسی طرح حضور ﷺ کی ولادت کے دن کو شکرانے کے طور پر منانا ضروری ہے۔

س 68: حج و عمرہ میں مناسک حج میں سے ایک سعی کرنا بھی ہے سعی سے کیا مراد ہے؟

ج: طواف کعبہ کے بعد صفا مروہ کے درمیان سات چکر لگانا سعی کہلاتا ہے۔

س 69: صفا مروہ کی سعی کرنا کس کی سنت ہے واقعہ بیان کریں۔

ج: حضرت ابراہیمؑ اپنی اہلیہ حضرت ہاجرہ علیہا السلام اور اپنے دو سالہ بیٹے حضرت اسماعیلؑ کو مکہ کی بے آب گیاہ وادی میں چھوڑ کر چلے گئے۔ پانی مشکیزہ سے ختم

Marfat.com

ہو گیا تو ننھا اسماعیلؑ پیاس سے رو رہا تھا۔ اپنے معصوم بچے کی پیاس بجھانے کے لئے پانی کی تلاش میں حضرت ہاجرہ کبھی صفا پہاڑی کی طرف اور کبھی مروہ پہاڑی کی طرف بھاگتی اور اس طرح سات چکر لگائے۔ خدا تعالیٰ کو اپنی بندی کا اس طرح اپنے بیٹے کی پیاس مٹانے کے لئے پانی کے لئے بھاگنا اتنا پسند آیا کہ اسے مناسک حج کا حصہ بنا دیا اور صفا و مروہ کے لئے فرمایا اِنَّ الصَّفَا وَ الْمَرْوَةَ مِنْ شَعَآئِرِ اللّٰهِ (البقرہ: ۱۵۸) بے شک صفا اور مروہ اللہ کی نشانیوں میں سے ہیں۔

س70: جشن میلاد النبی ﷺ کا جوش و خروش سے منانے کی دلیل صفا مروہ کی سعی کرنے سے دیں۔

ج: خدا کے برگزیدہ بندوں کے وہ کام جو عبادت کی نیت سے نہ کیے گئے ہوں اور نہ ہی اس دوران کوئی مخصوص ذکر واذکار ہوں جیسے سعی کرنا کو بھی خدا ایسے مقبول کر دیتا ہے کہ اسے مناسک حج میں شامل فرما کر اپنی نشانیوں میں ہونے کا اعلان فرما رہا ہے تو جس دن وجہ تخلیق کائنات اس دنیا میں ہمارے فائدہ اور کامیابی کے لئے تشریف لائیں اس دن کی یاد منانا تو کمال درجہ اعمال میں سے اہم عمل کی بات ہے۔

جس طرح حضرت ہاجرہ کا پانی کے حاصل کرنے کی سعی کرنا کے دوران جو کیفیت تھی وہ کیفیت اب بھی وارد کر کے اس کی یاد منانا جائز ہوا حالانکہ ہزاروں سال کا عرصہ بیت چکا ہے اور پہاڑیاں بھی اپنی اصل حالت میں باقی نہیں۔ اسی طرح حضور اکرم ﷺ کی ولادت کو منانا کہ دلوں میں حضور ﷺ کے عشق کی چنگاری سلگائی جائے اور آپ ﷺ کی اطاعت کی ترغیب دی جائے بالکل جائز اور مستحسن عمل ہے۔

س71: حج و عمرہ کے دوران حجر اسود کا استلام اور بوسہ کیوں لیا جاتا ہے اس پر حضرت عمر فاروقؓ کا قول بیان کریں۔

ج: حضرت عمر فاروقؓ نے کعبۃ اللہ میں کھڑے ہو کر حجر اسود کو مخاطب کر کے فرمایا

Marfat.com

"(اے حجر اسود) تو محض ایک پتھر ہے اگر میں نے حضور ﷺ کو تجھے چومتے نہ دیکھا ہوتا تو میں تجھے کبھی نہ چومتا" (یہ کلمات ادا کرنے کے بعد حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حجر اسود کو چوما) (مالک، الموطا، کتاب الحج، ۲۔ احمد بن حنبل، المسند) صحابہ کرامؓ کے نزدیک حجر اسود کا بوسہ لینا صرف مقصد حضور ﷺ کی سنت کی یاد تازہ کرنا تھا اور یہی سنت تاقیامت جاری رہے گی حضور ﷺ کی سنت اور ادا کی یاد تازہ کرنا اتنا اہم ہوا تو جب وہ وجود مسعود کے نزول کا وقت تھا اس دن کی یاد تازہ کرنا اس سے بھی اہم ہوا۔

س 72: آبِ زم زم کا وجہ تسمیہ بیان کرو۔

ج: جب حضرت اسماعیلؑ نے دو سال کی عمر میں اپنی ایڑھیاں زمین سے رگڑیں تو خدا نے چشمہ جاری فرما دیا۔ حضرت ہاجرہ نے پانی زور سے بہتے دیکھ کر فرمایا زم زم یعنی ٹھہر جا تو اس یادگار کی وجہ سے آبِ زم زم آج بھی کہلاتا ہے۔

س 73: میدان عرفات، مزدلفہ اور منیٰ حضرتؑ آدم و حضرت حوا علیہ السلام کی یادگار ہیں حوالہ دیں وجہ تسیمہ بھی بتائیں۔

ج: جس میدان میں حضرتِ آدمؑ اور حضرت حواء دنیا میں ایک دوسرے کے قریب ہوئے اس کا نام مزدلفہ پڑ گیا اور جس میدان میں ایک دوسرے کو پہچان لیا۔ نویں ذوالحج کو اس کا نام میدان عرفات (پہچان) ہو گیا اور اس دن کو یوم عرفہ پہچان کا دن پڑ گیا۔ جبکہ منیٰ حضرت آدمؑ نے جنت کی خواہش کا اظہار کیا تو منیٰ نام پڑ گیا یعنی خواہش تو نام بھی یادگاری کے طور پر مشہور ہوئے۔ (طبری، تاریخ الامم والملوک + ابن اثیر + ابن سعد)

س 74: عرفات و مزدلفہ میں ظہرین اور مغربین کی ادائیگی کس کی ادا ہے؟

ج: وقت پر نماز کا ادا کرنا حکم ہے لیکن حجاج کرام میدان عرفات میں ظہر اور عصر کی نمازیں اکٹھی ادا کرتے ہیں۔ اس طرح مغرب کا وقت میدان عرفات میں ہونے کے باوجود وہاں نماز ادا نہیں کرتے بلکہ نماز مغرب مزدلفہ جا کر عشاء کی

Marfat.com

نماز کے ساتھ ادا کرتے ہیں اور یہ سنت مصطفےٰ ﷺ ہے۔ جس کی یاد حجاج کرام عرفات اور مزدلفہ میں مناتے ہیں۔ لہٰذا حضور ﷺ کی سنت کو زندہ کرنا سو شہید کا ثواب ہے تو آپ ﷺ کے میلاد کا دن منانا بھی کئی گنا ثواب و اجر کا باعث ہے۔

س 75: قربانی حضرت ابراہیمؑ کی سنت ہے جو انہوں نے اپنے بیٹے کی قربانی کے لئے اسے لٹایا مگر خدا نے دنبہ بھیج کر کیا فرمایا؟

ج: آج بھی سنت ابراہیمی کے انہی واقعات کو تخیل و تصور میں لا کر قربانی کی جاتی ہے۔ جس کے لئے خدا نے فرمایا ''اور قربانی کے بڑے جانوروں کو تمہارے لیے اللہ کی نشانیاں میں سے بنا دیا ہے''۔ (الحج: ۳۶:۲۲)

س 76: رمی الجمرات کیا ہے۔ یہ کس کی یاد تازہ کرتا ہے؟

ج: حجاج کرام تین دن منیٰ میں قیام کرتے ہیں اور ان ستونوں کو کنکریاں مارتے ہیں جو جمرہ اولیٰ، جمرہ وسطیٰ اور جمرہ عقبیٰ کے نام سے معروف ہیں۔ جسے رمی الجمرات کہتے ہیں۔ یہ حضرت ابراہیمؑ کی یاد تازہ کرتا ہے جو انہوں نے شیطان کو انہی مقامات پر کنکریاں مار کر زمین میں دھنسایا تھا۔ آج بھی حجاج کرام ان کی یاد تازہ کرنے کے لئے رمی الجمرات دہراتے ہیں حالانکہ اسی دوران ہلاکتوں کا خوف بھی ہوتا ہے اور جبکہ شیطان اس جگہ موجود بھی نہیں ہو سکتا کیونکہ اتنی لگاتار وہ کنکریاں خوامخواہ تو کھا نہیں سکتا۔ لہٰذا اسی طرح حضور ﷺ کی ولادت کو جشن کے طور پر ایسے ہی منانا جیسے ابھی آپ ﷺ تشریف لائیں ہوں بڑا احسن عمل ہے۔

س 77: مقام ابراہیم کیا ہے؟

ج: لغت کی رو سے مقام قدم رکھنے کی جگہ کو کہتے ہیں (جبکہ حضرت عبداللہ بن عباسؓ اور حضرت قتادہؓ و دیگر کے قول کے مطابق) مقام ابراہیم اس پتھر کو کہا جاتا ہے جسے لوگ اب مقام ابراہیم کے نام سے پہچانتے ہیں اور اسکے نزدیک طواف کی

Marfat.com

حرج ہے۔

س87: تمام انبیاء حضور ﷺ پر ایمان لائے مگر حضور اکرم ﷺ کی مدد و نصرت کس طرح کی۔ حوالہ دیں۔

ج: امام رازی سورۃ العمران کی آیت نمبر 81 (میثاق) کی تفسیر میں فرماتے ہیں تمام انبیاء اپنی اپنی امتوں سے یہ عہد لیتے رہے کہ جب حضرت محمد ﷺ تشریف لائیں تو ان پر واجب ہے کہ حضور ﷺ پر ایمان لائیں اور ان کی مدد کریں۔ مثلاً حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے حضور ﷺ کی بعثت مبارکہ کا ذکر کیا اور قوم کو بشارت دی۔

س88: حضرت عیسیٰؑ نے حضور ﷺ کی آمد کا ذکر اپنی قوم میں کیا۔ سورۃ کا حوالہ دیں۔

ج: سورۃ الصّف کی آیت نمبر چھ میں (۶۱۔۶)

س89: سورۃ الصّف کی آیت نمبر چھ کا ترجمہ سناؤ۔

ج: ''اور جب حضرت عیسیٰؑ ابن مریم نے کہا۔ اے بنی اسرائیل میں اللہ کا رسول ہوں، تمہاری طرف بھیجا گیا ہوں، مجھ سے پہلے آنے والی تورات کی تصدیق کرنے والا ہوں اور ایک رسول ﷺ کی بشارت دینے والا ہوں جو میرے بعد تشریف لائیں گے ان کا اسم گرامی (آسمانوں میں اس وقت) احمد ہوگا۔ حضور اکرم ﷺ کے آمد کی دھوم پہلے ہی گروہ انبیاء سے خدا نے فرما دی تھی اب ہم خدا اور انبیاء کی سنت پر چلتے ہوئے جشن میلاد مناتے ہیں۔

س90: حضور اکرم ﷺ کی ولادت باسعادت کا ذکر مبارکہ سابقہ امم میں کتنا مشہور تھا؟

ج: تمام اہل کتاب حضور اکرم ﷺ کے رتبے اور فضیلت سے اپنے انبیاء کی وساطت سے خوب واقف تھے کہ فرمان الٰہی : اَلَّذِيْنَ اٰتَيْنٰهُمُ الْكِتٰبَ يَعْرِفُوْنَهٗ كَمَا يَعْرِفُوْنَ اَبْنَآءَهُمْ ؕ (البقرہ:146) ترجمہ: اور جن لوگوں کو ہم نے کتاب عطا فرمائی وہ اس (آخر الزمان رسول ﷺ) کو اسی طرح پہچانتے ہیں جیسے بلاشبہ اپنے بیٹوں کو پہچانتے ہیں۔''

Marfat.com

یہی وجہ تھی کہ یہودی مدینہ میں پہلے ہی آ کر آباد ہو چکے تھے کیونکہ یہ بھی چرچا عام تھا کہ حضور ﷺ ہجرت کر کے مدینہ تشریف فرما ہونگے۔ پس ہمارے لیے فرض ہے کہ حضور ﷺ کی آمد کے چرچے تاقیامت جاری رکھیں۔

س91: حضرت ابراہیمؑ کی دعا آمد مصطفےٰ ﷺ کے حوالے سے امت مسلمہ کو کن الفاظ میں عطا ہوئے۔حوالہ دیں۔

ج: سورۃ البقرہ کی آیت نمبر 151 اور سورۃ الجمعہ کی آیت نمبر 2 ملاحظ فرمائیں۔

س92: سورۃ البقرہ کی آیت نمبر 151 بمعہ ترجمہ بیان کرو۔

ج: كَمَآ اَرْسَلْنَا فِيْكُمْ رَسُوْلًا مِّنْكُمْ يَتْلُوْا عَلَيْكُمْ اٰيٰتِنَا وَ يُزَكِّيْكُمْ وَ يُعَلِّمُكُمُ الْكِتٰبَ وَ الْحِكْمَةَ وَ يُعَلِّمُكُمْ مَّا لَمْ تَكُوْنُوْا تَعْلَمُوْنَ ○

ترجمہ: اس طرح ہم نے تمہارے اندر تمہیں میں سے (اپنا) رسول ﷺ بھیجا جو تم پر ہماری آیات تلاوت فرماتا ہے اور تمہیں پاک وصاف کرتا ہے اور تمہیں کتاب کی تعلیم دیتا ہے اور حکمت و دانائی سیکھاتا ہے جو تم نہ جانتے تھے"۔

س93: سورۃ الجمعہ کی آیت نمبر 2 کا ترجمہ و آیت سنائیں۔

ج: هُوَ الَّذِىْ بَعَثَ فِى الْاُمِّيّٖنَ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِهٖ وَيُزَكِّيْهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ ق وَاِنْ كَانُوْا مِنْ قَبْلُ لَفِىْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ○

ترجمہ: وہی ہے جس نے ان پڑھ لوگوں میں انہی میں سے ایک (باعظمت) رسول ﷺ کو بھیجا جو ان پر اس کی آیات پڑھ کر سناتے ہیں اور ان کے (ظاہر وباطن) کو پاک کرتے ہیں اور انہیں کتاب وحکمت کی تعلیم دیتے ہیں بیشک وہ لوگ ان سے پہلے کھلی گمراہی میں تھے۔

س94: ان دونوں آیات میں خدا نے کون سی صفات حضور ﷺ کی بیان فرمائی اور ہمیں کن امراض سے نجات بخشی؟

ج: ا۔ خدا کی آیات کی تلاوت کرنا یعنی خدا کے احکام ہم تک پہچانے کا کام حضور ﷺ کے ذریعے

Marfat.com

۲۔ دانائی حکمت عقل وشعور کی عظیم نعمتوں سے بہرہ مند کرنے والے

۳۔ گناہوں سے پاک اور منزہ کرنے والے

۴۔ گمراہی اور ضلالت سے نکالنے والے (نجات دہندہ)

۵۔ وہ علم دینے والے جن سے پہلے ہم ناواقف تھے۔ (شرک وکفر سے پاک کرنے والے)

س 95: حضور اکرم ﷺ کا دنیا میں تشریف لا کر ہمیں اپنا امتی بنانا خدا نے کون سے انعام میں ذکر کیا۔

ج: ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ ○ (الجمعہ:٦)

ترجمہ: یہ (رسول اللہ ﷺ کی آمد اور ان کا فیض وہدایت) اللہ کا فضل ہے وہ جسے چاہتا ہے اس سے نوازتا ہے اور اللہ بڑے فضل والا ہے۔ (یعنی حضور ﷺ کی بعثت ہمارے اوپر خدا کا فضل عظیم ہے)۔

س 96: حضور اکرم ﷺ کو خدا نے ہمارے لیے کیا بنایا؟

ج: حضور اکرم ﷺ ہمارے لیے اللہ کا فضل اور رحمت بن کر تشریف لائے۔

س 97: حضور ﷺ ہمارے لیے اللہ کا فضل اور رحمت بن کر تشریف لائے حوالہ دیں۔

ج: وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ ○ (الانبیاء107)

ترجمہ: اور (اے محمد ﷺ) ہم نے آپ کو نہیں بھیجا مگر تمام جہانوں کے لئے رحمت بنا کر۔

۲۔ فَلَوْ لَا فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَتُهٗ لَكُنْتُمْ مِّنَ الْخٰسِرِيْنَ ○ (البقرہ: 64)

پس اگر تم پر اللہ تعالیٰ کا فضل اور اس کی رحمت نہ ہوتی تو تم یقیناً تباہ ہو جاتے۔

اسی طرح سورہ النساء کی آیت نمبر 83 میں بھی فرمایا گیا اور سورۃ الجمعہ کی آیت نمبر 4 بھی ملاحظہ فرمائیں۔

س 98: آئمہ تفسیر نے فضل اللہ سے کیا مراد لی ہے۔حوالہ دیں۔

Marfat.com

ج: حضرت عبداللہ بن عباسؓ الفضل العظیم کی مراد یوں بیان کرتے ہیں کہ فضل عظیم دین اسلام اور نبوت محمدی ﷺ کی صورت میں احسان عظیم ہے۔ (تنویر المقباس من تفسیر ابن عباس علامہ طبری مجمع البیان فی القرآن میں بیان کرتے ہیں "وہ اس احسان عظیم والا ہے جو اس نے اپنی مخلوق پر بعثت محمدی ﷺ کے ذریعے کیا"۔

ابن جوزی زاد المسیر فی علم التفسیر میں لکھتے ہیں اور اللہ بہت بڑے فضل والا ہے۔ (اور اس کا فضل) بعثت محمدی ﷺ کے ذریعہ ہوا"۔ و دیگر ائمہ تفاسیر نے حضور ﷺ کو خدا کا فضل مراد لیا ہے۔

س99: حضور ﷺ کی آمد بلاشبہ خدا کا فضل عظیم اور اللہ کی رحمت ہے تو اس کے عطا ہونے پر خدا کا ارشاد سنائیں۔

ج: فرمان الٰہی ہے قُلْ بِفَضْلِ اللّٰهِ وَ بِرَحْمَتِهٖ فَبِذٰلِكَ فَلْيَفْرَحُوْاؕ هُوَ خَيْرٌ مِّمَّا يَجْمَعُوْنَ ○ (یونس۔۵۷)

ترجمہ: فرما دیجئے (یہ سب کچھ) اللہ کے فضل اور اس کی رحمت کے باعث ہے (جو بعثت محمدی ﷺ کے ذریعے تم پر ہوا ہے) پس مسلمانوں کو چاہیے کہ اس پر خوشیاں منائیں یہ اس (سارے مال و دولت) سے کہیں بہتر ہے جسے وہ جمع کرتے ہیں"۔ لہٰذا حضور ﷺ کی آمد پر خوشیاں منانا فرض ہے۔

س100: قُلْ بِفَضْلِ اللّٰهِ میں قُلْ کی حکمت بیان کریں۔

ج: قل فعل امر کا صیغہ ہے جس کے معنی ہے کہہ دے۔ اصول یہ ہے کہ قرآن مجید میں جہاں بھی کلمہ قل سے کسی امر کی نشاندہی کی گئی ہے وہ دین کے بنیادی اور اہم ترین حقائق کے متعلق ہے۔ تو یہاں بھی قل فرما کر حضور ﷺ کی آمد کی خوشیاں منانے پر زور دیا گیا ہے۔

س101: قل سے حکم کی اہمیت بڑھ جاتی ہے مثالیں دیں۔

ج: جب اللہ تعالیٰ نے اپنی وحدانیت کا اعلان فرما کر توحید کا صحیح تصور واضح فرمانا

Marfat.com

چاہا تو فرمایا قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَد۔ اسی طرح محبت الٰہی کے حصول کا طریقہ بیان کرتے ہوئے فرمایا۔ قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِیْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ پھر کامل اظہار زندگی، موت وحیات، عبادات اور ہر قسم کی قربانی کا فلسفہ واضح کرتے ہوئے کہ یہ سب کچھ اللہ کے لئے ہے فرمایا: قُلْ اِنَّ صَلَاتِیْ وَ نُسُكِیْ وَ مَحْیَایَ وَ مَمَاتِیْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ۞ ۔لہٰذا لفظ قل سے حکم کی اہمیت اور فضلیت بڑھ جاتی ہے تو یہاں آمد مصطفےٰ ﷺ کی اہمیت کے متعلق فرمایا فرحت محسوس کرتے ہوئے خرچ کرو اس پر خرچ کرنا جمع کرنے سے کہیں بہتر ہے۔

س102: فَلْيَفْرَحُوا میں کیا حکم دیا گیا ہے؟۔

ج: حضور اکرم ﷺ کی آمد میں جو خدا کا فضل اور حمت امت مسلمہ پر ہوئی اس پر ایسی خوشی منانے کا حکم صادر فرمایا گیا ہے دنیا کی باقی تمام خوشیاں یعنی شادی بیاہ، منگنی، لڑکے کی پیدائش اور کاروبار میں کافی منافع وغیرہ کی خوشیاں ایک طرف اور حضور اکرم ﷺ کی آمد کے سلسلے کی خوشی دوسری طرف پھر بھی باقی تمام خوشیاں ہیچ ہو جائیں۔

س103: هُوَ خَيْرٌ مِّمَّا يَجْمَعُوْن سے کیا مراد ہے؟

ج: اس سے مراد ہے جتنا بھی حضور اکرم ﷺ کی آمد کے سلسلہ میں خوشیاں منانے پر خرچ کیا جائے وہ فضول خرچی ہرگز ہرگز نہیں بلکہ فرمایا یہ لوگ جو جمع کر کے رکھ رہے ہیں اس سے بہتر ہے کہ آمد مصطفےٰ ﷺ کی خوشی میں غربا، مساکین کو کھانا کھلایا جائے۔ چراغاں کیا جائے، جھنڈیاں لگا کر گھروں گلیوں اور بازاروں کو سجایا جائے اور حضور ﷺ کے گن گائے جائیں اس پر جتنے اخراجات بھی آئیں سراسر جائز اور حکم ربانی ہے۔

س104: کیا کافر کی کوئی نیکی اسے آخرت میں بھی کام دیتی ہے؟

ج: کافر کا اگر کوئی فلاحی عمل ہو تو خدا اس کا حساب دنیا میں ہی چکا دیتا ہے۔ آخرت

Marfat.com

میں کفار کا کوئی حصہ نہیں ہے۔ آخرت صرف مومنین کے لئے ہی اجر وثواب کا باعث ہے۔ فرمایا۔ وَالْعَاقِبَةُ لِلْمُتَّقِينَ۔ (الاعراف: ۱۲۸)

س105: ابولہب کون تھا؟ حضور اکرم ﷺ کی مخالفت پر خدا نے کون سے پوری سورۃ اس کی مذمت میں اتاری۔

ج: رشتے میں حضور ﷺ کا چچا تھا۔ مگر حضور اکرم ﷺ کی مخالفین میں سرِفہرست تھا۔ یہ ایسا بدبخت شخص تھا کہ اللہ تعالیٰ نے سورۃ الھب میں اس کی مذمت کی۔

س106: سورۃ اللھب میں اللہ تعالیٰ نے ابولہب کے متعلق کیا فرمایا؟

ج: اللہ تعالیٰ نے حضور ﷺ کی شان میں بدتمیزی کرنے پر ابولہب کے لئے فرمایا ''ابولہب کے دونوں ہاتھ ٹوٹ جائیں اور وہ تباہ ہو جائے''۔ (اس نے ہمارے حبیب ﷺ پر ہاتھ اٹھانے کی کوشش کی ہے) اسے اس کے (موروثی) مال نے کچھ فائدہ نہ پہنچایا اور نہ ہی اس کی کمائی نے۔ وہ عنقریب شعلوں والی آگ میں جا پڑے گا۔

س107: حضرت محمد ﷺ کی ولادت باسعادت کے وقت ابولہب نے اپنے بھتیجا ﷺ کی ولادت کی خبر سن کر کیا عمل کیا؟

ج: ابولہب نے اپنی لونڈی ثویبہ کو وقتِ ولادتِ رسول ﷺ حضرت آمنہؓ کی خدمت میں بھیجا۔ جب ثویبہ حضور اکرم ﷺ کی ولادت باسعادت کی خبر سنانے دوڑتی ہوئی ابولہب کے پاس پہنچی اور خوشخبری سنائی تو اس خوشخبری کو سن کر ابولہب نے خوشی میں دو انگلیوں کا اشارہ کرتے ہوئے کہا ثویبہ جا میں نے تجھے نومولود (ﷺ) کی پیدائش کی خوشی میں آزاد کیا۔

س108: حضور اکرم ﷺ کی ولادت باسعادت کی خوشی میں ابولہب نے اپنی لونڈی ثویبہ کو آزاد کر دیا اس عمل کی وجہ سے خدا نے ابولہب کے عذاب میں کوئی تخفیف فرمائی۔

ج: ابولہب جب حالت کفر پر ہی مر گیا تو حضور نبی اکرم ﷺ کے چچا حضرت

Marfat.com

عباس رضی اللہ عنہ نے اسے خواب میں دیکھا۔ حضرت عباسؓ نے اس سے پوچھا کہ مرنے کے بعد تجھ پر کیا گزری؟ اس نے جواب دیا۔ سخت عذاب میں جلتا ہوں لیکن جب پیر کا دن آتا ہے تو میرے عذاب میں کمی کر دی جاتی ہے اور میری انگلیوں سے پانی جاری ہوتا ہے جسے پی کر مجھے سکون ملتا ہے۔ اس تخفیف کا باعث یہ ہے کہ میں نے پیر کے دن اپنے بھتیجے (محمد ﷺ) کی ولادت کی خوشخبری سن کر اپنی خادمہ ثویبہ کو ان دو انگلیوں کا اشارہ کرتے ہوئے آزاد کر دیا تھا۔

س109: اس حدیث کا حوالہ دیں۔

ج: ا۔ بخاری شریف کی الصحیح، کتاب النکاح، باب وامھاتکم الاتی اُرضعنکم

۲۔ عبدالرزاق المصنف!

۳۔ بیہقی، السنن الکبریٰ وشعب الایمان ودلائل النبوۃ۔

۴۔ ابن سعد و دیگر کتب احادیث میں درج ہے۔

س110: حدیث کی صحت کے لحاظ سے یہ حدیث پاک کون سی قسم میں آتی ہے۔ اور اسکا حکم کیا ہے؟

ج: یہ حدیث مرسل ہے مگر مقبول ہے۔ اسی لیے امام بخاری نے اسے اپنی الصحیح میں نقل کیا اور اجل علماء وحفاظ حدیث نے اس پر اعتماد کرتے ہوئے اس سے استشہاد و استناد کیا ہے۔

۲۔ حدیث مرسل قبول کرنے پر تمام تابعین کا اجماع ہے اور کسی تابعی سے اس کا انکار منقول نہیں (ملاء علی قاری) ۳۔ ثانیاً یہ روایت فضائل ومناقب کے باب میں ہے۔ نہ کہ حلال وحرام میں۔ اور مناقب واحکام کے مابین حدیث کے استدلال میں فرق کو علماء خوب جانتے ہیں۔

س111: حضور نبی اکرم ﷺ کی ولادت باسعادت کے موقع پر خوشی منانے کی وجہ سے ایک ایسے کافر کے عذاب میں تخفیف کر دی گئی جس کی مذمت میں ایک مکمل

Marfat.com

سورت نازل ہوئی تو امت محمدیہ ﷺ کے اس مسلمان کے اجر وثواب کیا کیا عالم ہوگا جو آپ ﷺ سے عشق ومحبت میں حسب استطاعت خرچ کرے۔

ج: خدا کی قسم ہمارے نزدیک اللہ تعالیٰ ایسے مسلمان کو اپنے محبوب رسول کریم ﷺ کی خوشی منانے کے طفیل اپنی نعمتوں بھری جنت عطا فرمائیں گے اور دوزخ کی آگ کی تپش بھی اسے چھو نہیں سکے گی۔

س112: ابولہب کے عذاب میں تخفیف کیوں کی گئی جبکہ قرآن وحدیث کی رو سے کافر کا کوئی عمل بھی آخرت میں اجر وثواب کا باعث نہیں ہوتا۔

ج: ابولہب کے اس عمل کا تعلق چونکہ حضور نبی کریم ﷺ کی ذات اقدس سے تھا نہ کہ اعمال صالح سے۔ لہٰذا اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب رسول ﷺ کی آمد پر اس کافر کے عذاب میں بھی تخفیف کردی جس کو دشمنی رسول ﷺ کی وجہ سے ہی مذمت کی تھی۔ کافر کا وہ عمل جس کا تعلق رسول خدا ﷺ سے ہے رائیگاں نہیں جائے گا۔

س113: اس کی وضاحت محدثین میں سے کسی ایک کی تصریح بیان کریں۔

ج: ۱۔ امام بیہقی شعب الایمان میں لکھتے ہیں کہ یہ خصائص محمدیہ ﷺ میں سے ہے کہ کفار کو بھی آپ ﷺ کی خدمت کا صِلہ عطا کیا جاتا ہے۔

۲۔ امام بغوی لکھتے ہیں کہ "ابولہب کے عذاب میں تخفیف آپ ﷺ کے اکرام کی وجہ سے ہے۔"

۳۔ امام کرمانی شارح صحیح بخاری وامام بدرالدین عینی بیان کرتے ہیں "اس واقعہ کو اس پر محمول کیا جائے گا کہ وہ اعمال جن کا تعلق ذات مصطفےٰ ﷺ سے ہو ان کے ذریعے کافر کے عذاب میں بھی تخفیف ہو جاتی ہے۔

نوٹ: حضور ﷺ سے جبی تعلق ہی جنت کا باعث اور بغض وعداوت جہنم کا باعث بنتا ہے۔

س114: حضور نبی کریم ﷺ کی خاطر کیا جانے والا معمولی سا عمل ایک کافر کے عذاب

Marfat.com

میں کمی کا باعث ہو جاتا ہے تو ایک معمولی سی بے ادبی سرزد ہو جائے تو مومن ہوتے ہوئے بھی کیا فرمان الٰہی ہے؟

ج: سورۃ الحجرات میں فرمان الٰہی ہے اے ایمان والو! تم اپنی آوازوں کو نبی کریم ﷺ کی آواز سے بلند مت کرو اور ان کے ساتھ بلند آواز میں اس طرح بات نہ کیا کرو جیسے تم ایک دوسرے سے بلند آواز کے ساتھ بات کرتے ہو، ورنہ تمہارے سارے اعمال غارت ہو جائیں گے اور تمہیں اس کے خبر بھی نہ ہو گی۔"
بارگاہِ نبوت میں ایک معمولی سی بے ادبی تمام اعمال برباد کر دیتی ہے۔ لہٰذا ثابت ہوا کہ دین، ایمان اسلام سارے کا سارا ادب رسالت مآب ﷺ اور محبت رسول ﷺ سے ہی وابستہ ہے۔
ثابت ہوا کہ جملہ فرائض فروع ہیں۔
اصل الاصول بندگی اس تاجور کی ہے۔ (احمد رضا خان بریلویؒ)

س115: جشن عید میلاد النبی ﷺ کا عقیدہ رکھنے والوں کے لئے اصلاح طلب پہلو کی وضاحت کریں۔

ج: یہ بات خوش آئند ہے کہ جشن عید میلاد النبی ﷺ کا عقیدہ رکھنے والے حضور ﷺ سے اتنی محبت وعقیدت کا مظاہرہ کرتے ہیں کہ میلاد کی خوشیوں کو جز و ایمان سمجھتے ہیں۔ مگر بارگاہ مصطفیٰ ﷺ کی تعظیم، ادب اور آپ ﷺ کی تعلیمات کا بھی کما حقہ علم ہونا چاہیے۔ اور درج ذیل سے اجتناب کرنا ضروری ہے۔ بے ادبی، منکرات، بدعات، رقص، فحش گانوں، اختلاط مرد و زن وغیرہ، غیر شرعی حرکات کو روکنا علماء کرام کی ذمہ داری ہے۔ کوشش کریں کہ لوگوں کو صحیح معنوں میں جشن عید میلاد النبی ﷺ کے مقاصد سے آگاہ کریں۔

س116: جشن عید میلاد النبی ﷺ کا عقیدہ نہ رکھنے والے معترضین کا موقف ہے کہ جشن منانا اور تقریبات کا انعقاد کرنا وقت اور سرمائے کا ضیاع ہے جبکہ آپ ﷺ کی تعلیمات کی پیروی اور قرآن وسنت کی روشنی میں اپنی زندگی کو ڈھالنا

Marfat.com

کافی ہے۔ جواب دیں۔

ج: جہاں تک تعلق ہے وقت اور سرمائے کے ضیاع کا تو خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ جمع کرنے سے بہتر ہے کہ اسے اس خوشی میں لگایا جائے۔

معترضین کے پہلے موقف کی ہم حمایت کرتے ہیں اس معاملے میں ہمارا کوئی اختلاف نہیں بلکہ محفلوں کا انعقاد بھی سیرۃ الرسول کے کردار کے لئے کیا جاتا ہے جبکہ دین اسلام میں ایک دوسرا پہلو بھی ہے جو قلبی، حبی اور عشقی ہے۔ یہ پہلو آمد مصطفیٰ ﷺ اور عظمت مصطفیٰ ﷺ کے ترانے گنگنانے کا تقاضا کرتا ہے خدا کی عظیم نعمت سے اس قدر عشق و محبت ہو کہ جسے دیکھ کر خدا بندہ سے خود محبت کرے جیسا کہ فرمان ہے کہ قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِیْ یُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ حضور ﷺ سے عشق و محبت کا تقاضا ہے کہ میلاد مصطفیٰ ﷺ کو پورے جوش و خروش سے منایا جائے۔ جیسے مناسک حج و دیگر عبادات کے متعلق لکھا گیا ہے۔ (قرآن حکیم انبیاء کی ولادت باسعادت اور سیرت دونوں کا ذکر کرتا ہے۔)

س117: محافل میلاد کے تقدس کو برقرار رکھنے کے لئے حکومت وقت کی ذمہ داری بتاؤ۔

ج: حکومت کا فرض ہے کہ محافل میلاد کا تقدس برقرار رکھنے کے لئے باقاعدہ مداخلت کرے اور عید میلاد النبی ﷺ کے نام پر ناچ گانا و دیگر خرافات کرنے والوں پر قانونی پابندی لگائے۔ غیر شرعی حرکات پر قرار واقعی سزا دے اور جو ادب واحترام کا درس خدا نے اپنے پاک پیغمبر ﷺ کے لئے قرآن میں دیا ہے اسے پوری طرح لاگو کریں۔

س118: محفل میلاد کے تقاضے کیا ہے؟

ج: محفل میلاد میں اسی طرح کا ادب واحترام ملحوظ خاطر رہے کہ آقا نامدار ﷺ خود محفل میں موجود ہیں اور ہر قسم کے حرص سے پاک ہو کر صرف اور صرف اللہ کی رضا اور حضور ﷺ کی خوشنودی کے حصول کے لئے صدقہ و خیرات کیا جائے۔

Marfat.com

جان و مال، علمی و فکری، غرضیکہ ہر قسم کی قربانی کا جذبہ خلوص نیت سے کیا جائے۔ حضور ﷺ کی سچی محبت اور ادب و تعظیم ہی ہمارے ہر عمل کی قبولیت کی اولین شرائط میں سے ہیں۔ محفل میں ہر طرح کی پاکیزگی ہو اور باوضو ہونا چاہیے۔

س119: میلاد منانا عمل توحید ہے وضاحت کریں۔

ج: حضور اکرم ﷺ کا میلاد منانے والے آپ ﷺ کو اللہ کا بندہ اور اللہ کی مخلوق مانتے ہیں اور جس کی ولادت منائی جائے وہ خدا نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ خدا کی ذات لَمْ یَلِدْ وَلَمْ یُوْلَدْ (نہ اس سے کوئی پیدا ہوا ہے اور نہ وہ پیدا کیا گیا ہے) کی شان کی حامل ہے۔ لہٰذا حضور ﷺ کا میلاد منانا عمل توحید ہے۔

س120: کیا اللہ تعالیٰ نے قرآن میں انبیاء کی ولادت کا بھی ذکر کیا ہے یا کہ صرف سیرت کا ہی ذکر ہے۔

ج: قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ نے اکثر مقامات پر اپنے برگزیدہ بندوں کا ذکر فرمایا اور نہ صرف سیرت و کردار کو قرآن میں اجاگر کیا گیا بلکہ ولادت کا بھی ذکر فرمایا۔ لہٰذا اللہ کی سنت بھی ہوئی اور قرآن بارہا حضور ﷺ کی زبان اقدس سے ادا ہوا لہٰذا حضور کی بھی سنت ہوئی۔

س121: ان قرآنی سورتوں کے نام بتائیں جو خدا کے برگزیدہ بندوں کے ناموں سے موسوم ہیں؟

ج: ابراہیم، مریم، یوسف، الانبیاء، العمران، یونس، ہود، لقمن، محمد، نوح

س122: سورۃ ابراہیم قرآن پاک کی کون سی سورۃ ہے؟ اور اس میں ابراہیمؑ نے کن کی ولادت کا ذکر کیا؟

ج: سورۃ ابراہیمؑ قرآن پاک ک چودھویں (14) سورۃ ہے۔ جس میں ابراہیمؑ کے حوالے سے ان کے بیٹوں کی ولادت کا ذکر ہے۔

س123: سورۃ ابراہیم میں ابراہیمؑ کے حوالے سے ان کے بیٹوں کا ذکر ہے اس آیت کو معہ ترجمہ سناؤ۔

Marfat.com

ج: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِی وَهَبَ لِیْ عَلَى الْکِبَرِ اِسْمٰعِیْلَ وَاِسْحٰقَ اِنَّ رَبِّیْ سَمِیْعُ الدُّعَاءِ

ترجمہ: ''سب تعریفیں اللہ کے لئے ہیں۔ جس نے مجھے بڑھاپے میں اسماعیل اور اسحاق عطا فرمائے۔ بے شک میرا خدا دعا خوب سننے والا ہے۔'' خدا کی عطا کردہ اولاد کا ذکر قرآن نے ابراہیم کے حوالے سے کیا تو ولادت مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دن بھی آقا کی ولادت و باسعادت کا ذکر جمیل اور خدا کا شکر ہی ادا کیا جاتا ہے۔

س124: سورۃ مریم میں کن کن برگزیدہ ہستیوں کی ولادت کا ذکر ہے مختصراً بیان کریں۔

ج: سورۃ مریم اللہ تعالیٰ کے برگزیدہ بندوں کے اذکار سے بھری پڑی ہے اور آغاز حضرت ذکریاؑ سے کیا۔ اس کے علاوہ حضرت ابراہیمؑ، اسماعیلؑ، ادریسؑ، موسیٰؑ اور یحییٰؑ وعیسیٰؑ کا ذکر ہوا۔ سورہ مریم میں حضرت عیسیٰؑ کی ولادت کا ذکر حتیٰ کہ حضرت مریمؑ کے دردِ زہ تک ذکر فرمایا۔ یحییٰؑ کی ولادت کا ذکر اور نام تک رکھنے کا ذکر فرمایا۔ اور بارہا وَاذْکُرْ کہہ کر حکم فرمایا۔ لہٰذا انبیاء و برگزیدہ بندوں کی ولادت باسعادت کا ذکر خدا کی سنت ہوا اس لئے سنت الٰہیہ پر عمل کرتے ہوئے میلاد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو منانا و ذکرِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کرنا سنت الٰہیہ ہوا۔

س125: حضرت یحییٰؑ کا ذکر سورۃ مریم میں خدا نے کس انداز میں فرمایا۔ آیت معہ ترجمہ سناؤ؟

ج: وَسَلٰمٌ عَلَیْهِ یَوْمَ وُلِدَ وَیَوْمَ یَمُوْتُ وَیَوْمَ یُبْعَثُ حَیًّا (مریم:۱۵)

حضرت یحییٰ علیہ السلام کے حوالے سے ارشاد ہے۔ ترجمہ اور یحییٰ پر سلام ہو اور ان کے میلاد کے دن اور ان کی وفات کے دن اور جس دن وہ زندہ اٹھائیں جائیں گے۔ خدا تو ولادت کے دن سلام بھیج رہا ہے تو ہم بھی سنت الٰہیہ پر عمل کرتے ہوئے عرض کرتے ہیں جس سہانی گھڑی چمکا طیبہ کا چاند۔ اس دل افروز ساعت پر لاکھوں سلام۔

س126: حضرت عیسیٰؑ کا ذکر سورۃ مریم میں خدا نے کس انداز سے فرمایا۔

ج: حضرت عیسیٰؑ کی طرف کلام کی نسبت کر کے قرآن مجید فرماتا ہے۔

Marfat.com

وَالسَّلَامُ عَلَیَّ یَوْمَ وُلِدْتُّ وَیَوْمَ اَمُوْتُ وَیَوْمَ اُبْعَثُ حَیًّا (مریم:۳۳)

''اور مجھ پر سلام ہو میرے میلاد کے دن اور میری وفات کے دن اور جس دن میں زندہ اٹھایا جاؤں گا''۔ مندرجہ بالا دونوں آیات سے ثابت ہوا کہ انبیاء کے ولادت پر بھی سلام بھیجنا سنت ہے اور ان کی وفات کے دن بھی سلام بھیجنا سنت ہے۔

س 127: اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب مکرم ﷺ کی ولادت کا ذکر مبارک کس طرح کیا؟

ج: اللہ تبارک وتعالیٰ نے اپنے حبیب مکرم ﷺ کا ذکر قسم کے ساتھ بیان فرمایا اور ساتھ اس شہر کا ذکر بھی جس میں آپ ﷺ کی ولادت ہوئی۔

س 128: خدا تعالیٰ نے حضور اکرم ﷺ کی ولادت کا ذکر قسم کے ساتھ بیان کیا۔ مع ترجمہ بیان کرو۔

ج: ارشاد فرمایا: لَآ اُقْسِمُ بِهٰذَا الْبَلَدِ ○ وَاَنْتَ حِلٌّۢ بِهٰذَا الْبَلَدِ ○ وَوَالِدٍ وَّمَا وَلَدَ ○ (البلد۱۔۳)

ترجمہ: میں اس شہر کی قسم کھاتا ہوں (اے حبیب مکرم ﷺ) اس لئے کہ آپ ﷺ اس شہر میں تشریف فرما ہیں (اے حبیب ﷺ) آپ ﷺ کے والد کی قسم اور جن کی ولادت ہوئی اس کی قسم۔ اگر ولادت کا دن قرآن وسنت اور شریعت کے نقطہ نظر سے خاص اہمیت کا حامل نہ ہوتا تو اس دن قسم کھانے کا بیان کیا معنی رکھتا ہے۔ لہٰذا میلاد مصطفےٰ ﷺ کی اہمیت کے پیش نظر اللہ تبارک وتعالیٰ نے میلاد کی قسم کھائی اور کئی انبیاء کے میلاد کا ذکر فرمایا۔ لہٰذا میلاد منانا سنتِ الٰہیہ ہے۔

س 129: اللہ تعالیٰ نے حضرت آدمؑ کی ولادت کا ذکر کن الفاظ میں فرمایا ہے؟ ترجمہ بھی بتاؤ۔

ج: وَاِذْ قَالَ رَبُّكَ لِلْمَلٰٓئِكَةِ اِنِّیْ جَاعِلٌ فِی الْاَرْضِ خَلِیْفَةً

ترجمہ: اور اس وقت کو یاد کرو جب آپ کے رب نے فرشتوں سے فرمایا کہ میں زمین میں اپنا نائب بنانے والا ہوں'' خدا نے حضرت آدم علیہ السلام کے میلاد کا ذکر ان کی تخلیق سے بھی پہلے فرمایا اور جنہوں نے میلاد منایا وہ ملائکہ ہیں۔ جبکہ انکار

Marfat.com

کرنے والا ابلیس اور وہ مردود ہو گیا۔

س 130: حضرت موسیٰؑ کا میلاد نامہ کس سورۃ میں نازل ہوا۔ کتنی آیات شامل ہیں؟

ج: سیدنا موسیٰؑ اللہ کے وہ جلیل القدر پیغمبر ہیں جنہوں نے فرعون جیسے ظالم و جابر اور سرکش شخص کو للکارا اور بنی اسرائیل کو نجات دلوائی۔ جب موسیٰؑ کی پیدائش سے قبل شاہی نجومیوں نے فرعون کو بتایا کہ بنی اسرائیل میں ایک ایسا بچہ پیدا ہونے والا ہے جو بنی اسرائیل کو تیری محکومیسے نجات دلائے گا اور تیرا تختہ الٹا دے گا۔ اس وجہ سے فرعون نے حکم دیا ہوا تھا کہ بنی اسرائیل میں جو بچہ پیدا ہوا سے ذبح کر دیا جائے۔ ان حالات میں موسیٰ علیہ السلام کی پیدائش ہوئی جسے اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں متعدد مقامات پر تفصیل سے بیان فرمایا۔ جن میں ایک اہم سورۃ القصص بھی ہے۔ سورۃ القصص کا آغاز ہی قصہ موسیٰ و فرعون سے ہوا جو کہ پچاس آیات مبارکہ پر مشتمل ہے۔ جن میں پہلے پانچ رکوعات مسلسل حضرت موسیٰؑ کے لئے وقف ہیں۔ جن میں پیدائش سے لیکر جوانی تک کا ذکر فرمایا گیا۔

س 131: حضرت مریم کون تھی؟

ج: حضرت مریم اگرچہ پیغمبر نہیں لیکن ایک برگزیدہ پیغمبر حضرت عیسیٰؑ کی والدہ ماجدہ اور ایک پاک باز ولیہ کاملہ تھیں۔ خدا نے عیسیٰؑ کو بغیر باپ کے پیدا فرمایا۔

س 132: میلاد نامے مریم کا ذکر قرآن پاک میں کس سورۃ اور آیات میں آیا ہے۔

ج: سورۃ العمران کی آیت نمبر 35 اور 36 ملاحظ فرمائیں۔ جس میں حضرت مریم کی ولادت کا حسین تذکرہ خدا نے بیان فرمایا۔ آیت نمبر 37 میں انکے بچپن کا بیان ہے جبکہ وہ حضرت زکریاؑ کی کفالت میں تھیں۔ اس دوران خدا کی نوازشات میں بے موسمی پھل دیکھ کر زکریاؑ نے اللہ سے اپنے لئے اولاد نرینہ (بیٹے) کی دعا کی اور خدا تعالیٰ نے انہیں حضرت یحییٰؑ کی ولادت کی خوشخبری عطا فرمائی۔ یہ میلاد نامہ حضرت مریم ہی تو ہے۔

س 133: قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ نے حضرت یحییٰؑ کا میلاد نامہ کہاں بیان فرمایا حوالہ دیں۔

Marfat.com

ج: سورۃ آلعمران کی آیت نمبر 38 تا 41 ملاحظ فرماو۔

س134: پیغمبر کی ولادت کا ذکر کرنا اللہ کی رحمت ہوتا ہے حوالہ قرآنی دیں۔

ج: سورۃ مریم، کٓھٰیٰعٓصٓ ۝ ذِكْرُ رَحْمَتِ رَبِّكَ عَبْدَهٗ زَكَرِيَّا.

ترجمہ: یہ آپ کے رب کی رحمت کا ذِکر ہے (جو اس نے) اپنے بندے زکریاؑ پر فرمایا۔ اگلی آیات میں ولادت یحییٰؑ کو بیان فرمایا جو کہ حضرت زکریاؑ کو عطا فرمائے۔ جب حضرت یحییٰ علیہ السلام کے میلاد کا ذکر رحمت ایزدی ہے تو میلاد مصطفٰی ﷺ کا ذکر بدرجہ اولیٰ رحمت و برکت ہوا۔ ولادت مصطفٰی ﷺ سے بڑی رحمت اور کیا ہو سکتی ہے۔ لہٰذا عقلی و منطقی رو سے بھی میلاد مصطفٰی ﷺ کا ذکرِ رحمت ہے۔

س135: حضرت عیسیٰؑ کا میلاد نامہ قرآن پاک میں کہاں بیان ہوا؟

ج: سورۃ مریم کا پورا رکوع حضرت عیسیٰؑ کے میلاد پر مشتمل ہے (آیت نمبر 45 تا 47) حضرت عیسیٰؑ کی ولادت کے وقت حضرت مریمؑ کی تکالیف بھی قرآن میں بیان فرمائی اور اس دوران تازہ کھجوریں اور چشمے کا شیریں پانی بھی مہیا کرنے کا ذکر جن کے کھانے سے تکلیفیں دور ہوگئی۔ پھر قوم کے طعنوں کا ذکر (ملاحظہ فرمائیں) (سورۃ مریم)۔

س136: حضور اکرم ﷺ کا میلاد نامہ خدا نے کہاں کہاں بیان فرمایا۔ مختصراً بیان کریں۔

ج: سورۃ البلد کی آیت نمبر 1 تا 3۔ ۲۔ سورۃ البقرہ کی آیت نمبر 151۔
۳۔ سورۃ العمران کی آیت نمبر 164۔ ۴۔ سورۃ النساء آیت نمبر 170۔
۵۔ سورۃ المائدہ آیت نمبر 15,19، ۶۔ سورۃ التوبہ آیت نمبر 128۔
۷۔ سورۃ الانبیاء آیت نمبر 107۔ ۸۔ سورۃ الجمعہ آیت نمبر 2۔
۹۔ سورۃ المزمل آیت نمبر 15 و دیگر کئی جگہوں پر حضور ﷺ کو معبوث کرنے کا ذکر فرمایا۔

Marfat.com

اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب ﷺ کی ولادت کا ذکر بلا استثنا تمام نسل انسانی کے لئے کیا اور پھر آپ ﷺ کی آمد کو تمام کائنات کے لیے نعمت اور رحمت قرار دیا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب پیغمبر ﷺ کی تشریف آوری کا ذکر اس قدر اہتمام اور تواتر سے کیا ہے کہ کوئی نہیں کہہ سکتا کہ یہ معمول کی بات ہے۔

س 137: اللہ تعالیٰ نے اپنے برگزیدہ انبیاء کرام علیہم السلام کی ولادت کا ذکر فرمایا کیا اپنے محبوب پیغمبر اور بقیہ انبیاء کرام کے میلاد بیان کرنے میں کوئی فرق بھی رکھا، محبوب ہونے کے ناطے؟

ج: جی ہاں! اگر قرآنی آیات کے مفہوم پر غور کیا جائے تو معلوم ہوگا کہ اللہ تعالیٰ نے امام الانبیاء رحمت عالم ﷺ سے پہلے جتنے بھی انبیاء کرام کا ذکر فرمایا وہ فقط ذکر ولادت تک محدود تھا۔ مگر جب محبوبِ کریم ﷺ کا ذکر فرمایا تو شان امتیاز کے ساتھ اس طرح کیا کہ آپ ﷺ کی ولادت کی نسبت سے نہ صرف آپ ﷺ کے شہر ولادت بلکہ آپ ﷺ کے آباؤ اجداد اور خود آپ ﷺ کی قسم کھاتے ہوئے ارشاد فرمایا (حضور ﷺ کے علاوہ خدا نے کسی کی ولادت کی)۔ قسم نہیں کھائی۔

لَآ اُقْسِمُ بِهٰذَ الْبَلَدِ. وَاَنْتَ حِلٌّ بِهٰذَا الْبَلَدَ . وَوَالِدٍ وَمَاوَلَدَ۝

س 138: اللہ تبارک وتعالیٰ نے مکہ شہر کی قسم کیوں کھائی؟

ج: اللہ تبارک وتعالیٰ نے مکہ شہر کی قسم اس لئے کھائی کہ آپ ﷺ اس شہر میں تشریف فرما ہیں۔ سورۃ البلد کی دوسری آیت میں خدا نے وضاحت فرما دی تا کہ کوئی یہ نہ کہہ سکے کہ ہوسکتا ہے کہ مکہ میں بیت اللہ، حجر اسود، مطاف حطیم، مقام ملتزم مقام ابراہیمؑ کنواں زم زم، صفا و مروہ، میدانِ عرفات منیٰ اور مزدلفہ ہیں جس کی وجہ سے خدا قسم کھا رہا ہے نہیں بلکہ فرمایا مکہ شہر کی قسم صرف اس لئے کھا رہا ہوں کہ اے میرے حبیب ﷺ یہ تیرا مسکن ہے۔

س 139: اللہ تبارک وتعالیٰ نے انبیاء کے میلاد ناموں میں کیا کیا بیان فرمایا جس پر ہم چل

Marfat.com

کرسنت الٰہیہ پر عمل پیرا ہو سکیں؟

ج: خدا تعالیٰ کے بیان کردہ انبیاء کے میلاد ناموں سے یہ سمجھ آتی ہے کہ انبیاء کی ولادت، واقعات ولادت، کمالات و برکات اور ان پر ہونے والی عنایات کا ذکر کرنا اللہ کی سنت ہے لہٰذا اگر کوئی یہ کہے یا سمجھے کہ ان چیزوں کو بیان کرنے کی ضرورت نہیں تو یہ محض کم علمی، قرآن حکیم کی صریح آیات کی مخالفت اور ہٹ دھرمی کی دلیل ہے۔

س 140: شب قدر اور شب میلاد کا تقابلی جائزہ پیش کرو۔

ج: حضور نبی اکرم ﷺ کے اُسوہ حسنہ، خلقِ عظیم اور اوصاف جمیلہ کا ذکر کرنے والی کتاب قرآن مجید کا نزول جس رات لوح محفوظ سے آسمان دنیا پر اتارا گیا اللہ تعالیٰ نے اس رات کو بلند درجہ عطا فرما کر ایک ہزار مہینوں سے بہتر ہونے کا اعلان فرما دیا تو جس رات صاحب قرآن مقصودِ کائنات خود تشریف لائے اور بزم عالم کے اس تاجدار نے زمین و مکان کو ابدی رحمتوں اور لازوال سعادتوں سے منور فرمایا۔ اللہ تعالیٰ کے ہاں اس رات کی قدر و منزلت کیا ہوگی اس کا اندازہ لگانا انسانی شعور کے لئے ناممکن ہے دراصل یہ ساری فضیلتیں میلادِ مصطفیٰ ﷺ کا صدقہ ہیں کیونکہ اگر حضور ﷺ کا میلاد (ولادت) نہ ہوتا تو یہ فضیلت کہاں سے ملنی تھی۔

س 141: راتوں کی فضیلت کے حوالے سے امام طحاوی رضی اللہ عنہ کا قول بتائیں۔

ج: امام طحاوی بعض شوافع سے نقل کرتے ہیں ''راتوں میں سے افضل ترین شبِ میلادِ رسول ﷺ ہے۔ پھر شبِ قدر، پھر شبِ اسراء و معراج، پھر شبِ عرفہ پھر شب جمعہ، پھر شعبان کی پندرھویں شب اور پھر شب عید ہے۔''

(۱) ابن عابدین ردالمحتار علی درالمختار علی تنویر الابصار

(۲) شروانی، حاشیہ علی تحفۃ المحتاج بشرح المنھاج (۳) نبہانی، جواہر البحار

س 142: کیا جشن عید میلاد النبی ﷺ کی تقریبات کا آغاز برصغیر سے ہوا اور کیا یہ بدعت ہے؟

Marfat.com

ج: ہرگز نہیں نہ تو برصغیر نے اس کی ابتداء کی اور نہ یہ بدعت ہے۔ جشن میلاد النبی ﷺ کا آغاز حالیہ دور کے مسلمانوں نے نہیں کیا بلکہ یہ ایک ایسی تقریب سعید ہے جو حرمین شریفین مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ سمیت پورے عالم عرب میں صدیوں سے انعقاد پذیر ہوتی رہی ہیں۔ حجۃ الدین امام ابوعبداللہ محمد بن عبداللہ بن ظفر المکی (جو 497 ہجری سے 565 ہجری تک زندہ رہے) صالحی، سبل الھدیٰ والرشاد فی سیرۃ خیر العباد (ﷺ) میں کہتے ہیں۔ اہل محبت حضور ﷺ کے میلاد کی خوشی میں دعوتِ طعام منعقد کرتے آئے ہیں۔ قاہرہ کے جن اصحاب محبت نے بڑی بڑی ضیافتوں کا اہتمام کیا ان میں شیخ ابوالحسن بھی ہیں اور انہوں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو (خواب میں) دیکھا کہ آپ ﷺ یوسف حجاز کو عمل مذکور کی ترغیب دے رہے تھے۔'' اسی طرح شیخ معین الدین عمر بن محمد الملاّ (570 ہجری) علامہ ابن جوزی (510-579 ہجری) فرماتے ہیں ''اس نیک عمل میں سوائے شیطان کو ذلیل و رسوا کرنے اور اہلِ ایمان کو تقویت پہنچانے کے اور کچھ نہیں۔ یعنی یہ عمل شیطان کو ذلیل و رسوا کرتا ہے اور ایمان والوں کو طاقت دیتا ہے۔''

(الغرض اکثر محدثین ائمہ کرام نے میلاد النبی ﷺ کی تقریب منعقد کیں)

س143: علامہ ابن جوزی (510-579 ہجری) جشن عید میلادِ النبی ﷺ کے اہتمام کا ذکر مکہ مکرمہ، مدینۃ المنورہ و دیگر بلادِ عرب کے بارے کیا فرماتے ہیں؟

ج: علامہ ابن جوزی، بیان المیلاد النبوی ﷺ 58 میں فرماتے ہیں'' مکہ مکرمہ، مدینہ طیبہ، مصر، شام، یمن الغرض شرق تا غرب تمام بلادِ عرب کے باشندے ہمیشہ سے میلاد النبی ﷺ کی محفلیں منعقد کرتے آئے ہیں۔ وہ ربیع الاوّل کا چاند دیکھتے تو ان کی خوشی کی انتہا نہ رہتی چنانچہ ذکرِ میلاد پڑھنے اور سننے کا خصوصی اہتمام کرتے اور اس کے باعث بے پناہ اجر و کامیابی حاصل کرتے رہے ہیں۔''

س144: علامہ ابن جوزی کا پورا نام بتائیں کیا انہوں نے میلاد النبی ﷺ کے حوالے

Marfat.com

سے کوئی کتاب بھی تالیف کی نام بتائیں۔

ج: علامہ جمال الدین ابو الفرج عبد الرحمٰن بن علی بن جوزی کثیر کتب کے مصنف تھے انہوں نے میلاد النبی ﷺ پر دو کتابیں تالیف کیں (۱) بیان المیلاد النبی ﷺ (۲) مولد العروس

س145: محبوب ربّ کائنات حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کے یوم ولادت باسعادت پر اظہار مسرت کرنا، جشن منانا ایک مومن کے لئے سب سے بڑی سعادت ہے مگر کچھ لوگ اس عظیم سعادت کو خلافِ شریعت عمل قرار دیتے ہوئے جواز پیش کرتے ہیں کہ حضور ﷺ کے بعد صحابہ کرامؓ نے جشن میلاد کیوں نہ منایا؟ آپ اس کے جواب میں کیا کہتے ہیں؟

ج: حضور رحمتِ عالم ﷺ کی ولادتِ باسعادت جملہ مسلمانوں کے لئے تمام خوشیوں اور مسرتوں سے بڑھ کر ہے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم جو حضور ﷺ کے عاشق اور جان نچھاور کرنے والے تھے اُن سے بڑھ کر اس نعمتِ عظمیٰ کا قدردان اور کون ہوسکتا تھا۔ اس پر اظہار فرحت و مسرت جس طرح وہ کر سکتے تھے آج کے دور کے مسلمان اس کا تصور بھی نہیں کر سکتے۔ حضور ﷺ کے وصال کے بعد چونکہ وصال کا دن بھی وہی ہے جو کہ ولادت کا دن ہے یعنی 12 ربیع الاوّل تو حضور ﷺ کے وصال مبارک پر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم پر غم و آلام کا ایک کوہِ گراں ٹوٹ گیا۔ اس لیے جب ان کی زندگی میں بارہ ربیع الاوّل کا دن آتا تو وصال کے صدمے تلے ولادت کی خوشی دب جاتی اور جدائی کا غم از سر نو تازہ ہو جاتا۔ پس وہ ولادت کی خوشی میں نہ جشن مناتے نہ وصال کے غم میں افسردہ ہوتے۔

س146: حضور ﷺ کے وصال مبارک کا غم حضرت ابوبکر صدیقؓ کے لئے کیسا تھا؟

ج: حضرت زیاد بن حنظلہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں "حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی موت کا سبب رسولِ اکرم ﷺ کے وصال پر ہونے والا حزن والم تھا۔"

(سیوطی، مسند ابی بکر الصدیق)

Marfat.com

س147: حضور ﷺ کے وصال مبارک کی خبر سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ جیسی مضبوط قوت ارادی کی حامل جری و بہادر شخصیت پر کیسی گزری (وصال مبارک پر عمر فاروقؓ کا ردعمل)

ج: حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ پر حضور ﷺ سے جدائی کا صدمہ اور شدت غم اتنا تھا کہ وہ اپنے جذبات پر قابو نہ رکھ سکے اور کہنے لگے "اگر کسی نے کہا کہ حضور ﷺ وصال فرما گئے ہیں تو میں اُس کا سر قلم کردوں گا۔ (طبری، تاریخ الامم والملوک)

س148: سیّدہ کائنات فاطمۃ الزہراء سلام اللہ علیہا حضور ﷺ کے وصال مبارک کے بعد کیا حال رہا؟

ج: حضور ﷺ کے وصال مبارک کے بعد سیدہ کائنات کبھی نہ ہنسی۔ اکثر غمگین رہتی جس کی وجہ سے چھ ماہ بعد آپؓ بھی وصال فرما گئیں۔ اسی طرح اکثر صحابہ کرامؓ کی طبیعت سے ہنسی خوشی ختم ہوگئی۔ (حضرت بلال کا وصال بھی مشہور ہے)

س149: قرونِ اُولیٰ کے مسلمانوں نے جشن میلاد کو وصال مبارک کا دن ہونے کی وجہ سے نہ منایا کیا ہمیں اُن کی اس سلسلے میں پیروی کرنا مناسب ہوگا؟

ج: قرون اُولیٰ کے مسلمانوں نے اپنے آقا و مولیٰ ﷺ کی محبت میں زندگی کا ایک حصّہ گزارا تھا۔ حضور ﷺ کے وصال کے بعد جب بھی 12 ربیع الاوّل کا دن آتا تو خوشی کے ساتھ انہیں حضور ﷺ کے ساتھ گزارے ہوئے تمام مناظر یاد آجاتے اور ان پر حزن وملال کی کیفیت غالب آجاتی جبکہ صدیوں کے بعد اب ہمارے دور میں وہ کیفیت باقی نہ رہی تو امت کے اندر خوشی کا پہلو فطری طور پر غالب آتا گیا اور انہوں نے فطری تقاضوں کے مطابق جشن منانے کا آغاز کیا اور آج تک مناتے چلے آرہے ہیں اور حضور ﷺ کی حیات و وصال دونوں ہمارے لیے رحمت ہیں۔

س150: کیا کسی کام کا قرون اُولیٰ کے مسلمانوں کا نہ کرنا کسی کام کے ناجائز ہونے کی دلیل ہوسکتا ہے؟

ج: نہیں۔ جشن میلاد کے مخالفین کی یہ دلیل شرعی دلیل نہیں کہ صحابہ کرامؓ نے جلوس

Marfat.com

جشن میلاد کا نہیں منایا لہٰذا یہ جائز نہیں جبکہ قرآن پاک پر زیر زبر پیش وغیرہ کا لگانا۔ مسجدوں کا پختہ بنانا وغیرہ بھی تو اُس دور میں نہیں ہوا تھا نئے دور کے نئے تقاضے ہوتے ہیں۔ غمی و خوشی جذبات و احساسات کے اظہار کے طور طریقے ہر دور میں بدلتے رہے ہیں۔

س 151: کیا شبِ قدر رمضان المبارک کی (ستائیسویں شب) جس مبارک رات میں نزول قرآن ہوا اور آپ ﷺ پر وحی کا آغاز ہوا قرونِ اُولیٰ کے مسلمانوں نے اس رات کو منانے کا اہتمام کیا اگر نہیں کیا تو وجہ بتائیں؟

ج: کیونکہ اُس دور کی ثقافت میں یہ عنصر نہ تھا وگرنہ اس کے علاوہ ہجرت مدینہ کے موقع پر مدینہ پاک میں رہنے والے لوگ حضور ﷺ کے انتظار میں روزانہ گھروں سے نکل کر استقبال کے لئے باہر آتے اور سارا دن انتظار کے بعد رات واپس گھروں کو جاتے محبت رسول ﷺ کا اتنی شدت سے انتظار تھا۔ اسی طرح تاریخ کا عظیم معاہدہ میثاقِ مدینہ ہوا جس دن پہلی اسلامی ریاست کی تشکیل عمل میں آئی اور حضور ﷺ ریاست مدینہ کے آئینی حکمران بنے یہ موقع مسلمانوں کے لئے بہت بڑی خوشی کا تھا مگر یوم میثاق مدینہ منانے کا اہتمام اس لیے نہ کیا کہ ایسا کرنا اس زمانے کے کلچر میں نہ تھا اس طرح یوم بدر اور یوم فتح مکہ منانے کا اہتمام نہ کیا گیا جبکہ موجودہ دور میں پاکستان سمیت دنیا کے دیگر اسلامی ممالک اپنی آزادی کا دن بڑے زور و شور سے مناتے ہیں یوم دفاع پاکستان منایا جاتا ہے اور عرب ممالک میں حکمران اپنی تخت نشینی کا دن بطور عید مناتے ہیں جسے وہ "العید الوطنی" کہتے ہیں ہر قوم اپنے تہوار مناتی ہے۔ ہر مسلک اپنا تہوار مناتا ہے بچے کی پیدائش پر خوشیاں منائی جا رہی ہوتی ہیں مگر جب ولادت نبی پاکؐ جو نا صرف امت مسلمہ کے نجات دھندہ ہیں بلکہ نسل انسانی کے نجات دھندہ ہیں انبیاء کے سردار ہیں اُن پر خوشی منانے کی باری آتی

Marfat.com

ہے تو اعتراض شروع ہو جاتے ہیں جبکہ خدا نے حکم فرما دیا کہ قل بفضل اللہ...... دَور کے تقاضے کو مدنظر رکھتے ہوئے خوشیاں مناؤ۔

س152: نت نئے کھانوں و مشروبات اور جشن عید میلاد النبی ﷺ کے منانے کے درمیان موازنہ کریں۔

ج: نت نئے کھانے و مشروبات جس طرح آج کے دور ثقافت کا حصہ ہیں اور جائز ہیں بشرطیکہ کوئی حرام عنصر یا جز شامل نہ ہو اسی طرح جشن عید میلاد النبی ﷺ کو جوش و جذبے اور احترام سے منانا جائز ہے بلکہ حکم ہے ہ نعمت کے ملنے پر خوشیاں مناؤ اور اسی طرح شرط یہ ہے ہ شریعت مطہرہ کی خلاف ورزی نہ ہو۔

س153: کیا جس طرح قرون اوّل کے مسلمانوں نے حضور نبی کریم ﷺ کا یوم ولادت اس لئے نہ منایا کہ وہی دن حضور ﷺ کے وصال مبارک ہے ہمارے لئے ایسا کرنا کیسا ہے؟

ج: چونکہ حضور ﷺ کے مبارک دور میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے زندگی گزاری تھی جو کہ سنہری و قیمتی ادوار میں سب سے قیمتی اور اعلیٰ و ارفع دور تھا تو اس دور کے سنہری ہونے کی وجہ صرف اور صرف حضور ﷺ کی ذاتِ بابرکات تھیں پس صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے لئے دوسرا دور جو کم سنہری تھا شروع ہوا۔ ہمیں حضور ﷺ کا دور نصیب نہ ہوا جب کہ حضور ﷺ کی رحمت و برکت جاری و ساری ہے اس نعمت میں کوئی کمی نہیں نعمت کے ملنے پر خوشیاں منانا واجب اور فرض کا درجہ رکھتا ہے اس لئے ہمارے لیے بہترین یہ ہے کہ خوشیاں جوش و خروش سے منائیں جس طرح باقی خوشیاں منائی جاتی ہیں وہ سب میلاد النبی ﷺ کی خوشی سے نیچے رہیں۔

س154: میلاد النبی ﷺ کا منانا ایک تو نعمت کا شکرانہ ادا کیا جاتا ہے اور بھی اس کا کوئی دینی و مذہبی فائدہ ہوتا ہے؟

ج: جی ہاں ایک تو ہماری دینی غیرت و حمیت ہے دوسرا نعمت کا شکر ہے۔ تیسرا خدا کا

Marfat.com

حکم ہے کہ نعمت کا چرچا کرو اور خوشیاں مناؤ۔ چوتھا دینی وملی ومذہبی فائدہ یہ ہے کہ تبلیغ اسلام کا ذریعہ ہے اور محفل میلاد کے انعقاد کے ذریعے ہم اپنے اور اپنی اگلی نسلوں کے قلوب واذہان میں عشق مصطفیٰ ﷺ کی شمع بہ آسانی روشن کر سکتے ہیں یہی وہ راستہ ہے جس پر چل کر مسلمان اپنے نبی علیہ السلام سے ٹوٹا ہوا تعلق بحال کر سکتے ہیں پس محفل میلاد کا انعقاد ہماری ثقافتی اور مذہبی ضرورت بن چکا ہے جس سے کوئی صاحب نظر وفکر انکار نہیں کر سکتا۔

(نوٹ: حضور ﷺ کی محبت ہی ایمان کی اصل ہے)

س 155: ہمارے لئے حضور ﷺ کے وصال مبارک کا غم کرنا جائز ہے۔

ج: غم پر صبر کا حکم ہے جب کہ حضور ﷺ کا وصال مبارک بھی اور حیات مبارک بھی دونوں ہمارے لئے رحمت ہیں۔

س 156: حضور ﷺ کی حیات طیبہ اور وصال مبارک دونوں ہمارے لئے رحمت ہیں اس کا احادیث میں سے حوالہ دیں۔

ج: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا

ترجمہ: ”میری حیات تمہارے لیے باعث خیر ہے کہ تم دین میں نئی نئی چیزوں کو پاتے ہو اور ہم تمہارے لیے نئی نئی چیزوں کو پیدا کرتے ہیں اور میری وفات بھی تمہارے لیے خیر ہے مجھے تمہارے اعمال پیش کیے جاتے ہیں پس جب میں تمہاری طرف سے کسی اچھے عمل کو دیکھتا ہوں تو اس پر اللہ کی حمد بیان کرتا ہوں اور جب کوئی بُری چیز دیکھتا ہوں تو تمہارے لیے اللہ سے مغفرت مانگتا ہوں۔“

(۱) بزار، البحر الزخار (المسند) (۲) ابن ابی اسامہ مسند الحارث میں صحیح سند کے ساتھ (۳) دیلمی نے ابوہریرہ کی روایت سے (۴) قاضی عیاض۔ الشفا (۵) ہیثمی، مجمع الزوائد ومنبع الفوائد (۶) ابن کثیر، البدایہ والنھایہ ودیگر کثیر کتب احادیث میں ذکر آیا ہے)

ایک اور حدیث میں حضور ﷺ نے فرمایا:

جب اللہ تعالیٰ کسی امت پر اپنا خاص کرم کرنے کا ارادہ فرماتا ہے تو اس امت

Marfat.com

کے نبی کا وصال کر کے اس امت کی شفاعت کا سامان کر دیتا ہے اور جب کسی امت کی ہلاکت کا ارادہ فرماتا ہے تو ان کے اپنے نبی کو جھٹلانے اور اس کے حکم کی نافرمانی کے باعث اس کی ظاہری حیات میں ہی انہیں عذاب میں مبتلا کر کے ہلاک کر دیتا ہے اور اس امت کی ہلاکت کے ذریعے اپنے نبی کی آنکھوں کو ٹھنڈک عطا فرماتا ہے۔'' (مسلم، الصحیح (۲) ابن حبان الصحیح (۳) طبرانی وغیرہ)

لہٰذا یہ بات طے پا گئی کہ امت کے حق میں آپ ﷺ کی حیات اور ظاہری وفات دونوں رحمت و نعمت ہیں۔ دنیا میں آپ ﷺ کی تشریف آوری امت کے حق میں پہلی نعمت عظمیٰ ہے کہ اس کے ذریعے ہی دوسری نعمت حاصل ہوئی۔

س157: کیا اللہ تعالیٰ نے سابقہ غم پر غم واندوہ اور افسوس کرنے کا کہیں حکم دیا اور کیا حضور ﷺ کے وصال مبارک سے فیضان نبوت منقطع ہو گیا۔

ج: نہیں بلکہ صبر کا حکم دیا جب کہ نعمت کی ناشکری پر فرمایا: ''اگر تم ناشکری کرو گے تو میرا عذاب یقیناً سخت ہے۔'' (ابراہیم ۱۶:۷)

(۲) غم اس وقت کیا جاتا ہے جب کوئی نعمت ختم ہو جائے جب کہ حضور ﷺ کی نبوت و رحمت اور برکت تاحیات اور تا قیامت جاری و ساری ہے اور فیضان نبوت ﷺ تاحیات جاری رہے گا۔

س158: کیا حضور ﷺ کا وصال مبارک سے دستِ کرم جاتا رہا؟

ج: نہیں۔ بلکہ آقا دو جہاں ﷺ ہر وقت امت کے سر پر سایہ فگن ہیں اور قدم قدم پر دستگیری فرماتے ہیں۔ نہ آپ ﷺ کی شفقتوں اور مہربانیوں میں کوئی فرق آیا اور نہ ہی آپ ﷺ کی طرف سے ملنے والی راہنمائی کی ہدایات میں فرق آیا اور نہ ہی تصرف و کمال میں کمی واقع ہوئی۔ ''حضور ﷺ بتقاضائے حکم الٰہی کل نفس ذائقۃ الموت ہر جان کو موت کا مزہ چکھنا ہے۔ اجل کا ذائقہ چکھا لیکن وہ موت تو آپ ﷺ کی حیاتِ ابدی کا پیش خیمہ تھی۔ ذائقہ تو تھوڑی دیر کے لئے ہوتا ہے۔

Marfat.com

س159: کیا حضور ﷺ کا وصال مبارک ایک عام انسان کی موت کے برابر ہو سکتا ہے؟

ج: ہرگز نہیں جب ایک عام مومن اور کافر کی موت میں زمین و آسمان کا فرق ہے تو چہ نسبت خاک را با عالم پاک کے مصداق حضور ﷺ کی وفات اور عام انسانوں کی صورت میں کیا نسبت ہو سکتی ہے۔ ایک شہید جس کے متعلق خدا نے فرمایا کہ انہیں مردہ خیال بھی نہ کرو تو جس نبی کے صدقے اسے شہادت سے سرفراز کیا گیا اس نبی ﷺ کا اپنا مرتبہ شہادت کیا ہوگا، جو پوری امت کے اعمال پر گواہ و شاہد ہیں اُن کی شان کیا ہوگی۔ ایک شہید کے لئے حکم ہے کہ انہیں مردہ مت کہو تو نبی ﷺ کو کون مردہ کہہ سکتا ہے کہنے والا اپنے ایمان سے محروم ہو جائے گا۔ حضور ﷺ ظاہری دنیا سے پردہ فرما کر عام انسانوں کی آنکھوں سے اوجھل ہو گئے۔ خواص و صالحین تو آج بھی حضور ﷺ کو عالم بیداری میں دیکھتے ہیں امام جلال الدین سیوطی (۸۴۹۔۹۱۱ھ) جیسے اہل اللہ بھی تھے جنہوں نے زندگی میں کم و بیش پچھتر (۷۵) بار عالم بیداری میں حضور ﷺ کی زیارت کی۔ (شعرانی، المیزان الکبریٰ ۱:۴۴)

س160: حضور ﷺ کے روضہ مبارک پر حاضری کا ادب کیا ہے۔ حضور ﷺ کی ولادتِ باسعادت کا جشن اس ادب کو ملحوظ رکھتے ہوئے بتائیں۔

ج: حضور ﷺ کا روضہ مبارک ایسی ادب گاہ ہے جہاں جنیدؒ و بایزیدؒ جیسی ہستیاں بھی دم بخود حاضری دیتی تھیں بلکہ وہاں وہی آداب ملحوظ رکھنا فرض ہے جو آپ ﷺ کی ظاہری حیاتِ مقدسہ میں تھے۔ یہ ہماری کوتاہ اندیشی ہے کہ ہمیں حضور ﷺ کے بارے حقیقتِ حال کا علم نہیں۔ سچ تو یہ ہے کہ ہم خود چلتی پھرتی لاشیں ہیں جب کہ مردانِ حق وفات پا کر بھی زندہ ہیں تو حضور ﷺ نہ صرف زندہ ہیں بلکہ ہمارا سلام سن کر اس کا جواب بھی مرحمت فرماتے ہیں۔ (ابوداؤد، السنن، احمد بن حنبل، المسند، طبرانی و دیگر کتب احادیث) مگر ہم جواب سننے سے قاصر ہیں کیونکہ ہر کان سزاوارِ سماعت ہے نہ ہر آنکھ قابل

Marfat.com

دیدار۔ لہٰذا جشن میلاد النبی ﷺ امتِ مسلمہ پر خوشی و مسرت کا اظہار لازم ہے اظہارِ غم و افسوس کا کوئی محل نہیں۔

س161: جشن عید میلاد النبی ﷺ میں ہم کیا کرتے ہیں اور کیا جو کرتے ہیں وہ شریعت کے خلاف تو نہیں ہوتا؟

ج: جشن عید میلاد النبی ﷺ کے موقع پر غریبوں مسکینوں اور لوگوں کو کھانا کھلایا جاتا ہے جس کی قرآن و حدیث نہ صرف اجازت دیتا ہے بلکہ کھانا کھلانے کی مکمل ترغیب فرماتا ہے۔ (۲) چراغاں کیا جاتا ہے جو کہ خوشی کے مواقع پر کرنا جائز ہے بلکہ خدا نے خود حضور ﷺ کی ولادت باسعادت پر ایسی چراغاں کیں کہ شام کے محلات تک روشن ہو گئے۔ (۳) نعتِ رسول اللہ ﷺ کے ذریعہ سے دِلوں میں محبت رسول ﷺ اور عشقِ مصطفیٰ ﷺ کا چراغ روشن کیا جاتا ہے جو کہ ایمان کی اصل ہے۔ (۴) درود و سلام پڑھا جاتا ہے جو کہ خود خدا نے پڑھنے کا حکم فرمایا اور جو خدا اور ملائکہ کی سنت بھی ہے۔ (۵) جلوس میلاد کا اہتمام کیا جاتا ہے جو کہ اسلام کی طاقت کا اظہار ہے۔ (۶) ایک دوسرے سے گلے مل کر مبارک دی جاتی ہے جو کہ آپس میں اخوت اور بھائی چارے کی علامت ہے اور آپس میں محبت کا ذریعہ ہے۔ (۷) اللہ تعالیٰ کی نعمتوں، برکتوں اور رحمتوں کا ذکر کیا جاتا ہے جس کا خدا نے حکم فرمایا ہے۔ (۸) حفاظت ایمان کا ذریعہ ہے۔ تو یہ سارے کام بالکل جائز حق ہیں بلکہ ان کا اجر و ثواب خدا کے ہاں سے بہت ملتا ہے۔

س162: کیا جشن ولادتِ مصطفیٰ ﷺ منانا بدعت ہے۔

ج: ہرگز نہیں کیونکہ قرآن مجید و احادیث میں جشن میلاد کی اصل موجود ہے جس طرح حلال کھانا کی موجودہ دور کی شکل پہلے زمانہ سے مختلف مساجد کی تعمیرات کا پختہ کرنا وغیرہ اسی طرح موجودہ دور کے تقاضے کے مطابق جشن ولادت کا منانا بالکل اس کی اصل قرآن و حدیث میں موجود ہے۔ اور جمہور امت کبھی گمراہی پر جمع بھی نہیں ہوسکتی۔ جب کہ بدعت کی بھی کئی اقسام ہیں جن میں اچھی اور بُری

Marfat.com

دونوں شامل ہیں۔

س163: جو لوگ خوانخواہ جشن ولادت باسعادت پر بحث و مباحثہ کرتے ہیں کہ جائز نہیں اصل میں وہ کس ذھنیت کے لوگ ہیں کیا وہ باقی معاملات میں بھی قرآن و حدیث سے ثبوت مانگتے ہیں؟

ج: میلاد النبی ﷺ جیسی نعمت عظمی پر شکرانے کے ثبوت طلب کرنے والے نادان اور کم نصیب لوگ ہیں حسد، بغض اور بے ادب لوگ ہیں جنہوں نے یہ کبھی نہیں سوچا ہوگا کہ زندگی میں ہزارہا دنیاوی خوشیاں مناتے وقت کبھی قرآن و حدیث کی طرف نگاہ اٹھا کر دیکھا کہ اس کا ذکر اس میں ہے کہ نہیں کیا ایسا نہیں ہوتا کہ (۱) مدت بعد اولاد کی پیدائش پر مٹھائیاں بانٹنا اور دعوتیں کرنا۔ اس وقت حضور ﷺ اور صحابہ رضی اللہ عنہم نے بیٹوں کی پیدائش پر مٹھائی بانٹی تھی (۲) ہر سال بچوں کی سالگرہ پر ہزاروں روپے کی ضیافتوں پر قرآن و حدیث سے ثبوت فراہم کیا گیا؟ (۳) شادی کے موقع پر اشتہار، دعوتی کارڈ، رسم و رواج اور تبادلہ تحائف ان مواقع پر قرآن و حدیث سے دلیل طلب کی گئی؟ (۴) ۲۳ مارچ قائداعظم ڈے، اقبال ڈے، آزادی کا دن، اپنے اکابرین کے یوم وصال وغیرہ ان تمام کا ثبوت کبھی قرآن و حدیث سے پوچھا گیا جہاں کروڑوں روپے لگائے جاتے ہیں دراصل بات عشق مصطفیٰ ﷺ سے دوری ہے اور بغض و عناد رسول ﷺ ہے۔ (خدا ہمارے حال پر رحم فرمائے)

س164: قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ نے سورۃ یونس کی آیت نمبر 58 میں حکم فرمایا قل بفضل اللہ و برحمۃ فبذلک فلیفرحوا ط یعنی حضور ﷺ کی خوشیاں منانے کا حکم ہے تو اس آیت کریمہ میں خدا تعالیٰ نے کتنی تاکیدات کے ساتھ خوشیاں منانے کا حکم صادر فرمایا۔

ج: شیخ الاسلام پروفیسر ڈاکٹر محمد طاہر القادری صاحب نے اس آیت کریمہ کے حوالے سے دس تاکیدات کے ساتھ حضور ﷺ کی آمد پر خوشیاں منانے کا ذکر

Marfat.com

کیا۔ اتنی ساری اور مزید تاکیدات کے ساتھ حکم کی نافرمانی اب کوئی بدبخت ہی کرسکتا ہے۔

س165: حضور شیخ الاسلام نے خدا کی طرف سے اس حکم پر عمل کرنے کے لئے کہ حضورؐ کی آمد پر خوشیاں مناؤ جن دس تاکیدات کا ذکر کیا بیان کریں۔

ج: خدا کے حکم کی دس تاکیدات یہ ہیں۔

۱۔ قل: قل کہہ کر بات شروع کرنا تاکید کی ایک قسم ہے۔ جس کا مطلب ہے کہ ہمہ تن گوش ہو جاؤ۔

۲۔ بِفَضْلِ اللّٰه: ''اللہ کے فضل کی وجہ سے'' سوال پیدا ہوتا ہے کہ اللہ کے فضل کی وجہ سے کیا ہے؟ یہ استفہام پیدا کرنا بھی طریقہ تاکید ہے، گویا ابھی اصل بات کو چھپایا جا رہا ہے۔

۳۔ وَ بِرَحْمَتِهٖ: ''اللہ کی رحمت کی وجہ سے'' یہاں پھر استفہام پیدا کر دیا کہ رحمت کی وجہ سے کیا؟

۴۔ فضل اور رحمت کا اجتماع: فضل کے بعد رحمت کا ذکر کرنا بھی تاکید ہے۔

۵۔ فَبِذٰلِكَ میں فا کی حکمت: فا عربی قواعد میں تاکید کے لیے آتی ہے۔

۶۔ بِذٰلِكَ: فضل اور رحمت کے بعد اشارہ بعید لانا بھی تاکید ہے۔

۷۔ فَلْيَفْرَحُوْا: لیفرحوا پر پھر فا کا اضافہ کیا گیا جس سے تاکید پیدا ہو رہی ہے۔

۸۔ فَلْيَفْرَحُوْا: یفرحوا پر ل بھی تاکید کے لئے ہے۔

۹۔ هُوَ خَيْرٌ: ھو تاکید کے لیے ہے۔

۱۰۔ مِمَّا يَجْمَعُوْنَ: یہ بھی تاکیدی کلام ہے۔

س166: تاکیدوں سے کلام میں جو اثر پڑتا ہے کسی مثال سے سمجھائیں۔

ج: مثلاً اگر کوئی باپ اپنے بیٹے کو کوئی کام کرنے کا حکم دیتے ہوئے کہے ''فلاں کام کیا کرو۔'' تو سمجھدار اولاد کے لئے یہ بھی کافی ہے مگر جب باپ اس حکم کے ساتھ یہ بھی کہے ''بیٹا میں تمہیں بتا رہا ہوں کہ فلاں کام کرو۔ اب بیٹے کے کان

Marfat.com

زیادہ کھڑے ہو جائیں گے کیوں کہ تاکید بڑھ گئی۔ اب اگر باپ زیادہ سخت حکم دیتے ہوئے کہے "بیٹا سن لو میں تمہیں بطور خاص کہہ رہا ہوں کہ فلاں کام ضرور بالضرور کرو۔" اب باپ کے حکم میں چار تاکیدیں آ گئیں تو کیا حکم عدولی کی کوئی گنجائش رہ جاتی ہے یہ مثال تو صرف سمجھانے کے لئے تھی۔ وگرنہ باپ کا حکم کہاں رب ذوالجلال کا حکم کہاں چہ نسبت خاک را با عالم پاک کے مصداق وہ رب تو اپنے پیارے رسول ﷺ کی زبان حقیقت بیان سے ہی کہلوا رہا ہے۔ محبوب! آپ میری طرف سے لوگوں کو حکم فرما دیں کہ ان پر جو اللہ کا فضل اور رحمت اپنے درجہ کمال کو پہنچ کر نبی آخر الزمان کے وجود اقدس کی صورت میں انہیں نصیب ہوئی ہے اس کے شکرانے پر خوشیاں مناؤ اور یہ بات تاکیدات کے ساتھ کہہ رہا ہوں اور خوشی کی کوئی حد بھی مقرر نہیں کر رہا جتنی ہو سکے خوشیاں مناؤ اس پر جو اخراجات آئیں گے پرواہ نہ کرو کیونکہ جو تم جمع کر کے کسی اور کام یا خوشی کے موقع کے لیے رکھ رہے ہو اس سے کہیں بہتر ہے کہ حضور ﷺ کی آمد کی خوشی مناؤ۔

س167: وہ کیا سبب ہے جس کی بنا پر اللہ رب العزت نے حکم فرمایا اس فضل و رحمت کے میسر آنے پر خوشی و مسرت مناؤ۔

ج: قرآن حکیم نے اس پس منظر کو متعدد آیات میں بیان فرمایا یعنی خدا مسلمانوں سے مخاطب ہو کر فرما رہا ہے کہ اگر تم پر میرے حبیب ﷺ کی تشریف آوری کی صورت میں میرا فضل اور رحمت نہ ہوتی تو تم میں سے اکثر لوگ گمراہ ہو جاتے اور شیطان کے پیروکار بن کر تباہ ہو جاتے جب کہ حضور ﷺ لوگوں کو بدامنی، گمراہی، کفر و شرک اور بے راہ روی کی تاریکیوں سے نکال کر خدا کے عطا کردہ نظام مصطفوی ﷺ کی طرف لائے اور ہدایت الٰہی کے نور سے منور فرما دیا۔ تو اتنی بڑی نعمت کے حصول کے شکرانے کے لئے خوشیاں مناؤ۔ وَمَا عَلَينَا اِلا البلاغ المبين.

Marfat.com

باب نمبر 3:

فصل معراج النبی ﷺ

س 1: شب معراج یعنی معراج النبی ﷺ کیا ہے؟

ج: جس رات حضور ﷺ کو اللہ تعالیٰ نے آسمانوں کی سیر کرائی اور اپنے قرب کی وادیوں میں رکھ کر راز و نیاز کی باتیں کیں۔ انوار و تجلیات الٰہیہ میں غوطہ زن رہے اور جنت و دوزخ کا جائزہ لیا، جس شب کو یہ تمام معارج طے ہوئے اس رات کو شب معراج کہتے ہیں اور حضور ﷺ کے اس مقام کو معرج النبی ﷺ کہتے ہیں۔

س 2: اس شب خدا نے حضور ﷺ کو آپ ﷺ کی امت کے لئے کیا تحفہ عطا فرمایا؟

ج: شب معراج کو خدا نے ہمارے لئے روزوں اور نمازوں کا تحفہ عطا کیا تا کہ نماز اور روزہ کے زینے سے امت بھی خدا کا قرب حاصل کر سکے فرمایا الصلوٰۃ معراج المومنین۔ (الحدیث)

س 3: شب معراج یعنی معراج النبی ﷺ کا ذکر قرآن پاک میں کہاں ہے؟ حوالہ دیں۔

ج: معراج النبی ﷺ کا ذکر خدا نے قرآن کی دو سورتوں میں واضح اور اعلانیہ فرمایا۔

۱۔ سورۃ بنی اسرائیل، پارہ نمبر ۱۵ سبحان الّذی اَسرٰی بِعَبْدِہٖ

۲۔ سورۃ النجم (۵۳) کی ابتدائی آیات والنجم اذا ھوی ....

Marfat.com

(تقریباً ۱۸ آیات قرآنی)

س 4: جس سال واقعہ معراج النبی ﷺ ہوا اس سال کو کون سا سال کہتے ہیں اور کیوں؟

ج: جس سال حضور ﷺ کو خدا نے آسمانی دنیا کی سیر کروائی اس سال کو عام الحزن یعنی غم کا سال کہتے ہیں۔ اس سال کو غم کا سال اس لئے کہتے ہیں کیونکہ آقا نامدار تاجدار کائنات ﷺ کے محبوب چچا ابو طالب اور آپ ﷺ کی جانثار و وفادار زوجہ محترمہ ام المومنین حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کا وصال مبارک اسی سال ہوا اور یہ دونوں شخصیات حضور ﷺ کی تبلیغ دین میں معاونت اور مشکلات وغم میں دلجوئی کرتیں اور کفار مکہ کو ان کی کچھ شرم وحیاء تھی جس کی وجہ سے کفارِ مکہ بہت ہی زیادہ ظلم و بربریت سے باز رہتے۔ جب ان دونوں شخصیات کا وصال ہو گیا تو آپ ﷺ نے طائف کی وادی کا سفر کیا تاکہ لوگوں کو خدا کی طرف بلایا جائے مگر وہاں کے ظالم لوگوں نے سخت زخمی کر دیا اس حالت میں خدا نے خود حضور ﷺ کی نہ صرف دلجوئی فرمائی بلکہ مقام مصطفےٰ ﷺ کی معرفت کا اعلان قاب قوسین او ادنیٰ کہہ کر فرمایا اور دنیا کو بتا دیا کہ خدا اور رسول کے درمیان عبد اور معبود کے علاوہ کوئی فرق نہیں۔

س 5: معراج کی رات جس سواری پر آقا نامدار والی دو جہاں سرکار دو عالم ﷺ کو سوار کرایا گیا اس کا نام معہ معنیٰ بتاؤ۔

ج: سرکار دو عالم حضرت محمد ﷺ کو معراج کی رات براق (جنتی سواری) پر سوار کرایا گیا۔ براق کا واحد برق ہے برق بجلی کو کہتے ہیں اس کا معنی یہ ہوا جس طرح بجلی تیز تر ار سفر کرتی ہے اس سے بھی کہیں بڑھ کر سفر کرنے والی سواری جس کا ایک قدم سے دوسرا قدم تا حد نگاہ سے بھی بڑا ہوتا ہے۔

س 6: کیا معراج النبی ﷺ روح اور جسم دونوں سے ہوئی یا اکیلی روح کو مختصراً بیان کریں۔

Marfat.com

ج: حضور سرورِ کائنات ﷺ کو معراج روح مبارک اور جسم مبارک دونوں سے ہوئی کیونکہ خدا خود اعلان فرما رہا ہے، پاک ہے وہ ذات جو اپنے (محبوب و مقرب) بندے (محمد ﷺ) کو رات کے تھوڑے سے عرصہ میں مسجد حرام سے مسجد اقصیٰ تک لے گئی تو جب خدا ہر عیب اور نقص و کمزوری سے پاک کا اعلان بھی فرما کر پھر اپنے بندے کا ذکر فرما رہا ہے جبکہ بندہ اکیلی روح کو نہیں کہتے ہیں اور خدا نے اعلان فرمایا کہ میں خود لے کر گیا اب کون اعتراض کرنے کی جرأت کر سکتا ہے اعتراض کرنے سے کفر واجب ہو جائے گا۔ چونکہ خدا کے فرمان کے خلاف ہوگا۔ ویسے بھی خواب یا اکیلی روح کو تو کئی مرتبہ معراج ہوا مگر اتنے شد و مد سے ان واقعات کا بیان نہ ہوا چونکہ یہ انوکھا واقعہ تھا اور اسی لئے تو کفار مکہ بھی اس پر سوال و جواب کرنے لگے جبکہ خواب میں کسی کو کیا اعتراض ہو سکتا تھا۔

س 7: شب معراج اسلامی کیلنڈر کے مطابق کب ہوئی؟

ج: شب معراج رجب المرجب (اسلامی سال کا ساتواں مہینہ) کی ۲۶ اور ۲۷ تاریخ کی درمیانی رات عام الحزن (غم کا سال) میں اس وقت آپ ﷺ مکہ مکرمہ کے قریبی مقام پر آرام فرما رہے تھے کہ جبرائیل امین علیہ السلام خدا کا پیغام دعوت لے کر حاضر در رسول ﷺ ہوئے۔

س 8: اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب رسول ﷺ کو شب معراج کے سفر میں آنے جانے پر کس قسم کے لقب سے نواز کر قسم کھائی۔

ج: خدائے قدوس فرماتا ہے۔ والنجم اذا ھوی، قسم ہے روشن ستارے (محمد ﷺ) کی جب وہ (چشم زدن میں شب معراج میں اوپر جا کر) نیچے اترے۔ (۵۳:۱) یعنی خدا نے حضور سرور کونین ﷺ کو چمکتے ستارے کا لقب عطا فرمایا۔

س 9: والنجم یعنی چمکتے ستارے سے حضور ﷺ کو تشبیہ دی گئی اس کا کوئی حوالہ دیں۔

Marfat.com

ج: حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں النجم انہ محمد، نجم سے مراد محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں۔ (روح المعانی ۲۷:۴۵)، (تفسیر المظہری ۹:۱۰۳)

س10: نجم کا کوئی دوسرا معنی بھی بتاؤ۔

ج: نجم کا ایک معنی ''اصل'' بھی ہے۔ امام راغب اصفہانی نجم کی شرح میں رقم طراز ہیں ''خدا کی ذات بابرکات نے کنائے اور اشارے کے پیرائے میں حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زخشندہ تابندہ ذات کی قسم کھائی اور فرمایا۔
قسم ہے اے محبوب کہ تو اصل ہے۔ (المفردات: ۴۸۳)

س11: نجم کے معنی ہے اصل، اس معنی کی روشنی میں بتائیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کس کی اصل ہیں کیا کوئی اصل مختص کی گئی ہے کہ نہیں۔

ج: خدا نے مطلقاً فرمایا محدود نہ کیا بلکہ ذات سرکار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جن وانس شمس وقمر، شجر و حجر، برگ وثمر، نباتات و جمادات، حور وغلمان، غرض کائناتِ ہست وبود کا وجود و ظہور سب کچھ تاجدار کائنات حضور رحمت عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات مقدسہ کے توسل اور تصدق ہی سے قائم ہے۔ کائنات میں سب کچھ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قدموں کی خیرات ہے۔ یہاں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو مقصود کائنات ٹھہرایا جا رہا ہے۔ اصل کے مقابلے میں ہر شے، فرع ہوتی ہے اللہ رب العزت نے فرمایا قسم ہے محبوب تیری کہ تو اصل ہے اس کائنات رنگ و بو کا مرکز ومنبع ہے۔

س12: حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کائنات کی اصل ہے کے حوالے سے کوئی ایک حدیث مبارکہ بیان کریں۔

ج: ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے ''سب سے پہلے اللہ تعالیٰ نے میرے نور کو پیدا فرمایا پھر میرے نور سے ہر چیز کو بنایا۔ (تفسیر روح البیان، ۲:۳۷۰)
اسی طرح حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے ایک طویل حدیث پاک (المواہب الدنیہ ۱:۹) (السیرۃ الحلبیہ ۱:۵۰)، (زرقانی علی المواہب ۱:۴۶) میں فرمایا اے جابر رضی اللہ عنہ بے شک

Marfat.com

اللہ تعالیٰ نے تمام مخلوقات سے پہلے تیرے نبی ﷺ کا نور اپنے نور سے پیدا فرمایا۔ پھر وہ نور مشتِ ایزدی کے مطابق جہاں چاہتا سیر کرتا رہا۔ اس وقت لوح تھی نہ قلم، جنت تھی نہ دوزخ، فرشتے تھے نہ آسمان، نہ زمین، سورج تھا نہ چاند، جن تھے نہ انسان۔ جب اللہ تعالیٰ نے ارادہ فرمایا کہ مخلوقات کو پیدا کرے تو اس نور کو چار حصوں میں تقسیم کر دیا۔ پہلے حصے سے قلم بنایا، دوسرے سے لوح، تیسرے سے عرش اور چوتھے کو پھر چار حصوں میں تقسیم کیا۔ پہلے حصہ سے عرش اٹھانے والے فرشتے بنائے، دوسرے سے کرسی اور تیسرے سے باقی فرشتے بنائے۔ پھر چوتھے حصے کو مزید چار حصوں میں تقسیم کر دیا۔ پہلے سے آسمان بنائے۔ دوسرے سے زمین اور تیسرے سے جنت و دوزخ (لہٰذا حضور ﷺ کی ذاتِ بابرکات کائنات کی اصل ہیں)

س13: حضور سرور کائنات ﷺ کو سورۃ النجم میں نجم کے لقب سے نوازا گیا کیا کسی اور جگہ بھی خدا نے النجم کے الفاظ/لقب سے پکارا، حوالہ دیں۔

ج: سورۃ النجم کے علاوہ الطارق میں بھی حضور ﷺ کو خدا نے نجم کہہ کر پکارا۔

وَالسَّمَآءِ وَالطَّارِقِ وَمَا اَدْرٰكَ مَا الطَّارِقُ ○ النَّجْمُ الثَّاقِبُ ○

ترجمہ: قسم ہے آسمان کی اور اس چیز کی جو رات کو نمودار ہونے والی ہے اور آپ کو کیا معلوم یہ رات کو آنے والی کیا چیز ہے۔ ایک چمکتا ہوا ستارہ ہے۔

س14: سورۃ الطارق میں النجم الثاقب کا لقب حضور ﷺ کے لئے خدا نے ارشاد فرمایا، کوئی تفسیری حوالہ دیں۔

ج: قاضی ثناء اللہ پانی پتیؒ کی الشفاء ۱:۲۳، ملاحظہ فرمائیں۔

س15: آقا دو جہاں ﷺ شب معراج جب آسمانوں کی سیر و خدا کی انوار و تجلیات میں رہ کر آسمانوں سے واپس آئے تو دنیا کا کتنا عرصہ بیت چکا تھا۔

ج: بالکل مختصر عرصہ جس کا اندازہ اس سے لگایا جا سکتا ہے کہ جس پانی سے آپ

Marfat.com

ﷺ وضو فرما کر گئے تھے وہ واپسی تک بہہ رہا تھا اور آپ ﷺ کا بستر مبارک بھی گرم تھا۔

س 16: اتنے قلیل وقت میں اتنا لمبا سفر اور سیر و تفریح، جنت و دوزخ کی سیر اور خدا سے ملاقات (میں نہ جانے کتنا وقت) کیا یہ ممکن ہے؟

ج: (اس کا جواب درج ذیل میں جہتوں سے ہے)

(۱) شب معراج حضور ﷺ کے معجزات میں ایک اہم اور بہت بڑا معجزہ ہے اور معجزہ کا معنی ہی وہ چیز یا کام یا واقعہ جس کا عقل ادراک نہ کر سکے۔ جس سے عقل عاری رہے یا عاجز آ جائے۔ معجزہ کا ماننا ایمان اور انکار کفر ہے۔

(۲) حضور سرور کائنات ﷺ دو جہانوں کی جان ہیں پس جب اس جہان کی جان جہان سے رخصت ہوئی تو یہ جہان جہاں تھا وہی رک گیا ہر چیز اپنی اپنی جگہ جامد ہو گئی سکتہ کی حالت ہو گئی اور جہاں تھی وہی ٹھہر گئی اور جب آپ ﷺ دوبارہ واپس ہوئے تو اس جہان کی جان میں جان آ گئی اور جہاں دنیا ٹھہری تھی وہی سے نظام پھر چالو ہو گیا اور تمام چیزیں حرکت میں آ گئی، گردش زمان و مکان پھر شروع ہو گئی۔ اب اصل عرصہ کتنا تھا چونکہ ہر چیز تو جامد ہو گئی اس لئے اصل وقت کا اندازہ دنیا کے وقت سے لگانا ممکن نہ رہا چونکہ پانی وضو کا ابھی بہہ رہا تھا ظاہر ہے وہ بھی وہی رک گیا اور جب آپ ﷺ واپس آئے تو جہاں سے رکا تھا چل پڑا ہو گا اور اسی طرح آپ ﷺ کا بستر مبارک گرم تھا۔

(۳) واقعہ معراج میں طئے زمانی اور طئے مکانی کی صلاحیت بھی ادا ہوئی جو کہ خدا نہ صرف انبیاء و مرسلین کو عطا فرمائی ہے بلکہ نیک بندوں کو بھی عطا فرماتا ہے۔ جیسے سورۃ النمل میں حضرت سلیمان علیہ السلام کے ایک ساتھی کا ملکہ بلقیس کا تخت پلک جھپکنے میں لے آنا، سورۃ الکھف میں خدا کے اولیاء سینکڑوں سال کی نیند سے بیدار ہو کر اتنے بڑے عرصہ کو ایک دن یا دن کا کچھ حصہ کہہ رہے تھے۔

Marfat.com

س17: طئے زمانی کی تعریف کریں اور قرآن سے طئے زمانی کا کوئی ایک حوالہ دیں۔

ج: ''صدیوں پر محیط وقت کے چند لمحوں میں سمٹ آنے کو اصطلاحاً طئے زمانی کہتے ہیں'' جیسے قرآن پاک میں سورۃ کہف میں اصحاب کہف پر ۳۰۹ سال کا عرصہ ایک دن یا دن کا کچھ حصہ محسوس ہوا۔ (الکھف:۱۸:۱۹)

س18: طئے مکانی کی تعریف کریں اور قرآن سے طئے مکانی کی تصدیق کے لئے کوئی حوالہ دیں۔

ج: ''لاکھوں کروڑوں کلومیٹرز کی وسعتوں میں بکھری مسافتوں کے ایک جنبشِ قدم میں سمٹ آنے کو اصطلاحاً طئے مکانی کہتے ہیں۔''

جیسے ملکہ سبا بلقیس کا تخت دربار سلیمان ن علیہ السلام سے تقریبا ۹۰۰ میل کے فاصلے پر پڑا ہوا تھا۔ جسے آپ علیہ السلام کے ایک صحابی آصف بن برخیا جس کے پاس کتاب اللہ کا علم تھا پلک جھپکنے تک حضرت سلیمان علیہ السلام کے سامنے لاکر پیش کر دیا ملاحظہ کریں۔ (سورۃ النمل ۲۸:۴۰)

س19: شب معراج حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کمالات کا اظہار طئے مکانی تھا یا کہ طئے زمانی وضاحت کریں۔

ج: اللہ تعالیٰ قادرِ مطلق اپنے برگزیدہ انبیائے کرام اور اولیائے عظام میں سے کسی کو معجزہ اور کرامت کے طور پر طئے زمانی اور کسی کو طئے مکانی کے کمالات عطا کرتا ہے لیکن حضور رحمت دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا سفر معراج معجزات طئے زمانی اور طئے مکانی دونوں کی جامعیت واکملیت کا مظہر ہے۔ ان معجزات کا صدور نصِ قرآن وحدیث سے ثابت ہے جن کی صحت میں کسی صاحب ایمان کے لئے انحراف کی گنجائش نہیں۔

س20: قیامت کا دن طئے زمانی کی ایک صورت میں بپا ہوگا وضاحت کریں۔

ج: قیامت کا دن بھی طئے زمانی ہی کی ایک صورت میں برپا ہوگا جس میں پچاس ہزار سال کا دن اللہ کے نیک بندوں پر عصر کی چار رکعتوں کی ادائیگی جتنے وقت

Marfat.com

میں گذر جائے گا جبکہ دیگر لوگوں پر وہ طویل دن نا قابل بیان کرب و اذیت کا حامل ہوگا۔

مہینے وصل کے گھڑیوں کی صورت اڑتے جاتے ہیں
مگر گھڑیاں جدائی کی گزرتی ہیں مہینوں میں

س 21: سفر معراج حضور ﷺ کو عالم بیداری میں طے ہوا وضاحت کریں۔

ج: آج کے سائنسی وتحقیقاتی و کائناتی انکشافات کے اس دور میں بھی اگر کوئی شخص یہ دعویٰ کرے کہ میں نے خواب میں زمینوں اور آسمانوں کی سیر کی اور جب میں واپس آیا تو میرا بستر گرم تھا تو اسے من وعن تسلیم کیا جا سکتا ہے کیونکہ خواب میں ایسا ممکن ہے۔ اگر حضور سرور کائنات ﷺ بھی یہ دعویٰ خواب کے حوالے سے کرتے تو ابولہب اور ابوجہل کو اس کی حقانیت سے انکار بالکل نہ ہوتا۔ یہ حقیقت ہے کہ یہ دعویٰ عالم بیداری میں کیا گیا اس لیے عقل عیارا سے تسلیم کرنے پر تیار نہ ہوئی۔

س 22: سفر معراج النبی ﷺ اہل ایمان کے لئے ان کے ایمان کی آزمائش ہے قرآنی دلیل سے وضاحت کریں۔

ج: سفر معراج النبی ﷺ چونکہ جاگتے میں سب کچھ ہوا اور یہ سب کچھ ہونا چونکہ انسانی فہم وادراک سے بالاتر تھا لہٰذا اس معجزہ کو اہل ایمان کے لئے ایمان کی آزمائش قرار دیا گیا چنانچہ قرآن مجید میں ارشاد فرمایا:

وَمَا جَعَلْنَا الرُّءْيَا الَّتِيْٓ اَرَيْنٰكَ اِلَّا فِتْنَةً لِّلنَّاسِ

اور ہم نے تو (شب معراج کے) اس نظارہ کو جو ہم نے آپ ﷺ کو دکھایا لوگوں کے لئے صرف ایک آزمائش بنایا ہے۔ (ایمان والے مان گئے اور ظاہر بین الجھ گئے) (بنی اسرائیل ۱۷: ۶۰)

س 23: اللہ تعالیٰ ایک مسلمان کو مختلف مشکلات سے گزار کر آزماتا ہے مگر ایمان لانے

Marfat.com

والے کے ایمان کی آزمائش کے زیادہ طریقے کون کون سے اپنائے ، قرآنی حوالہ دیں۔

ج: اللہ تبارک وتعالیٰ ایک مسلمان کو مختلف تکالیف و پریشانی سے گزارتا ہے اور صبر، شکر واستقامت کا امتحان لیتا ہے اور کبھی درجات کو بلند کرنے کے مقصد پر بھی آزمائش کرتا ہے مگر ایماندار کے ایمان کی آزمائشی ذات مصطفےٰ ﷺ کے حوالے سے کرتا ہے جس طرح سورۃ البقرہ کی آیت نمبر ۱۴۴ میں فرمایا: ترجمہ: ''بے شک قبلہ کا بدلنا بڑی بھاری بات تھی مگران پر نہیں جنھیں اللہ نے ہدایت (ومعرفت) سے نوازا اور اللہ کی یہ شان نہیں کہ تمہارا ایمان ضائع کردے۔''

کیونکہ یہ آیت تحویل قبلہ کے حوالے سے نازل ہوئی جوکہ نماز کے دوران ہی بیت المقدس سے حضور ﷺ کا چہرہ مبارک بیت اللہ کی طرف کرلیا جانا اور تمام صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا بھی بغیر حکم سے صرف چہرہ یار کو دیکھ کر اپنے رخ بھی ادھر پھیر لینا جدھر آقا علیہ السلام نے پھرلیا فرمایا یہی ایمان کی پہچان ہے اسی طرح شب معراج بھی ایک ایماندار کے لئے آزمائش ہے جو قیامت تک کے مومنوں کے لئے ہے اور یہ معجزہ حضور ﷺ کے خصائص کبرہ میں سے ایک خاص ہے جس کا انکار کرنا ایمان وایقان کے خلاف ہے۔

س24: بعض لوگ سمجھتے ہیں کہ رویا چونکہ عام طور پر خواب کے معنی میں استعمال کیا جاتا ہے لہٰذا حضور ﷺ کو سفر معراج خواب میں عطا ہوا تو اس رویا کی حقیقت میں معنی بتاؤ۔

ج: (درحقیقت یہ مفہوم غلط لیا جاتا ہے) عربی زبان میں رویا رات کے وقت کھلی آنکھوں سے دیکھنے کو بھی کہتے ہیں۔ جیسے کہ روایت ہلال کمیٹی کا معنی وہ کمیٹی جو کہ پہلی رات کے چاند کو اپنی آنکھوں سے دیکھتی ہے نہ کہ خواب میں۔

اسی طرح فرمایا لِنُرِيَهُ مِنْ اٰيٰتِنَا (۱:۱۷ بنی اسرائیل) تاکہ ہم اس (بندہ

Marfat.com

کامل) کو اپنی نشانیاں دکھائیں۔ چونکہ یہ چیز کسی بھی شخص کے لئے عملاً ناممکن تھی لہٰذا فرمایا

سُبْحٰنَ الَّذِیْٓ اَسْرٰی بِعَبْدِہٖ لَیْلًا (بنی اسرائیل ۱:۱۷) (کہ ہر نقص، عیب اور ناممکن کے لفظ سے) پاک ہے وہ قادر مطلق جو لے گیا اپنے بندے کو رات کے وقت سیر کرانے۔

س25: حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو صدیق کے لقب سے کب نوازا گیا۔

ج: حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو صدیق کے لقب سے معراج مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تصدیق کرنے پر نوازا گیا۔

س26: معراج النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا دائمی اور ہمہ گیر معجزہ ہے وضاحت کریں۔

ج: معراج النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا دائمی، عالمگیریت اور ہمہ گیریت معجزہ ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ہر نبی علیہ السلام کو وہ معجزہ عطا فرمایا جو اس وقت کی قوم اس کام میں مہارت رکھتی تھیں تو نبی علیہ السلام اس سے بڑھ کر اس کام میں فضیلت اکملیت رکھتے مثلاً حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا دور طب میں مہارت رکھتا مگر کوڑھی اور مادرزاد اندھے کو ٹھیک نہ کر سکتے تو عیسیٰ علیہ السلام کو اس میں کمال عطا فرمایا حتیٰ کہ مُردوں کو زندہ بھی کر دیتے وغیرہ۔ اسی طرح موسیٰ کی قوم جادو میں کمال رکھتی تھی تو موسیٰ علیہ السلام کو عصا کے ذریعے ان کے جادو کا زبردست توڑ دیا گیا اور عصا اژدھا بھی بن جاتا اور اب چونکہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سر اقدس پر ختم نبوت کا تاج سجایا گیا تو قیامت تک کے لئے امت محمدی میں جتنے بھی سائنسی، تحقیقاتی ترقی ہوئی ہے اور ہونی ہے خدا نے ان سب میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کمال عطا فرمایا۔ خواہ وہ رسل ورسائل ہو یا پیغام رسانی کا طریقہ کار ہو اور خدا کو معلوم تھا کہ امت محمدی چاند پر قدم رکھے گی اور ستاروں پر کمندیں ڈالے گی لہٰذا اللہ تبارک وتعالیٰ نے اپنے محبوب نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو مکان ولامکان کی وسعتوں میں سے نکال کر اپنے

Marfat.com

قرب کی حقیقت عطا فرمائی جس کا گمان بھی عقل انسانی میں نہیں آ سکتا تھا۔ نہ قیامت تک آ سکتا ہے لہٰذا معراج النبی ﷺ حضور ﷺ کا دائمی معجزہ ہے۔

س 27: حضور ﷺ نے سفر معراج کہاں سے کہاں تک کیسے سفر کیا مختصرا بتائیں۔

ج: آقا ﷺ نے فرمایا کہ میں مکہ سے اٹھا اور براق پر سوار ہو کر بیت المقدس پہنچا وہاں سے آسمانوں اور پھر وہاں سے عرش معلیٰ تک گیا حتیٰ کہ مکان ولا مکان کی وسعتیں طے کرتا ہوا مقام قاب وقوسین تک پہنچا اور پھر حسن مطلق کا بے نقاب جلوہ کیا۔ اس سیر کے دوران انبیاء کرام سے ملاقاتیں کیں جب واپس آیا تو گھر کے دروازے کی کنڈی ہل رہی تھی اور غسل و وضو کا پانی حرکت میں تھا۔ ابولہب اور ابوجہل کی عقل آڑھے آ گئی اور انکار کر دیا جبکہ صحابہ عشق کی بازی جیت گئے۔

س 28: سفر معراج النبی ﷺ کے مراحل بیان کریں۔ یعنی کتنے مرحلے میں طے ہوا مختصرأ بتائیں۔

ج: سفر معراج النبی ﷺ تین مرحلوں میں طے ہوا (۱) سفر معراج کا پہلا مرحلہ مسجد الحرام سے مسجد اقصیٰ تک کا ہے۔ چونکہ یہ زمینی سفر ہے جو کہ دنیائے انسانی کا حصہ ہے انسانی تفہیم کے لئے آسان ہے لہٰذا تفصیل سے بیان کیا گیا ہے حتیٰ کہ سفر کے احوال و واقعات اور اس کی حقانیت پر دلائل بھی بیان کئے گئے ہیں۔

(۲) دوسرا مرحلہ مسجد اقصیٰ سے سدرۃ المنتہیٰ تک ہے یہ کرۂ ارض سے کہکشاؤں کے اس پار واقع نورانی دنیا تک سفر ہے اور چونکہ مخلوق کی حدود کے اندر تھا لہٰذا اسے بھی بیان کیا مگر مختصراً کیونکہ ذہن انسانی میں آنے والا نہ تھا۔ (۳) تیسرا مرحلہ سدرۃ المنتہیٰ سے آگے قاب قوسین اور اس سے بھی آگے او ادنیٰ تک کا ہے چونکہ یہ سفر محبت اور عظمت کا سفر تھا اور محب و محبوب کی خاص ملاقات تھی لہٰذا روداد محبت کو راز میں رکھا گیا۔

س 29: سفر معراج النبی ﷺ کے پہلے مرحلہ میں حضور ﷺ کی سواری کس نبی کی قبر

Marfat.com

مبارک سے گزری اور وہ کس حالت میں تھے؟

ج: سفر معراج کے پہلے مرحلے پر سفر جاری تھا کہ حضور رحمت دو عالم ﷺ کا گذر حضرت موسیٰ علیہ السلام کی قبر انور کے قریب سے ہوا۔ آپ ﷺ نے دیکھا کہ وہ اپنی قبر انور میں کھڑے صلوٰۃ پڑھ رہے تھے۔

س30: انبیائے مرسلین نے حضور ﷺ کی اقتداء میں نماز کہاں پڑھی؟ جبکہ براق کو کس طرح باندھا گیا؟

ج: جب حضور ﷺ کی سواری مبارک معراج کی رات بیت المقدس پہنچی تو باب محمد ﷺ استقبال کے لئے کھلا تھا جبرائیل امین نے دروازے کے قریب موجود ایک پتھر میں انگلی سے سوراخ کیا اور براق کو اس سے باندھ دیا بعدۂ تمام انبیاء و مرسلین نے بیت المقدس میں حضور ﷺ کی اقتداء میں نماز ادا کی۔

س31: سفر معراج النبی ﷺ کے دوران حضور ﷺ کی ملاقات پہلے آسمان پر کس نبی سے ہوئی اور تعارف کیا ہوا؟

ج: سفر معراج النبی ﷺ کے دوران حضور رحمت دو عالم ﷺ کی ملاقات پہلے آسمان پر حضرت آدم علیہ السلام سے ہوئی۔ انہیں بتایا گیا کہ یہ آپ کے جلیل القدر فرزند، ختم المرسلین حضرت محمد ﷺ ہیں۔ یہی کل انبیاء کے سرتاج ہیں حضور سرورِ کونین ﷺ نے دادا کہہ کر حضرت آدم علیہ السلام کو سلام کیا حضرت آدم علیہ السلام نے آپ ﷺ یعنی اپنے عظیم فرزند کو دعاؤں سے نوازا۔

س32: سفر معراج النبی ﷺ کے دوران والی کونین ﷺ کی ملاقات دوسرے تیسرے اور چوتھے آسمان پر کن کن سے ہوئی؟

ج: دوسرے آسمان پر حضور پر نور ﷺ کی ملاقات سیدنا عیسیٰ اور یحییٰ سے کرائی گئی جبکہ پہلے آسمان کی طرح بوّاب نے دروازہ کھولا، تیسرے آسمان پر حضور ﷺ کی ملاقات سیدنا یوسف علیہ السلام سے کرائی گئی، تیسرے آسمان کے مشاہداتِ نورانی کے بعد چوتھے آسمان پر تاجدار کائنات ﷺ کی ملاقات

Marfat.com

حضرت ہارون علیہ السلام سے کرائی گئی۔

س33: سفر معراج النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دوران سرور کونین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ملاقات موسیٰ علیہ السلام سے کس آسمان پر ہوئی اور کیسے ہوئی؟

ج: حضور پرنور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سفر معراج طے کرتے ہوئے جب چھٹے آسمان پر پہنچے تو سیدنا موسیٰ علیہ السلام سے ملاقات ہوئی۔ حضرت موسیٰ کی چشمان مقدس اشکبار ہو گئیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عظمت و رفعت دیکھ کر رشک کے آنسو چھلک پڑے اور بے اختیار زبان مقدس سے نکلا خدائے بزرگ و برتر کے یہ وہ برگزیدہ رسول ہیں جن کی امت کو میری امت پر شرف اور بذرگی عطا ہوئی اور میری امت کے مقابلے میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی امت کو کثرت کے ساتھ جنت میں داخل کیا گیا۔ جبکہ ساتویں آسمان پر حضرت ابراہیم علیہ السلام سے ملاقات ہوئی۔

س34: سدرۃ المنتہیٰ کونسا مقام ہے؟

ج: یہ وہ مقام عظیم ہے جہاں آ کر ملائکہ حتیٰ کہ انبیاء و رسل کی بھی پرواز ختم ہو جاتی ہے۔ مقرب فرشتوں کے بھی اس سے آگے پر جلتے ہیں گویا ملاقات کا سارا نظام اور عالم امکان کی ساری بلندیاں سدرۃ المنتہیٰ پر ختم ہو جاتی ہیں۔ سدرہ کا معنی بیری کا درخت ہے سدرۃ المنتہیٰ کا مقام عالم مکان نورانی کی آخری حد ہے اور لا مکان کا ابتدائی کنارہ ہے۔

س35: سفر معراج النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دوران ملائکہ نے جب خدا سے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت کی خواہش کی، حالات مختصراً بیان کریں۔

ج: اس مقام پر تفسیر نیشا پوری اور تفسیر در منشور میں ایک حدیث نقل کی گئی ہے فرشتوں نے دعا مانگی اے رب کائینات جس محبوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خاطر تو نے یہ کائینات تخلیق فرمائی جس پر تو اپنی زبان قدرت سے ہمہ وقت درود پڑھتا ہے اور ہم بھی تیرے حکم کی تعمیل میں اس ہستی پر درود و سلام کا نذرانہ بھیجتے ہیں آج

Marfat.com

وہی مہمان ذی وقار تشریف لا رہے ہیں اے باری تعالیٰ ہمیں اپنے اس رسول محتشم ﷺ کا بے نقاب جلوہ عطا فرما۔ خدا نے ملائکہ کی دعا قبول فرمائی اور فرمایا کہ ساری کائینات سے سمٹ کر سدرۃ المنتہیٰ پر بیٹھ جاؤ۔ فرشتوں کی اتنی کثرت ہوئی کہ وہ درخت ان کے نور کے سائے میں آ گیا۔

س 36: معراج النبی ﷺ کے سفر میں سدرۃ المنتہیٰ پر تمام فرشتے حضور ﷺ کی زیارت کے لئے جمع ہو گئے اس کا قرآن میں کس جگہ تذکرہ فرمایا۔

ج: سدرۃ المنتہیٰ پر فرشتوں کی اتنی کثرت ہوئی کہ (بیری کا درخت) سدرۃ المنتہیٰ چھپ گیا جس کا ذکر خدا نے یوں فرمایا۔ اذ یغشی السدرۃ ما یغشی (النجم ۵۳:۱۶) "جب سائے میں لے کر چھپا لیا سدرہ کو جس نے چھپا لیا (یعنی ملائکہ کی کثرت نے)

س 37: سدرۃ المنتہیٰ پر حضرت جبرائیل علیہ السلام کو جب حضور ﷺ نے فرمایا، آگے چلو تو جبرائیل علیہ السلام نے کیا عرض کیا؟

ج: اس مقام پر جبرائیل امین رک گئے تو حضور ﷺ نے فرمایا چلو تو عرض کی لو دنوت اَنمُلَۃً لا حترقت (الیواقیت والجواہر ۳:۳۴) اگر میں ایک چیونٹی برابر بھی آگے بڑھا تو (تجلیات الٰہی کے پرتو سے) جل جاؤں گا۔

س 38: سدرۃ المنتہیٰ پر جبرائیل امین اور براق یہی رہ گئے تو اگلی منزل کی طرف حضور پر نور ﷺ کیسے روانہ ہوئے؟

ج: حضور پر نور ﷺ نے سدرہ المنتہیٰ سے آگے کی منزل تن تنہا خالق کائنات کے اذن سے روانہ ہوئے۔ اللہ رب العزت نے اپنے مہمان عرش کی سواری کے لئے ایک سبز رنگ کا ملکوتی اور نورانی تخت بھیج دیا۔ اس تخت کا نام "رفرف" تھا۔ اور حضور رحمت عالم ﷺ کو عرش معلی تک پہنچایا گیا۔

س 39: کیا "رفرف" کے ذریعے ہی حضور ﷺ نے رویت باری تعالیٰ کا نظارہ فرمایا؟

ج: عالم لامکان میں ایک ایسا مقام آیا جہاں رفرف بھی ٹھہر گیا۔ جب رفرف بھی ٹھہر

Marfat.com

گیا تو حضور ﷺ کو ایک بقعہ نور کے اندر داخل کرایا گیا۔ حضور ﷺ فرماتے ہیں کہ اس نئے ماحول میں جہاں ہر طرف اللہ کی تجلیات اور جلوہ ہائے صفات موجزن تھے میں نے کچھ اجنبیت سی محسوس کی اور ایسا ہونا بتقاضائے شان بشریت تھا جو اگرچہ مغلوب تھا لیکن آنحضرت ﷺ کی شخصیت کا حصہ تھا۔

س40: جب آقا نامدار حضرت محمد ﷺ معراج کے دوران بقعہ نور میں داخل ہو کر اجنبیت و تنہائی محسوس کی تو کیا واقعہ پیش آیا؟

ج: امام شعرانیؒ ''الطبقات الکبریٰ'' میں یوں رقمطراز ہیں۔

''آپ ﷺ نے فرمایا اس تنہائی کے ماحول میں اجنبیت کا احساس ہوا ہی تھا کہ میرے کانوں میں دلنواز، میٹھی اور سریلی پیار بھری آواز آئی۔ کوئی نرم اور شفقت آمیز لہجے میں کہہ رہا تھا''

قف یا محمد ان ربك یصلی (الیواقیت والجواہر۲:۳۵)

اے محمد ﷺ! ٹھہر جا تیرا رب تجھ پر صلوٰۃ پڑھ رہا ہے۔

حضور ﷺ فرماتے ہیں کہ مجھے خدا تعالیٰ کے صلوٰۃ پڑھنے پر قدرے تعجب ہوا لیکن دوسری بار پھر یہی شیریں آواز کانوں میں رس گھولتی ہوئی آئی تو وحشت اور پریشانی کا اثر زائل ہو گیا اور اس کی جگہ سکون و اطمینان نے لے لی۔

س41: صلوٰۃ کا معنی کیا ہے جبکہ خدا تو ہر وقت حضور ﷺ پر صلوٰۃ بھیجتا ہے دونوں میں فرق بتائیں۔

ج: صلوٰۃ سے عام طور پر درود بھیجنے اور برکت کے معنی مراد لئے جاتے ہیں لیکن مندرجہ بالا سوال میں جو حدیث بیان کی گئی ہے یہ معنی نہیں ہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ تو ہر وقت آپ ﷺ پر درود بھیجتا رہتا ہے۔ جس کی تاکید قرآن کے ان الفاظ سے ہوتی ہے۔

اِنَّ اللّٰهَ وَ مَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ ط (الاحزاب۳۳:۵۶) بے شک اللہ اور اس کے فرشتے نبی ﷺ پر صلوٰۃ بھیجتے ہیں۔

Marfat.com

تو صلوٰۃ کا ایک معنی قرب چاہنا اور قریب کرنا بھی ہوتا ہے لہٰذا یہاں محبوب ﷺ کو جو روکا جا رہا ہے رک جا پیارے بے شک تیرا رب (خود) قریب ہو رہا ہے۔ یہ بھی کہا جا سکتا ہے، اے محبوب رک جا تیرا خدا خود تیرے استقبال میں قریب ہو رہا ہے۔

س42: قف یا محمد ان ربك یصلی کی تائید میں قرآن پاک کی کونسی آیت ہے، حوالہ دیں۔

ج: قف یا محمد ان ربك یصلی۔ اے محمد ﷺ ٹھہر جا تیرا رب (اب اپنی شان بندہ نوازی) تیرا استقبال کرے گی اور اپنی شان کے لائق حق میزبانی ادا کرے گا تا کہ تیری عظمت و محبوبیت کا اظہار ہو۔ اس معنی کی تائید قرآن نے سورۃ النجم میں فرمائی۔ ثم دنی فتدلی۔ پھر یہ قریب ہوا پھر وہ اور قریب ہوا۔

(النجم ۵۳:۸)

س43: ثم دنی فتدلی کی مزید وضاحت کریں۔ کیونکہ دنی اور تدلی دونوں کا معنی قریب ہونا ہے؟

ج: دنی کا معنی ''قرب'' ہے اور تدلی کا معنی بھی ''قریب ہونا'' ہے لیکن دونوں میں فرق یہ ہے کہ دنی میں تین حروف (د ن ی) ہیں جبکہ تدلی میں چار حروف (ت د ل ی) ہیں عربی کا قاعدہ ہے کہ کثرت حروف کثرت معنی پر دلالت کرتی ہے اور قلت حروف قلت معنی پر دلالت کرتی ہے۔ دنی فعل مصطفےٰ ﷺ ہے اور تدلی فعل خدا دنی کے کم حروف سے پتہ چلتا ہے کہ محبوب چونکہ مخلوق میں سے ہے اور مخلوق محدود ہے اس لئے اس کا قرب بھی محدود ہے جبکہ رب خالق لامحدود ہے اس لئے اس کا قرب بھی لامحدود ہے حضور ﷺ ایک مقام پر رک گئے لیکن اللہ تعالیٰ اتنا قریب ہوا کہ کوئی حد باقی نہ رہی دنی کا جواب باری تعالیٰ نے تدلی کی صورت میں دیا اور ایسا کیوں نہ ہو حدیث قدسی میں خدا کا اپنا فیصلہ یہ ہے۔

Marfat.com

جو شخص ایک بالشت بھر میرے قریب ہوتا ہے میں پورا گز اس کے قریب ہوتا ہوں اور جو میری طرف پیدل چل کر آتا ہے میں (اپنی شان کے مطابق) دوڑ کر اس کی طرف جاتا ہوں۔

(صحیح البخاری ۲:۱۱۰۱ کتاب التوحید رقم ۶۹۷۰)، (صحیح المسلم، جامع الترمذی، السنن ابن ماجہ)

س44: شب معراج میں جب محبوب خدا ﷺ اور اللہ تبارک وتعالیٰ قریب ہوئے تو کتنا فاصلہ رہ گیا؟

ج: اللہ تبارک وتعالیٰ سورۃ النجم میں فرماتا ہے کہ ثُمَّ دَنَا فَتَدَلّٰی ○ فَكَانَ قَابَ قَوْسَيْنِ اَوْ اَدْنٰی ○ فَاَوْحٰٓی اِلٰی عَبْدِهٖ مَآ اَوْحٰی ○ (النجم ۵۳:۷-۱۰)

ترجمہ: پھر وہ قریب ہوا، پھر وہ اور قریب ہوا۔ پس اتنے قریب ہوئے جیسے دو کمانوں کا فاصلہ بلکہ اس سے (بھی) زیادہ قریب، پس وحی فرمائی اپنے عبد مقدس کو جو وحی فرمائی۔

تو یہاں خدا اپنے اور اپنے محبوب نبی کریم ﷺ کے درمیان قربت کی انتہا فرما رہا ہے کہ اتنے قریب ہوئے کہ دو کمانوں کا فاصلہ رہ گیا بلکہ اس سے بھی کم، اس سے بھی کم کہہ کر قربت کی انتہا کر دی۔

س45: قاب قوسین اور او ادنیٰ کے الفاظ کے معانی و مفہوم کو واضح کریں۔

ج: (i) (قاب) قوسین قوس کا واحد ہے جبکہ قوسین تثنیہ ہے یعنی دو قوسیں، قوس کمان کو کہتے ہیں جب دو دوست آپس میں ملتے ہیں اور انتہائی قریب ہو کر ملتے ہیں اس وقت بغلگیر ہوتے ہیں جب دونوں دوست بغلگیر ہو رہے ہوتے ہیں تو بازو کھولتے ہیں اس طرح بازو کھلے ہوں تو قوس یعنی کمان کی شکل بنتی ہے جبکہ دونوں دوست بغلگیر ہو رہے ہوتے ہیں تو دونوں کے دونوں بازو دو قوسیں بناتے ہیں تو خدا فرماتا ہے اے لوگوں دنیا کے دوستوں کے آپس کے ملنے کا دستور ہے جو آپس میں بہت زیادہ محبت رکھتے ہیں کہ بغلگیر ہوتے ہیں جتنے وہ قریب ہوتے ہیں، سن لو میرا محبوب مجھ سے اس سے بھی زیادہ قریب ہے۔

Marfat.com

(ii) عربوں کا ایک طریقہ تھا کہ جب دو قبیلے آپس میں ملتے اور معاہدہ کر کے یک جان دو قالب ہونا چاہتے تو فریقین اپنی کمانوں کو آپس میں بدلتے اور پھر آپس میں ملا کر تیر پھینکتے تو یہ تصور کیا جاتا کہ ایک کا پھینکا ہوا تیر دوسرے کا ہے اور دوسرے کا پھینکا ہوا تیر پہلے کا ہے یعنی ایک فریق کی دوستی دوسرے فریق کی دوستی ہے اور ایک کی دشمنی دوسرے کی بھی دشمنی ہے۔ گویا قاب قوسین کی مثال دے کر اللہ رب العزت یہ بات واضح کرنا چاہتا ہے جس نے اللہ سے ناطہ جوڑنا ہے وہ محمد ﷺ کے در پر آ جائے اور جس نے محمد ﷺ کے در سے دوری اختیار کی اور بغض رکھا اس نے دراصل اللہ سے دوری اختیار کی اور خدا سے بغض اور دشمنی رکھی۔

س46: فاوحی الی عبدہ ما اوحی ۔ کا ترجمہ بتاؤ اور کیا خدا نے حضور ﷺ کی طرف وحی فرمائی؟

ج: خدا فرماتا ہے کہ محبوب خدا اور خدا قربت میں اتنے نزدیک ہو کر اپنے پیارے بندے کو وحی فرمائی جو وحی فرمائی، اب کیا فرمایا یہ راز و نیاز کی باتیں محبّ اور محبوب کے درمیان تھیں یہ کسی کو بتانے کی ضرورت نہیں۔ یہ راز و نیاز محبوب جانے یا محبّ جانے۔ پس اے لوگوں تم صرف اور صرف میرے محبوب کی عظمت و رفعت دیکھو اور معجزہ معراج النبی ﷺ کا انکار نہ کرنا کیونکہ میں نے والنجم قسم کھا کر اور سبحان الذی سے یعنی خدا پاک ہے ہر نقص اور کمزوری سے کہہ کر شبِ معراج النبی ﷺ کی بات شروع کی ہے۔

س47: جب دو دوست آپس میں ملتے ہیں تو محبت کا تقاضا ہے کہ تحفوں کا لین دین کرتے ہیں تو جب محبوب خدا اپنے محبّ سے ملنے گئے تو کیا تحفہ لے کر گئے اور کونسا تحفہ لے کر آئے؟

ج: جب حضور ﷺ قاب قوسین سے بھی زیادہ قرب پر فائز ہوئے تو اللہ تعالیٰ کی

Marfat.com

بارگاہ میں تین تحفے پیش کیے۔عرض کیا۔

التحیات للہ والصلوٰۃ والطیبات (معارج النبوۃ ۳:۱۴۹)

ترجمہ: میری تمام قولی، مالی اور بدنی عبادتیں صرف اللہ کے لئے ہیں (اللہ کی بارگاہ میں حاضر ہیں)

جواب میں حسب قاعدہ اللہ تعالیٰ نے بھی تین تحفے پیش کیے فرمایا۔

السلام علیك ایها النبی ورحمة اللہ و برکاته (معارج النبوۃ ۳:۱۴۹)

اے محبوب ﷺ تیرے لئے سلامتی، اللہ کی رحمت اور اس کی برکتیں (بطور تحفہ) ہیں۔

س48: قاب قوسین کی بلندیوں پر آقا نامدار حضرت محمد ﷺ نے ہم گناہ گاروں کے لئے کیا عرض کیا؟

ج: حضور ﷺ نے خدا کے تحفوں کو قبول فرما کر خدا سے ہم گناہ گاروں کے لئے عرض کیا:

السلام علینا و علی عباد اللہ الصالحین (معارج النبوۃ ۳:۱۴۹) سلامتی ہو ہم پر، (یعنی میرے ساتھ میری امت کے گناہ گاروں پر بھی) اور اللہ کے نیک بندوں پر۔

س49: جب تحائف کا لین دین محب اور محبوب کے درمیان شب معراج ہو رہا تھا اور آقا اپنی امت کو بھی شامل فرما چکے تو اس پر ملائکہ نے کیا عرض کیا۔

ج: جب محب اور محبوب میں تحائف کا تبادلہ اور گفتگو ہو چکی تو ملائکہ بھی پکار اٹھے۔

اشھد ان لا الہ الا اللہ واشھد ان محمد عبدہ و رسولہ (معارج النبوۃ ۳:۱۴۹) میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد ﷺ اللہ کے بندے اور رسول ہیں۔

س50: فرشتوں کی تصدیق کے بیان کے بعد کہ معراج حق ہے اور ان تحائف کا لینا دینا بھی حق ہے ہمارے لئے کیا واجب ہے؟

Marfat.com

ج: اس کے لئے امام غزالیؒ فرماتے ہیں کہ جب تم السلام علیک ایھا النبی پر پہنچو تو یہ تصور کرو واحضر قبلك النبی ﷺ و شخصه الکریم وقل السلام علیك ایها النبی ورحمة الله وبرکاتهٗ (احیاء العلوم ۱:۱۶۹) اپنے دل میں نبی اکرم ﷺ کو جلوہ گر (حاضر) سمجھو اور کہو اے اللہ کے نبی آپ ﷺ پر سلامتی اور اللہ کی رحمتیں ہوں اور اس کی برکتیں ہوں۔

س51: پیارے آقا نامدار حضرت محمد ﷺ نے ہم گناہ گاروں کو قاب قوسین او ادنیٰ کی بلندیوں پر بھی یاد رکھا اور امت کے غم میں راتوں کو اٹھ کر مشقت کیا کرتے تھے جس پر سورۃ مزمل کی آیات نازل فرمائیں انہیں ترجمہ سمیت سناؤ۔

ج: جب آپ ﷺ نے اسلام کی تبلیغ فرمائی تو مخالفین نے جینا دوبھر کر دیا سازشوں کا جال بچھایا گیا ادھر امت کا غم دامن گیر تھا تو ساری ساری رات سجدہ ریزیوں میں گزرتی جس پر خدا نے اپنے محبوب کی مشقت دیکھ کر فرمایا یٰۤاَیُّهَا الْمُزَّمِّلُ (۱) قُمِ الَّیْلَ اِلَّا قَلِیْلًا (۲) نِّصْفَهٗۤ اَوِ انْقُصْ مِنْهُ قَلِیْلًا (۳) اَوْ زِدْ عَلَیْهِ وَرَتِّلِ الْقُرْاٰنَ تَرْتِیْلًا (۴) (المزمل ۷۳:۱۔۴) اے کملی والے (محبوب) آپ رات کو قیام فرمایا کریں مگر تھوڑی رات، آدھی رات یا اس سے بھی کچھ کم کرلیں یا اس سے بھی کچھ زیادہ اور قرآن کو ٹھہر ٹھہر کر پڑھا کریں۔

نوٹ: حضور ﷺ کو اختیار دیا گیا کہ جتنا آپ ﷺ کا دل چاہے قیام فرمایا کرو۔ یہ خدا کی محبت کا اظہار ہے جو اپنے محبوب بندے سے فرما رہا ہے۔

س52: جب حضور ﷺ کو اپنی امت کے گناہوں کا غم زیادہ ہوا اور تمام رات مشقت فرماتے اور اللہ کے حضور سجدہ ریز رہتے تو خدا نے امت محمدی کے لئے کیا مژدہ جانفزا سنایا۔

ج: جب ہر وقت حضور ﷺ کو امت کا غم رہنے لگا تو خدا نے جبرائیل علیہ السلام کو آپ ﷺ کی خدمت میں بھیجا کہ میرا مقصد تو محبوب ﷺ کی طبیعت کا

Marfat.com

بوجھ ہلکا کرنا تھا مگر ایسا ابھی تک نہیں ہوا لہٰذا تو میرے محبوب کو اس امت کی بخشش کا مژدہ جانفزا سنا دے۔

اِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُّبِيْنًا(۱)ۙ لِّيَغْفِرَ لَكَ اللّٰهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْۢبِكَ وَمَا تَاَخَّرَ (الفتح ۴۸:۱،۲)

س53: امت محمدی ﷺ کی بخشش و مغفرت کا مژدہ جانفزا جو سورۃ فتح میں نازل فرمایا گیا اس کا اردو ترجمہ کریں۔

ج: ترجمہ: بے شک ہم نے تمہیں کھلی فتح دے دی تاکہ اللہ تمہارے سبب (اے محبوب ﷺ تمہارے لئے تاکہ تیری امت کا جو تجھے غم ہے اس کو ختم کیا جائے) گناہ بخشے تمہارے اگلوں کے اور تمہارے پچھلوں کے۔

س54: جب اللہ تعالیٰ نے حضور ﷺ کی امت کو بخشنے کا وعدہ فرمایا تو آپ ﷺ کا کیا وطیرہ رہا۔

ج: رسول محتشم ﷺ کو امت کے غم میں رات بھر جاگنے کی وجہ سے امت کی بخشش کی بشارت مل گئی تو اس خیال سے کہ امت اپنے گناہوں کی بخشش پر کما حقہ اپنے رب کا شکر ادا نہ کر پائے گی راتیں سجدوں کی تابانی سے پھر منور رہنے لگیں۔ جس پر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ اب تو امت کی بخشش کا سامان ہو گیا اب تو آپ راتوں کو نہ جاگا کریں ارشاد فرمایا۔ **افلاً کون عبداً شکوراً**۔ کیا میں اپنے اللہ کا شکر گذار بندہ نہ بنوں۔ (صحیح بخاری ۲:۱۶۷)

س55: تو کیا جب حضور ﷺ کی اللہ کا شکر ادا کرنے کے لئے پھر رات سجدوں اور شکر گزاریوں میں بسر ہونے لگی تو خدا کی محبت اپنے محبوب سے کس طرح ہمکلام ہوئی؟

ج: جب حضور ﷺ خدا کا شکر ادا کرنے کے لئے رات بھر جاگتے تو خدا کی محبت پھر جوش محبت میں یوں فرمان جاری فرماتی ہے۔ **طٰهٰ ○ مَاۤ اَنْزَلْنَا عَلَيْكَ الْقُرْاٰنَ لِتَشْقٰۤى ○** (طہ ۱،۲) طہ (اے محبوب مکرم) ہم نے

Marfat.com

آپ ﷺ پر قرآن (اس لئے) نازل نہیں فرمایا کہ آپ مشقت میں پڑ جائیں، سبحان اللہ کیا محبت ہے خدا کو اپنے رسول ﷺ سے اور کیا محبت ہے رسول ﷺ کو اپنی امت سے۔

س56: جب آقا نامدار ﷺ کو امت سے اتنی شدید محبت ہے تو امتی کو حضور ﷺ سے کتنی محبت ہونی چاہیے؟

ج: (یہ ساری صورتحال کا مختصراً جائزے کے بعد اب) امت پر فرض ہے کہ حضور ﷺ سے ٹوٹ ٹوٹ کر محبت کرے تمام محبتوں سے بڑھ کر محبت کرے دیوانہ وار محبت و عشق کرے اور یہی ایمان کا بھی تقاضا ہے۔ (نوٹ:۔مزید وضاحت کے لئے باب تعظیم وتوقیر رسالت ﷺ کا ملاحظہ فرمائیں)۔

س57: شب معراج نبی ﷺ نے کیا خدا کا دیدار کیا حدیث پاک کا حوالہ دیں۔

ج: جی ہاں حدیث طبرانی میں ہے کہ ان محمد رای ربه مرتین مره بعینه و مرة بفواده۔ حضور ﷺ نے اپنے رب کو دو مرتبہ دیکھا۔ ایک مرتبہ آنکھ سے اور ایک مرتبہ دل سے۔

(المعجم الکبیر۱۲:۱۷۱رقم ۱۲۵۶۴)، (المعجم الاوسط۶:۳۵۶)، (المواھب الدنیہ۲:۳۷)، (نشر الطیب:۵۵)

س58: حضور ﷺ نے خدا کا دیدار مبارک کیا اس کی دلیل قرآن سے دیں۔

ج: خدا نے سورۃ النجم میں فرمایا مَا كَذَبَ الْفُؤَادُ مَا رَاٰى ○ (النجم۵۳:۱۱)

ترجمہ: قلب مبارک نے اس کے خلاف نہ کہا جو (چشم اقدس نے) دیکھا۔

قرآن حکیم نے یہ واضح فرمادیا کہ شب معراج النبی ﷺ نے جمال ذات باری تعالیٰ کا مشاہدہ دل کی آنکھ سے بھی کیا اور سر کی آنکھ سے بھی۔

س59: جو لوگ حضور ﷺ کے دیدار الٰہی کا شک کرتے ہیں اس کا جواب خدا نے کیا دیا؟

ج: قرآن پاک نے رویت باری تعالیٰ کی تائید فرماتے ہوئے شک کرنے والوں سے پوچھا اَفَتُمٰرُوْنَهٗ عَلٰى مَا يَرٰى ○ (النجم۵۳:۱۲) کیا تم ان سے اس پر جھگڑتے ہو جو انہوں نے دیکھا۔ آگے فرمایا وَلَقَدْ رَاٰهُ نَزْلَةً اُخْرٰى ○

Marfat.com

(النجم۵۳:۱۳)اور بے شک انہوں نے اسے دوسری بار ضرور دیکھا۔

س60: کیا دیدار الٰہی ممکن ہے حوالہ جات دیں مختصراً۔

ج: جی ہاں، اگر دیدار الٰہی ممکن نہ ہوتا تو ایسی چیز کا تقاضا خدا کے ایک عظیم اور جلیل القدر پیغمبر کلیم اللہ (موسیٰ علیہ السلام) نہ کرتے جبکہ انہوں نے عرض کیا رَبِّ اَرِنِیْٓ اَنْظُرْ اِلَیْكَ ۔ اے رب مجھے (اپنا جلوہ) دکھا کہ میں تیرا دیدار کر لوں (الاعراف ۷:۱۴۳) موسیٰ علیہ السلام کا بارگاہ ایزدی میں یہ الفاظ بار ہا کہنا اس بات کی دلیل ہے کہ خدا کو دیکھنا ممکن ہے مگر اس کے لئے دیکھنے والی آنکھ چاہیے جو کہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ہی ہے۔

۲) اس کے علاوہ خدا کے جواب پر بھی ذرا غور کریں فرمایا۔ لن ترانی (القیامۃ ۷۵:۲۳-۲۴) تم مجھے (براہ راست) ہرگز دیکھ نہ سکو گے۔ اس کا مفہوم یہ نہیں ہے کہ مجھے دیکھا نہیں جا سکتا بلکہ ارشاد فرمایا کہ اے موسیٰ علیہ السلام تیری آنکھ مجھے دیکھنے کی متحمل نہیں ہو سکتی یہ نہیں فرمایا کہ کوئی آنکھ مجھے دیکھنے کی قدرت نہیں رکھتی۔ اس سے امکان رویت کی نفی نہیں ہوتی بلکہ اس میں اس بات کا اثبات مضمر ہے کہ میرے دیدار کا شرف معراج کی شب صرف میرا حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حاصل کرے گا۔ ایک جگہ فرمایا، اہل جنت کے لئے۔ وُجُوْہٌ یَّوْمَئِذٍ (القیامۃ ۲۲.۲۳) کتنے چہرے اس روز تر و تازہ ہوں گے۔ اپنے پروردگار کے دیدار میں محو ہوں گے۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا آخرت میں اللہ تعالیٰ کے بے حجاب دیدار سے بڑھ کر اور کوئی نعمت اہل ایمان کے لئے نہ ہوگی۔

س61: خدا کے دیدار کا حوالہ احادیث مبارکہ سے بھی دیں۔

ج: حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے متفق علیہ حدیث مبارک میں ارشاد فرمایا انکم سترون ربکم عیانا (بخاری شریف ۲:۱۱۰۵ کتاب التوحید، (مسند احمد بن حنبل ۳:۱۶)

ترجمہ: بے شک تم اپنے رب کو اعلانیہ دیکھو گے۔

Marfat.com

حضرت جریر بن عبداللہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ چودھویں کے چاند کی رات ہمارے پاس تشریف لائے اور فرمایا انکم سترون ربکم یوم القیامة کما ترون القمر هذا۔ (صحیح بخاری ۲:۱۱۰۶، کتاب التوحید)، (سنن ابی داؤد ۲:۳۰۲، کتاب السنۃ)، سنن ابن ماجہ ۱:۶۳ رقم ۱۷۷)، (مسند احمد بن حنبل ۴:۳۶۰)
قیامت کے دن تم اپنے رب کو اسی طرح دیکھو گے جس طرح اس چاند کو دیکھتے ہو۔ جو چیز قیامت کے دن ممکن ہے اس جہاں میں بھی ممکن ہے مگر دیکھنے کے لئے صرف محبوب خدا ہی کو مخصوص فرمایا گیا اور قیامت کے دن مومنوں کا خدا کا دیدار کرنا سراسر حضور ﷺ کے وسیلہ جمیلہ اور صدقے سے ہوا۔

س62: موسیٰ علیہ السلام کو طور پر خدا کے حسن ذات کی ایک تجلی پڑی تو اس پہاڑ پر تجلی بھی موسیٰ کو بے ہوش کر گئی جبکہ حضور ﷺ دیدار الٰہی بالکل قریب اور سامنے کر رہے تھے اس پر حضور ﷺ کی حالت بتائیں۔

ج: کلام ربانی میں حضور ﷺ کی ان مبارک آنکھوں کا ذکر بھی کیا جو اپنے حوصلے، اعتماد، ہمت اور عزم و یقین کے باعث اس ارشاد ربانی کا مصدق ٹھہریں۔ (مَازَاغَ الْبَصَرُ وَمَاطَغٰی. النجم: ۵۳:۱۷) نگاہ جھپکی نہ حد سے بڑھی (جس کو دیکھنا تھا اسی پر جمی رہی) حضور ﷺ کی نگاہوں میں اتنی طاقت اور وسعت تھی کمال ہوش میں جمال یار کر رہے تھے۔

حضرت سہل بن عبداللہ التستری اسی مشاہدہ کا ذکر یوں کرتے ہیں۔

شاهد نفسه.......... المحل (روح المعانی ۲۷:۵۴)

اس طرح مستغرق ہوئے کہ سوائے ذات باری اور صفات الٰہیہ کے کسی اور طرف متوجہ نہ ہوئے۔

س63: سورۃ النجم میں ارشاد خداوندی: لَقَدْ رَاٰی مِنْ اٰیٰتِ رَبِّهِ الْكُبْرٰی ○ (النجم ۵۳:۱۸) کا ترجمہ و تشریح کریں۔

Marfat.com

ج: ترجمہ: بے شک آپ ﷺ نے اپنے رب کی بے شمار نشانیاں دیکھیں۔

حضور ختم مرتبت ﷺ کی چشمان مقدس کی عظمت کا اندازہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ ان چشمان مقدس نے اللہ رب العزت کا بے حجاب نظارہ کیا اب اس کے بعد وہ کونسی چیز ہوگی جو حضور ﷺ کی چشم بینا سے پوشیدہ رہی ہوگی۔ یہی چشم بینا کائنات کی ہر چیز کا احاطہ کئے ہوئے ہے۔ ماضی، حال کے علاوہ مستقبل میں رونما ہونے والے واقعات اور تغیرات حضور ﷺ کی چشمان مبارک پر روز روشن کی طرح واضح اور نمایاں تھے۔

س64: جو لوگ انکار رویت باری تعالیٰ کرتے ہیں ان کی دلیل کیا ہے اور اس کا جواب بھی دیں۔

ج: منکرین رویت باری تعالیٰ اس حدیث کا حوالہ دیتے ہیں کہ حضور ﷺ نے فرمایا نورٌ انّی اراہ (صحیح المسلم ۱:۹۹ کتاب الایمان رقم ۲۹۱) وہ تو نور تھا میں بھلا اسے کیسے دیکھ سکتا تھا اس حدیث مبارکہ کا ترجمہ بالعموم یہی کیا جاتا ہے اور اس سے وہ نفی رویت کا استدلال کرتے ہیں اگر حضور ﷺ کے اس فرمان کو گہرائی میں جا کر غور کریں اور اگلی حدیث مبارکہ میں فرمایا ''رایت نورا'' (الصحیح المسلم ۱:۹۹ کتاب الایمان رقم ۲۹۲) میں نے نور کو دیکھا۔ اس کی روشنی میں (متذکرہ بالا) اوّل الذکر حدیث کا معنی یہ ہوا کہ میں نے جس طرف سے بھی دیکھا اسے نور پایا۔ یہ معنی نہیں کہ وہ نور تھا میں اسے کیسے دیکھ سکتا تھا۔ رایت نورا کے الفاظ اس امر پر دلالت کرتے ہیں کہ حضور ﷺ دیدار الٰہی کا اثبات فرماتے ہوئے اس کی کیفیت بیان کر رہے ہیں کہ ذات باری تعالیٰ کو جس طرف سے بھی دیکھا۔ نوراً علیٰ نور پایا۔ جبکہ خدا نے اپنا تعارف اس طرح فرمایا۔

اَللّٰهُ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ ؕ (النور ۲۴:۳۵) اللہ آسمانوں اور زمین کا نور ہے۔

نوٹ: مفسرین قرآن نے اس کا معنی مراد یہ لیا ہے کہ وہ ذات جو آسمانوں اور زمین کو

Marfat.com

روشن کرنے والی ہے۔لہٰذا آیت کریمہ میں مجازاً سمجھانے کے لئے اللہ تعالیٰ کو نور سے تعبیر کیا ہے۔یہی حدیث پاک کا مفہوم ہے۔

س65: لَا تُدْرِكُهُ الْاَبْصَارُ وَهُوَ يُدْرِكُ الْاَبْصَارَ (الانعام ۶: ۱۰۳) کا ترجمہ کریں نیز یہ آیت رویت باری تعالیٰ کی عدم امکان کے لئے پیش کی جاتی ہے (وضاحت کریں) جواب دیں۔

ج: ترجمہ: ''نگاہیں اس کا احاطہ نہیں کرسکتیں اور وہ سب نگاہوں کا احاطہ کئے ہوئے ہے''۔اس کا مفہوم بالعموم یہ لیتے ہیں کہ کسی آنکھ کو اتنی قدرت حاصل نہیں کہ وہ اللہ تعالیٰ کا دیدار کر سکے یہ ترجمہ کرنا اس کے نہ سمجھنے کے مترادف ہے کیونکہ اس میں رویت کا نہیں بلکہ ادراک کا لفظ استعمال ہوا ہے گویا اصل معنی یہ ہے کہ آنکھیں اس کا ادراک نہیں کرسکتیں اور وہ سب آنکھوں کا ادراک کرسکتا ہے اور ادراک دیکھنے کے معنی میں نہیں بلکہ کسی شے کا احاطہ کرنے کے معنی میں آتا ہے۔ رب ذوالجلال نے اپنے دیکھے جانے کی نفی نہیں کی بلکہ ارشاد یہ ہوا کہ عالم امکان میں ساری آنکھیں بھی مل کر اس کی ذات کا احاطہ کرنے سے قاصر ہے اور صرف اسی کی ذات ہر چیز کا احاطہ کرنے پر قادر ہے۔لہٰذا ادراک سے دیکھنا مراد لے کر آیت کا معنی نکالنا کہ اللہ تعالیٰ کا دیدار کسی آنکھ کے لئے ممکن ہی نہیں چنداں درست نہیں۔(مدارج النبوۃ ۱: ۲۰۷)، (شرح مسلم ۱: ۹۷)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ جن کی قرآن فہمی کی بنا پر آقا علیہ السلام نے ترجمان القرآن کے خطاب سے نوازا انہوں نے بھی یہی فرمایا کہ رویت کی نہیں بلکہ ذات باری تعالیٰ کے ادراک کی نفی کی گئی ہے۔

س66: ادراک اور رویت کا فرق واضح کریں۔

ج: رویت کا معنی ہے دیکھنا جبکہ ادراک کا معنی ہے احاطہ کرنا۔دیدار الٰہی تو ممکن ہے مگر خدا کا احاطہ کرنا ممکن نہیں۔یعنی دیکھنا اور گھیرے میں لینا یہ فرق ہے۔

Marfat.com

(احاطہ کرنے کا معنی یہ بھی ہوا گھیرنا۔)

س67: وما کان لبشرٍ آن ....رسول (الشوریٰ ۴۲:۵۱) کا ترجمہ بیان کریں۔

ج: سورۃ الشوریٰ کی آیت نمبر ۵۱ جس کا ترجمہ ہے ''اور کسی آدمی کی طاقت نہیں کہ اللہ اس سے (براہ راست) بات کرے مگر ہاں (اس کی تین صورتیں ہیں یا تو) وحی (کے ذریعے) یا پردے کے پیچھے سے یا (اللہ) کسی فرشتے کو بھیج دے۔

س68: درج بالا سورۃ الشوریٰ کی آیت نمبر ۵۱ میں چند علماء نے اس کا مفہوم کیا بیان کیا ہے جس کی وجہ سے وہ دیدار الٰہی کے معراج النبی ﷺ پر منکر ہوئے، وضاحت کریں۔

ج: علماء نے اس آیت کا یہ مفہوم بیان کیا ہے کہ کسی بشر کی مجال نہیں کہ وہ بے حجاب اللہ تعالیٰ سے ہم کلام ہو سکے اس لئے اس کا دیدار ممکن ہی نہیں۔ اس دلیل کی بنا پر وہ تسلیم نہیں کرتے کہ شب معراج آنحضور ﷺ نے ذات باری تعالیٰ کا بے حجاب دیدار کیا۔ اس آیت کو سمجھنے میں بھی وہی مغالطہ ہوا جو ادراک کے مفہوم سے کیا گیا۔ جبکہ پہلی بات تو یہ ہے کہ یہاں بشر کی طاقت کی نفی کی گئی ہے خدا کی نہیں خدا تو بلا کر شب معراج میں اپنے ہر عیب اور کمزوری سے پاک ہونے کا اعلان فرما رہا ہے۔ دوسری بات آیۂ کریمہ میں بے حجاب کلام کی نفی کی گئی ہے نہ کہ بے حجاب مشاہدے کی اور نہ ہی یہ کہا گیا ہے کہ اللہ کو طاقت نہیں کہ وہ اپنا دیدار کسی کو بے حجاب کرا سکے۔

جبکہ حضور ﷺ کے متعلقہ تو فرمایا: مَا زَاغَ الْبَصَرُ وَمَا طَغٰی ○ (النجم ۵۳:۱۷) نگاہ نہ جھپکی نہ حد سے بڑھی (جس کو دیکھنا تھا اس پر جمی رہی)۔

س69: مَا زَاغَ الْبَصَرُ میں حضور ﷺ کی بصارت کے متعلق کیا فرمایا گیا تفسیر کریں۔

ج: آپ ﷺ کی بصارت کو خدا نے اس درجہ طاقت و وسعت سے نوازا تھا کہ شب معراج مشاہدہ حق کے وقت اس میں نہ صرف اضمحلال واقع نہ ہوا بلکہ وہ

Marfat.com

کمال ہوش کے ساتھ مشاہدہ جمال (حق) میں محو رہی۔ حضرت سہل بن عبد اللہ التستریؒ اس مشاہدہ کا ذکر ان الفاظ میں کرتے ہیں۔ ترجمہ: اس طرح مستغرق ہوئے کہ سوائے ذات باری اور صفات الٰہیہ کے کسی طرف متوجہ نہ ہوئے۔

(روح المعانی ۲۷:۵۴)

اس کے برعکس موسیٰ علیہ السلام کوہ طور پر تجلی الٰہی کی ایک جھلک بھی برداشت نہ کر سکے اور صفاتی تجلی کی انعکاسی شعاع کے اثر سے آپ علیہ السلام مدہوش ہو گئے۔

س70: سورۃ النجم کی پہلی نو آیات اور اس کا ترجمہ بیان کریں۔ (بمطابق عرفان القرآن)

ج: بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان، ہمیشہ رحم فرمانے والا ہے۔ وَالنَّجْمِ اِذَا هَوٰى قسم ہے روشن ستارے (محمد ﷺ) کی جب وہ (چشم زدن میں شب معراج اوپر جا کر) نیچے اترے۔

مَا ضَلَّ صَاحِبُكُمْ وَمَا غَوٰى تمہیں (اپنی) صحبت سے نوازنے والے (یعنی تمہیں اپنے فیض صحبت سے صحابی بنانے والے رسول اللہ ﷺ) نہ (کبھی) راہ بھولے اور نہ (کبھی) راہ سے بھٹکے۔ وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰى اور وہ اپنی خواہش سے کلام نہیں کرتے۔ اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْيٌ يُّوْحٰى ان کا ارشاد سراسر وحی ہوتی ہے جو انہیں کی جاتی ہے۔ عَلَّمَهٗ شَدِيْدُ الْقُوٰى ان کو بڑی قوت والے (رب) نے (براہ راست) علم (کامل) سے نوازا۔ ذُوْ مِرَّةٍ ط فَاسْتَوٰى جو حسن مطلق ہے، پھر اس (جلوہ حسن) نے (اپنے) ظہور کا ارادہ فرمایا۔ وَهُوَ بِالْاُفُقِ الْاَعْلٰى اور وہ (محمد ﷺ شب معراج عالم مکاں کے سب سے اونچے کنارے پر تھے (یعنی عالم خلق کی انتہا پر تھے)۔ ثُمَّ دَنَا فَتَدَلّٰى پھر وہ (رب العزت اپنے حبیب محمد ﷺ سے) قریب ہوا پھر اور زیادہ قریب ہو گیا (نوٹ۔ یہ معنی امام بخاری نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے الجامع الصحیح میں روایت کیا ہے۔ مزید حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ امام حسن بصری، امام

Marfat.com

جعفر الصادق محمد بن کعب القرظی التابعی، ضحاک رضی اللہ عنہ اور دیگر کئی آئمہ تفسیر کا قول بھی یہی ہے)۔

فَكَانَ قَابَ قَوْسَيْنِ اَوْ اَدْنٰى پھر (جلوہ، حق اور حبیب مکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں صرف) دو کمانوں کی مقدار فاصلہ رہ گیا یا (انتہائے قرب وصال میں) اس سے بھی کم (ہو گیا)

س71: سورۃ النجم کی آیت نمبر ۱۰ تا آیت ۱۸ سنائیں اور ترجمہ بھی بتائیں (عرفان القرآن)

ج: فَاَوْحٰى اِلٰى عَبْدِهٖ مَآ اَوْحٰى ○ پس (اس خاص مقام قرب و وصال پر) اس (اللہ) نے اپنے عبد (محبوب) کی طرف وحی فرمائی جو (بھی) وحی فرمائی۔

مَا كَذَبَ الْفُؤَادُ مَا رَاٰى (ان کے) دل نے اس کے خلاف نہیں جانا جو (ان کی) آنکھوں نے دیکھا۔

اَفَتُمٰرُوْنَهٗ عَلٰى مَا يَرٰى ○ کیا تم ان سے اس پر جھگڑتے ہو کہ جو انہوں نے دیکھا۔

وَلَقَدْ رَاٰهُ نَزْلَةً اُخْرٰى ○ اور بے شک انہوں نے تو اس (جلوہ حق) کو دوسری مرتبہ (پھر) دیکھا (اور تم ایک بار دیکھنے پر ہی جھگڑ رہے ہو)

نوٹ: یہ معنی ابن عباس، ابوذر غفاری، عکرمہ التابعی، حسن البصری التابعی، محمد بن کعب القرظی التابعی، ابو العالیہ، الریاحی التابعی، عطا بن ابی ربا التابعی، کعب الاحیار التابعی، امام احمد بن حنبل اور امام ابوالحسن اشعریؒ اور دیگر ائمہ کے اقوال پر ہے

عِنْدَ سِدْرَةِ الْمُنْتَهٰى ○ سدرۃ المنتہیٰ کے قریب

عِنْدَهَا جَنَّةُ الْمَاْوٰى ○ اسی کے پاس جنت الماوی ہے

اِذْ يَغْشَى السِّدْرَةَ مَا يَغْشٰى ○ جب نور حق کی تجلیات سدرۃ (المنتہیٰ) کو (بھی) ڈھانپ رہی تھیں جو کہ (اس پر) سایہ فگن تھیں۔

نوٹ: یہ معنی بھی امام حسن بصری رضی اللہ عنہ و دیگر ائمہ کے اقوال پر ہے

Marfat.com

مَا زَاغَ الْبَصَرُ وَمَا طَغٰی اور ان کی آنکھ نہ کسی اور طرف مائل ہوئی اور نہ حد سے بڑھی (جس کو تکنا تھا اسی پر جمی رہی)

لَقَدْ رَاٰی مِنْ اٰیٰتِ رَبِّهِ الْكُبْرٰی بے شک انہوں نے (معراج کی شب) اپنے رب کی بڑی نشانیاں دیکھیں۔

س 72: جب ہمارے پیارے رسول ﷺ معراج کے بعد واپس آئے تو ابو جہل کفار و مشرکین کی قیادت کرتے ہوئے حضور سرور کونین ﷺ کے پاس آیا تو کیا سوال کیا تا کہ معاذ اللہ کچھ جھوٹ ثابت کیا جا سکے۔

ج: حضور ﷺ سے ابو جہل نے بیت المقدس کے در و دیوار، چھتوں اور کھڑکیوں کی کیفیات کے متعلق سوالات کئے حالانکہ جب کوئی بھی شخص کسی عمارت کی سیر کے لئے جائے تو اس کے در و دیوار کھڑکیاں وغیرہ نہیں گنا کرتا جبکہ حضور ﷺ نے بتایا اور فرمایا ''جب قریش نے میری (معراج کی) تکذیب کی اس وقت میں حجر اسود کے پاس تھا۔ پس اللہ تعالیٰ نے بیت المقدس میری نظروں میں عیاں کر دیا اور میں اسے دیکھ دیکھ کر اس کی تمام نشانیاں قریش کو بتانے لگا۔

(صحیح البخاری ۲:۶۸۶ کتاب التفسیر رقم: ۴۴۳۳)، (جامع الترمذی کتاب التفسیر القرآن رقم: ۳۱۳۳)، (صحیح المسلم کتاب الایمان رقم ۲۷۶)، (مسند احمد بن حنبل وغیرہ)

س 73: جب حضور ﷺ نے کفار و مشرکین مکہ کے بیت المقدس کی بابت تمام سوالات کے جوابات درست عطا فرما دیئے تو کفار و مشرکین نے پھر کیا سوال مزید کئے۔

ج: مخبر صادق حضور ﷺ بیت المقدس کے بارے میں کفار و مشرکین مکہ کے ہر سوال کا درست جواب دے رہے تھے جب کفار کو اپنی سازش میں ناکامی کی صورت دکھائی دینے لگی تو کہنے لگے ہمارے بعض قافلے اس راہ پر گئے ہیں ان کے بارے میں کچھ بتایئے۔ یعنی راستے میں قافلے کے حالات بارے کفار مشرکین نے دریافت کیا۔

Marfat.com

س 74: مخبر صادق نبی مکرم حضرت محمد ﷺ نے قریش کے قافلے میں پہلے قافلے کا کیا حال ارشاد فرمایا، بیان کرو۔ حوالہ بھی دیں۔

ج: حضور ﷺ نے کفار مکہ کو ارشاد فرمایا کہ میں نے تمہارا پہلا قافلہ ''روحا'' کے مقام پر دیکھا تھا۔ اس قافلے کی قیادت فلاں قبیلے کا فلاں شخص کر رہا تھا۔ پھر ایسا ہوا کہ اس قافلے کا ایک اونٹ گم ہو گیا۔ وہ لوگ وہاں رک کر اپنے اونٹ کی تلاش میں گئے ہوئے تھے جب میں وہاں پہنچا تو مجھے پیاس لگی۔ میں نے دیکھا کہ ان کے ایک اونٹ کے پالان کے ایک پیالے میں پانی پڑا ہے میں نے اتر کر اس پانی کو پی لیا۔ جب میں روانہ ہونے لگا تو مذکورہ شخص اونٹ کو تلاش کر کے واپس پہنچا تو میں نے جاتے ہوئے اسے سلام کیا تو قافلے والوں میں سے بعض نے کہا یہ تو محمد ﷺ کی آواز ہے۔ جب قافلے والے واپس آئیں تو ان سے دریافت کر لینا۔ (المواہب اللدنیہ ۲: ۴۰)

س 75: قافلے کے اس واقعے سے ہمیں حضور ﷺ کی عالم بیداری کا کیسے پتا چلتا ہے۔

ج: یہاں یہ بات بھی قابل توجہ ہے کہ خواب میں پیا ہوا پانی اس لائق نہیں ہوتا کہ پوچھا جائے کہ پیالے میں پانی تھا یا نہیں تھا اور پھر یہ آواز رسول ﷺ کی پہچان سے ظاہر ہوتا ہے کہ یہ سفر حالتِ خواب میں نہیں عالم بیداری میں تھا اور سب سے اہم بات اگر سفر معراج حالتِ خواب میں ہوتا تو کفار و مشرکین یہ نشانیاں نہ پوچھتے بلکہ کوئی جھگڑا وغیرہ ہی نہ تھا خواب کے متعلقہ۔

س 76: دوسرا قافلہ حضور ﷺ نے سفر معراج کے دوران کہاں پایا اور کیا واقعہ پیش آیا۔

ج: تاجدار کون و مکان نے فرمایا کہ ''جب میں مقام ''ذی فجا'' پر پہنچا تو وہاں مجھے دوسرا قافلہ ملا۔ اس قافلے میں ایک اونٹ پر فلاں فلاں نامی دو دوست سوار تھے۔ جب میرا براق ان کے قریب سے گذرا تو وہ اونٹ بدک کر بھاگا اور وہ دونوں اس سے گر پڑے چنانچہ اس حادثے میں ایک کا ہاتھ ٹوٹ گیا۔ جب قافلے والے آئیں تو ان سے تمام احوال پوچھ لینا''۔ (المواہب اللدنیہ: ۲: ۴۰)

Marfat.com

س77: تیسرا قافلہ حضور سرور کونین ﷺ نے معراج شریف کی رات کہاں دیکھا بیان کریں۔

ج: حضور رحمت عالم ﷺ نے فرمایا "میں نے "تکوین" کے مقام پر ایک تیسرا قافلہ دیکھا کفار و مشکرین نے اس قافلے کے بارے میں کوئی علامت پوچھی تو تاجدار کائینات ﷺ نے فرمایا کہ اس کے آگے بھورے رنگ کا ایک اونٹ ہے جس پر دو بوریاں لدی ہوئی ہیں، ایک سیاہ دھاری دار اور دوسری سفیدی دھاری دار، جب وہ قافلہ واپس آئے تو خود اپنی آنکھوں سے دیکھ لینا۔ (المواہب اللدنیہ ۲:۴۰)

س78: سفر معراج النبی ﷺ کے بارے میں کفار و مشرکین نے جب حضور ﷺ تین قافلوں کا ذکر سنا جو دوران سفر آقا علیہ السلام کو ملے تو پھر مزید آقا نامدار ﷺ سے کفار نے کیا پوچھا؟

ج: کفار و مشرکین نے سوچا، یہ تینوں دلیلیں قوی ہیں۔ لہٰذا جاتے ہوئے کہنے لگے کہ اتنا اور بتا دیجئے کہ وہ قافلے اندازاً کب تک مکہ پہنچ جائیں گے۔ اس پر آقائے دو جہاں ﷺ نے فرمایا کہ پہلا قافلہ کل سورج طلوع ہونے سے پہلے مکہ پہنچ جائے گا۔ دوسرا قافلہ اس وقت مکہ پہنچے گا جب سورج عین نصف النہار پر ہوگا۔ جبکہ تیسرے قافلے کی آمد کا وقت سورج غروب ہونے سے ذرا پہلے ہے۔ (المواہب اللدنیہ ۲:۴۰)

س79: حضور ﷺ نے جب کفار مشرکین کو قافلوں کے پہنچنے کا وقت تک ارشاد فرمایا تو کفار مشرکین اور دوسری جانب سے مسلمان کے انتظار اور قافلوں کے وقت کے پہنچنے کا منظر بیان کریں۔

ج: قافلوں کی آمد کے وقت کا سن کر کافروں کا ایک گروہ مکہ معظمہ کی سب سے اونچی پہاڑی پر جا کر بیٹھ گیا اور سورج کے طلوع ہونے کا انتظار کرنے لگا۔ دوسری طرف مسلمان بھی اپنے آقا ﷺ کے ارشادات کو حرف بحرف سچ ثابت ہوتا دیکھنے کے لئے گرد کارواں کی تلاش میں تھے۔ جب سورج طلوع ہونے کا وقت

Marfat.com

قریب آیا تو ایک کافر با آواز بلند بولا خدا کی قسم! سورج طلوع ہو گیا۔ ابھی یہ جملہ مکمل نہ ہو پایا تھا کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم پکار اٹھے وہ دیکھئے قافلہ بھی پہنچ گیا یہ دیکھ کر کفار کہنے لگے کہ ہم نہیں مانتے یہ تو جادو ہے۔ ایسا ہی معاملہ دوسرے قافلے کے ساتھ بھی ہوا جو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ارشاد کے مطابق نصف النہار پر پہنچا۔

س80: تیسرا قافلہ جو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ارشاد کے مطابق غروب آفتاب پر پہنچنا تھا اور انہیں کوئی حاجت پیش آ گئی تو خدا نے اس کے لئے مزید کیا معجزہ عطا فرمایا۔ حوالہ سے بیان کریں۔

ج: تیسرے قافلے کو راستے میں کوئی حاجت پیش آ گئی لہٰذا اسے تاخیر ہو گئی۔ سورج غروب ہونے کے قریب تھا لیکن قافلے کی آمد کے کوئی آثار نظر نہیں آ رہے تھے۔ اس پر کفار و مشرکین چہ مگوئیاں کرنے لگے۔ غیرت حق جوش میں آئی، سورج کو حکم ہوا کہ یہیں رک جا۔ جب تک وہ قافلہ نہ پہنچے تجھے غروب ہونے کی اجازت نہیں چنانچہ سورج افق کے کناروں پر رکا رہا۔ وقت گزرتا رہا حتیٰ کہ قافلہ نمودار ہو گیا اس پر کفار سے جب کوئی بن نہ پڑا تو کہنے لگے۔ ہم نہیں مانتے یہ تو کھلا جادو ہے۔ (الشفاء ۱:۲۸۴) (حجۃ اللہ علی العالمین ۲۹۸)

صُمٌّ بُكْمٌ عُمْیٌ فَهُمْ لَا یَرْجِعُوْنَ ○ (فَهُمْ لَا یُؤْمِنُوْنَ) کی مہر لگنے کی وجہ سے سارا کچھ دیکھ کر بھی کفار کو کچھ سجھائی نہ دیا لہٰذا ایمان سے بہرہ مند نہ ہو سکے۔

س81: امام ابن کثیر اور امام ابو نعیم اصفہانی نے ایک روایت محمد بن کعب رضی اللہ عنہ سے کی کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے ایک صحابی وحیہ کلبی رضی اللہ عنہ کو قیصر روم کی طرف اسلام کا پیغام دے کر بھیجا وہاں ابو سفیان جو ابھی مسلمان نہیں ہوا تھا موجود تھا جو واقعات وہاں قیصر روم کو دعوت اسلام کے دوران پیش آئے واقعہ معراج کا ذکر بھی ہوا اس حوالے سے ایک یہودی عالم کی تصدیق کا ذکر کریں۔

ج: آقائے دو جہاں صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے وحیہ کلبی رضی اللہ عنہ کو قیصر روم کی طرف اسلام کا پیغام دے کر بھیجا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے اس عیسائی بادشاہ کو دعوت اسلام پہنچائی اور حضور

Marfat.com

ﷺ کے فضائل اور مناقب بیان کیئے تو اس نے کہا کہ میں عرب کے کچھ تاجروں سے چند سوالات کرنا چاہتا ہوں۔ان سے حضور ﷺ کے حالات بیان کرنے کو کہا گیا۔ابوسفیان کا بیان ہے کہ میں نے ایڑی چوٹی کا زور لگایا کہ کسی طرح بادشاہ کی نظروں میں حضور ﷺ کا درجہ گر جائے اور وہ حضور ﷺ کو ماننے سے انکار کر دے لیکن محتاط بھی رہا کہ کسی جھوٹ پر پکڑا نہ جاؤں۔ابوسفیان نے کہا کہ اے قیصر روم! میں تمہیں اس نبی کی ایک ایسی بات بتاتا ہوں جسے سن کر تجھے (معاذ اللہ) اس کے جھوٹے ہونے کا یقین آ جائے گا۔ یہ کہہ کر واقعہ معراج بیان کیا۔ جب وہ اس مقام پر پہنچا کہ اس نبی نے کہا کہ میں براق پر سوار ہو کر بیت المقدس پہنچا جہاں باب محمد میرے لئے کھلا تھا۔ وہاں پتھر سے براق کو باندھا گیا تھا۔تو قیصر روم کے دربار میں موجود دنیائے عیسائیت کے سب سے بڑے پادری نے کہا کہ ہاں اس رات کا مجھے علم ہے۔

(دلائل النبوہ:۲۸۸)

س82: قیصر روم کے دربار میں جب ابوسفیان نے واقعہ معراج کا ذکر کر کے حضور ﷺ کی شان میں کمی کرنے کی کوشش کی تو وہاں ایک بڑے پادری نے کہا کہ ہاں اس رات کا مجھے علم ہے، قیصر روم نے مزید کیا پوچھا؟

ج: جب دنیائے عیسائیت کے سب سے بڑے پادری نے کہا کہ ہاں اس رات کا مجھے علم ہے تو قیصر روم نے کہا (اے پادری) تجھے اس رات کی کیا خبر ہے؟ تو اس نے جواب دیا کہ میرا معمول تھا کہ میں ہر رات مسجد اقصیٰ کے دروازے اپنے ہاتھوں سے بند کر کے اور تالے لگا کر سویا کرتا تھا۔ اس رات جب میں اس دروازے پر پہنچا تو وہ بند نہ ہوا۔ میں نے اپنے کئی ساتھیوں کو بلایا جنہوں نے مل کر زور لگایا مگر پھر بھی دروازہ بند نہ ہوا حتیٰ کہ مستریوں کی سب کوششیں بھی بے کار گئیں لہٰذا فیصلہ یہ ہوا کہ اب تو سے کھلا چھوڑ کر سو جائیں۔ صبح اٹھ کر اسے

Marfat.com

بند کردیں گے۔ پادری کہتا ہے کہ خدا کی قسم! اس رات میں دروازہ کھلا چھوڑ کر سو گیا لیکن ساری رات سوچتا رہا کہ یہ کیا ماجرا ہے؟ جب علی الصبح میں نے دروازہ بند کرنا چاہا تو وہی دروازہ جو رات کو بند نہ ہوا تھا اس وقت آرام سے بند ہو گیا میں پھر حیران ہو رہا تھا کہ میری نظر دروازے کے باہر پتھر پر پڑی تو اس پر سواری باندھنے کا نشان تھا (نوٹ:۔ اس بارے سوال نمبر ۲۹ بھی ملاحظہ ہو، حضور ﷺ نے فرمایا، جب ہم بیت المقدس پہنچے تو جبرائیل نے اپنی انگلی سے اشارہ کیا تو اس پتھر میں سوراخ ہو گیا۔ پھر جبرائیل نے اس کے ساتھ براق باندھا۔ جامع الترمذی، المستدرک للحاکم، مشکوۃ) وہ یہودی عالم کہتا ہے کہ میں نے اس کیفیت کو دیکھا تو مجھے پرانی الہامی کتابوں میں پڑھا ہوا یہ واقعہ یاد آ گیا جو ہم انبیاء کی زبانی سنتے آئے ہیں کہ جب نبی آخر الزماں ﷺ کا زمانہ آئے گا تو انہیں سفر معراج پر بلایا جائے گا اور وہ اس رات بیت المقدس آ کر انبیاء کی امامت کرائیں گے اور اس پتھر پر ان کی سواری باندھی جائے گی میں سمجھ گیا کہ آج نبی آخر الزماں ﷺ کی معراج کی رات ہے اور ابوسفیان اپنے بیان میں سچا ہے۔ (دلائل النبوۃ: ۲۸۸)

س83: یہودی عالم کی تصدیق معراج النبی ﷺ ہوئی تو ابوسفیان کی کیا حالت ہوئی؟

ج: ابوسفیان کہتے ہیں کہ جب میں نے یہ سنا تو میرے قدموں کے نیچے سے زمین نکل گئی کہ یہ تو ایسی حقیقت ہے کہ عالم عیسائیت کا بڑا پادری بھی اپنی مخالفت کے باوجود جسے تسلیم کرنے پر مجبور ہے۔ امام ابونعیم اصفہانی تو یہاں تک بیان کرتے ہیں کہ وہ پتھر ان کے زمانے تک موجود رہا وہ کہتے ہیں کہ خدا کی قسم لوگ آج بھی سواری باندھے جانے والی جگہ پر ہاتھ لگا کر برکتیں حاصل کرتے ہیں۔

(دلائل النبوۃ: ۲۸۸)

Marfat.com

ادھر سے کون گذرا تھا کہ اب تک
دیارِ کہکشاں میں روشنی ہے

س84: سفر معراج کی جزئیات کا احاطہ کہاں تک ممکن ہے کیا چند احادیث کی کتابوں سے پڑھنے سے احاطہ ممکن ہے؟

ج: سفر معراج میں حضور ﷺ نے ان گنت عجائبات کا مشاہدہ کیا۔ حقیقت یہ ہے کہ سفر معراج کی جملہ تفصیلات اور ان مشاہدات کی جزئیات کا احاطہ ممکن ہی نہیں شب معراج کی تفصیلات تک رسائی حدیث پاک کی ہزاروں کتابوں کے عمیق مطالعے کے بغیر نہیں ہو سکتی اور پھر ان تفصیلات اور جزئیات کو حیطہ ادراک میں لانا عقل انسانی کے بس کی بات نہیں۔ اکثر لوگ اپنے محدود مطالعے کی بنا پر کہہ دیتے ہیں کہ سدرۃ المنتہیٰ تک حضور ﷺ کے سفر معراج کا ذکر ملتا ہے آگے نہیں تو یہ کور فہمی ہے۔ اس ضمن میں امام زرقانی رقم طراز ہیں۔ آپ ﷺ ساتویں آسمان سے آگے نکل گئے۔ سفر معراج جو کائنات کا سب سے عظیم سفر ہے اور دیگر معجزات کی طرح اللہ رب العزت کی قدرت کا مظہر ہے۔ سات طبقات، آسمانوں اور ان سے وراء الوراء سدرۃ المنتہیٰ اور قاب قوسین، اور پھر کرہ ارض کی طرف واپسی پر مشتمل ہے۔ اس کی توجیہ و توضیح عقل انسان کے بس کی بات ہی نہیں۔

س85: سفر معراج کائناتی سچائی ہے جس پر آج اور آئندہ سائنس و ٹیکنالوجی کا سارا ارتقاء ہے بیان کریں۔

ج: سفر معراج اتنی بڑی کائیناتی سچائی ہے کہ آج سائنس و ٹیکنالوجی کا سارا ارتقاء اس سفر کے خوشہ چینی کے سوا کچھ نہیں، جوں جوں انسان اپنے علم اور تجربات کی روشنی میں سفر معراج کے مختلف مراحل کی پرتیں کھولتا جائے گا ان گنت کائیناتی سچائیوں کا انکشاف ہوتا جائے گا اور جدید علوم کا دامن حیرت انگیز معلومات سے بھرتا جائے گا اور اگر حضور ﷺ کی ذات اقدس سے اکتساب شعور کر کے انسان ارتقائی بلندیوں پر گامزن رہا تو خدا جانے آنے والے زمانوں میں یہ

Marfat.com

ارتقاء کی کن بلندیوں پر فائز ہوگا۔ یہ تمام بلندیاں بھی صاحب معراج کی گرد پا ہوں گی کیونکہ ہر صدی اور ہر دور حضور ﷺ کی صدی اور دور ہے۔

س86: اذا ھوی میں رفتار کی قسم پر دلیل ہے۔

ج: اذا ھوی میں عظیم رفتار کی قسم زمانی اور مکانی فاصلوں کے ایک پل میں طے ہونے پر دلالت کرتی ہے۔ فاصلے سمٹ رہے ہیں اور کروڑوں اربوں سالوں کی مسافت لمحوں میں مکمل ہو رہی ہے۔ یہاں عقل ناقص اپنے عجز کا اظہار کرنے کے سوا کیا کر سکتی ہے۔ کائینات کی ہر چیز پر رحمت محمدی ﷺ محیط ہے۔

س: معجزہ معراج النبی ﷺ کو مفسرین کرام محدثین عظام اور علماء سیرت و تاریخ نے اپنی اپنی کتب میں تفصیل کے ساتھ بیان کیا، چند ایک کا مختصراً ذکر کریں۔

ج: تفاسیر میں سے چند ایک درج ذیل ہیں۔ (۱) انوار التزیل او اسرار التاویل جلد دوم مصنف ہے ناصر الدین ابوالخیر عبداللہ بن عمر البیضاوی، (۲) التفسیر الکبیر جلد ۲۰ امام فخر الدین رازیؒ (۳) تفسیر البغوی جلد سوم میں (۴) تفسیر الخازن کی جلد سوم (۵) تفسیر القرآن الکریم جلد سوم (۶) تفسیر المظہری جلد پنجم (۷) الجامع الاحکام القرآن۔ پنجم (۸) جامع البیان فی تفسیر القرآن جلد نمبر آٹھ (۹) روح البیان جلد پنج (۱۰) روح المعانی جلد ہشتم (۱۱) زاد المسیر فی علم التفسیر جلد پانچ (۱۲) الکشاف جلد دوم

کتب احادیث (۱) صحیح البخاری کتاب الصلوٰۃ (۲) صحیح البخاری کتاب بدالخلق، باب ذکر الملائکہ، صحیح البخاری کتاب الانبیاء، باب قولہ تعالیٰ ''ذکر رحمۃ عبدہ ذکریا اور ''واذکر فی الکتاب مریم''، کتاب المناقب، باب المعراج و کتاب الانبیاء باب قول اللہ تعالیٰ ''وھل اتاک حدیث موسیٰ'' و کتاب التفسیر، ورۃ الاسرار باب قولہ تعالیٰ، ''اسری بعبدہ لیلا'' وہ باب قولہ ''وما جعلنا الرویا التی ارینٰک'' وہ کتاب التفسیر باب ''قاب قوسین او ادنیٰ'' و کتاب التفسیر سورۃ النجم باب ''فاوحی الی عبدہ ما اوحیٰ'' و ''لقد رایٰ من آیات ربہ الکبریٰ'' و کتاب الاشربہ و کتاب القدر و

Marfat.com

کتاب التوحید باب قولہ تعالیٰ ''وکلم اللہ موسیٰ تکلیما''۔

صحیح المسلم، کتاب الایمان باب لاسرور برسول اللہ الی السموات وفرض الصلوٰۃ وباب ذکر المسیح ابن مریم وباب ذکر سدرۃ المنتہیٰ وباب قولہ تعالیٰ ''ولقد راہ نزلۃ اخری'' وباب قولہ علیہ اسلام نورانی اراہ وقولہ، رایتا نورا، وکتاب الفضائل، باب من الفضائل، باب من فضائل موسیٰ علیہ السلام، جامع الترمذی، کتاب تفسیر القرآن، باب ومن سورۃ بنی اسرائیل، وباب من سورۃ النجم سنن النسائی، کتاب الصلوٰۃ باب فرض الصلوٰۃ وکتاب قیام اللیل باب ذکر صلوٰۃ نبی اللہ موسیٰ علیہ السلام، وکتاب الاشربہ، باب منزلۃ الخمر۔

سنن ابن ماجہ، تمام صحاح ستہ کی کتابوں میں کئی ابواب ہیں۔

اور سیرۃ کی تمام کتابوں مثلاً انساب الاشراف (۲) دلائل النبوۃ (۳) العروض الانف (۴) زاد المعاد (۵) سبل الھدی والاشاد (۶) السیرۃ الحلبیہ (۷) السیرۃ النبویہ (۸)

تاریخ کی تمام کتابوں مثلاً تہذیب تاریخ دمشق الکبیر (۲) الکامل فی التاریخ (۳) البدایہ والنہایہ (۴) تاریخ الخمیس (۵) تاریخ الاسلام (السیرۃ النبوۃ) وغیرہ۔

Marfat.com

باب نمبر 4:

(گستاخ رسول واجب القتل ہے)

اذیت اور گستاخی رسول پر عذاب اور سزا کا بیان

س1: جو کوئی حضور ﷺ کو تکلیف پہنچائے اس کے لئے خدا کا کیا فرمان ہے؟

ج: جو لوگ اللہ کے رسول ﷺ کو (اپنی بدگوئی، کج فہمی سے) تکلیف پہنچاتے ہیں ان کے لئے دردناک عذاب ہے۔

س2: اللہ کے رسول ﷺ کو اذیت دینے پر دردناک عذاب کی وعید کس سورۃ اور آیت میں ہے؟

ج: سورۃ التوبہ کی آیت نمبر ۶۱ میں ارشاد فرمایا وَالَّذِيْنَ يُؤْذُوْنَ رَسُوْلَ اللّٰهِ لَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ○ ''اور جو لوگ رسول اللہ کو (بدزبانی، بدعقیدگی سے) اذیت پہنچاتے ہیں ان کے لئے دردناک عذاب ہے۔

س3: اذیت اور تکلیف کی مختصراً تعریف یا معنی بتاؤ۔

ج: ادب واحترام اور تعظیم وتوقیر کے منافی کوئی لفظ، قول یا فعل اذیت یا تکلیف کہلاتا ہے۔

س4: سب سے برا شخص کون ہوتا ہے؟

ج: جس پر خدا لعنت بھیجتا ہے۔

س5: کیا خدا نے گستاخ رسول پر لعنت بھی فرمائی۔

ج: جی ہاں لَعَنَهُمُ اللّٰهُ فِي الدُّنْيَا وَ الْاٰخِرَةِ ۔الاحزاب (۳۳:۵۷) اللہ ان پر دنیا و آخرت میں لعنت بھیجتا ہے۔

Marfat.com

س6: کیا گستاخ رسول کی سزا دنیا و آخرت میں صرف رسوائی ہے یا کوئی مزید وعید بھی سنائی۔

ج: وَ اَعَدَّ لَهُمْ عَذَابًا مُّهِيْنًا ○ (۳۳:۵۷)

نہ صرف دنیا و آخرت میں رسوائی ہے بلکہ گستاخ رسول کے لئے دردناک عذاب تیار کر رکھا ہے۔ (ذلت کا عذاب)

س7: مخالفت رسول کے لئے کیا حکم فرمایا؟

اَلَمْ يَعْلَمُوْٓا اَنَّهٗ مَنْ يُّحَادِدِ اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ فَاَنَّ لَهٗ نَارَ جَهَنَّمَ خَالِدًا فِيْهَا ؕ ذٰلِكَ الْخِزْيُ الْعَظِيْمُ ○ (التوبہ: ۶۳) کیا وہ نہیں جانتے کہ جو شخص اللہ اور اس کے رسول کی مخالفت کرتا ہے تو اس کے لئے دوزخ کی آگ (مقرر) ہے جس میں وہ ہمیشہ رہنے والا ہے یہ زبردست رسوائی ہے۔

س8: رضا کے زیادہ حق دار کون ہیں؟

ج: اللہ اور اس کا رسول ﷺ زیادہ حق دار ہیں کہ اسے راضی کیا جائے۔

(ترجمہ: التوبہ: ۶۲)

س9: کیا گستاخ رسول اور (بے ادبی کرنے والوں) کو خدا خود بھی جواب دیتا ہے؟

گستاخ رسول کو خدا خود جواب دیتا ہے اور حضور ﷺ کی عزت و ناموس کا خود دفاع فرماتا ہے۔

س10: کلام الٰہی کی حفاظت کا ذمہ کس نے لیا؟ اور کیوں؟

ج: خدا تعالیٰ نے قرآن پاک کی حفاظت کا ذمہ خود لیا تاکہ اس کی حفاظت کسی بھی شخص پر بھاری نہ ہو اور محبوب کی یاد ہمیشہ قائم رہے محبوب خدا کی شان کو لوگ پہنچانے۔

س11: خدا نے کس سورۃ کے ذریعے کس گستاخ کو فرمایا کہ تیرے ہاتھ ٹوٹ جائیں۔

ج: اللہ تعالیٰ نے ابولہب کو سورۃ تَبَّتْ يَدَآ اَبِيْ لَهَبٍ وَّتَبَّ "اے ابولہب تیرے دونوں ہاتھ ٹوٹ جائیں"

س12: کیا ہاتھ توڑنے کے علاوہ بھی ابولہب کے لئے عذاب کی وعید مزید ہے؟

Marfat.com

ج: جی ہاں۔ سَیَصۡلٰی نَارًا ذَاتَ لَهَبٍ ○ یعنی وہ جلد ہی بھڑکتی آگ میں جھونکے جانے والا ہے۔

س13: ابولہب کی بیوی جو حضور ﷺ کے راستے میں کانٹے دار جھاڑیاں بچھاتی اس کے لئے خدا کا حکم سناؤ۔

ج: وَّامۡرَاَتُهٗ ؕ حَمَّالَةَ الۡحَطَبِ ○ فِیۡ جِیۡدِهَا حَبۡلٌ مِّنۡ مَّسَدٍ ○

ترجمہ: اور اس کی خبیث بیوی بھی ایندھن کا گٹھا اٹھانے والی اس کی گردن میں مونجھ کی رسی ہوگی۔

س14: اللہ اور رسول ﷺ کی نافرمانی کرنے والوں کے لئے کیا حکم ہے؟

ج: جو کوئی اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی نافرمانی کرے تو بے شک اس کے لیے دوزخ کی آگ ہے جس میں وہ ہمیشہ رہیں گے۔ (الجن، ۲۳:۷۲)

س15: کس سورۃ میں خدا نے حضور ﷺ کے دشمن کو ابتر کہا۔

ج: سورۃ الکوثر میں۔ اِنَّ شَانِئَكَ هُوَ الۡاَبۡتَرُ ○ ، بے شک تمہارا دشمن ہی ابتر ہے

س16: ابتر کا کیا معنی ہے؟

ج: بے نسل، بے نام ونشان، جس کی نسل آگے نہ بڑھ سکے۔

س17: بارگاہ مصطفوی ﷺ میں آواز کا بلند ہونا کیسا عمل ہے؟

ج: حضور ﷺ کی بارگاہ میں آواز کا اونچا ہونا بھی اعمال کو برباد کر دیتا ہے اور شعور بھی نہیں ہوتا۔ (الحجرات ملاحظہ فرمائیں)

س18: حضور ﷺ سے آگے بڑھنے سے کس سورۃ میں منع فرمایا؟

ج: لَا تُقَدِّمُوۡا بَیۡنَ یَدَیِ اللّٰهِ وَرَسُوۡلِهٖ (کسی بھی معاملے میں) اللہ اور اس کے رسول ﷺ سے آگے نہ بڑھو۔ (الحجرات:۱)

س19: مخالفت رسول کے بارے میں قرآن پاک کی کوئی اور سورہ کا حوالہ بھی دیں۔ (ذلیل لوگ کون ہیں؟)

ج: اِنَّ الَّذِیۡنَ یُحَآدُّوۡنَ اللّٰهَ وَرَسُوۡلَهٗۤ اُولٰٓئِكَ فِی الۡاَذَلِّیۡنَ ○ (المجادلہ:۲۰)

Marfat.com

''بے شک جو لوگ بھی اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی مخالفت کرتے ہیں وہ سب بڑے ذلیل لوگ ہیں''۔

س20: آخر کار غلبہ کس کا ہوگا۔ (سورۃ المجادلہ کے حوالہ سے بتائیں)

ج: فرمایا۔ كَتَبَ اللّٰهُ لَاَغْلِبَنَّ اَنَا وَرُسُلِيْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ قَوِيٌّ عَزِيْزٌ ○ (۵۸:۲۱)

اللہ نے لکھا دیا ہے کہ میں اور میرے رسول یقیناً ضرور غالب ہو کر رہیں گے۔ بے شک اللہ بڑی قوت والا بڑے غلبے والا ہے۔

س21: کیا کوئی مومن گستاخ رسول سے دوستی رکھ سکتا ہے؟

ج: ہرگز نہیں خواہ ان کے اپنے قریبی رشتہ دار ہی کیوں نہ ہوں۔ (سورۃ المجادلہ ۲۲۔۵۸)

س22: کیا رسالت مآب ﷺ کا بے ادب شخص ایمان دار یا مسلمان ہو سکتا ہے؟

ج: ہرگز ہرگز نہیں۔ کیونکہ صرف آواز کی بلندی پر تمام اعمال رد کر دیئے جاتے ہیں اور خبر بھی نہیں دی جاتی۔ (الحجرات)

س23: تعظیم وتوقیر رسول ﷺ پر کیا انعامات ملتے ہیں؟

ج: الحجرات میں فرمایا ''بے شک جو لوگ رسول ﷺ کی آواز سے اپنی آواز پست رکھتے ہیں یہی وہ لوگ ہیں جن کے دلوں کو اللہ نے تقویٰ کے لئے چن کر خاص کر لیا ہے۔ ان کے لئے بخشش ہے اور اجر عظیم ہے۔

س24: کیا کوئی ایسا ذو معنی لفظ جو اچھائی کے معنی بھی دے اور برائی کے معنی بھی دے حضور ﷺ کے لئے بولنا جائز ہے۔

ج: بالکل نہیں جس لفظ میں برائی کا شک بھی پایا جائے خدا نے منع فرما دیا جس طرح فرمایا اے ایمان والو لاتقولو راعنا نہ کہو بلکہ انظرنا کہا کرو۔ (بے ادبی کا لفظ بھی ختم کر دیا)

س25: کیا خدا نے کبھی کسی پر لعنت بھی کی ہے۔ حوالہ بھی دیں۔

ج: جی ہاں سورۃ الاحزاب کی آیت نمبر ۵۷ میں فرمایا۔ بے شک جو لوگ اللہ اور اس

Marfat.com

کے رسول ﷺ کو اذیت دیتے ہیں اللہ ان پر دنیا و آخرت میں لعنت بھیجتا ہے اور اس نے ان کے لئے دردناک عذاب تیار کر رکھا ہے۔

س26: گستاخ رسول (لعنتی لوگوں) کے متعلق ہمارے لیے (مسلمانوں کے لئے) کیا حکم ہے؟

ج: مَّلْعُوْنِيْنَ ۚ اَيْنَمَا ثُقِفُوْٓا اُخِذُوْا وَ قُتِّلُوْا تَقْتِيْلًا ○ (الاحزاب:۶۱)

''یہ لعنت کیے ہوئے لوگ جہاں کہیں پائے جائیں، پکڑ لئے جائیں اور چن چن کر بری طرح قتل کر دیئے جائیں۔

س27: (سورۃ الاحزاب) گستاخ رسول کی سزا کیا ہے۔ حوالہ بھی دیں۔

ج: بری طرح موت کی سزا ہے۔ (الاحزاب:۶۱)

س28: کیا پاکستان کے قانون میں گستاخ رسول کی سزا بطور حد ہے۔ وضاحت کریں۔

ج: جی ہاں، ۱۹۸۵ء سے پہلے پاکستانی قانون میں گستاخ رسول کی سزا صرف قید و جرمانہ تھی جسے ترمیم کے بعد موت کی سزا بطور حد لاگو ہوئی۔ جو کہ قانون کی شق 295-C ہے۔

س29: 295-C میں ترمیم کس شخصیت کے دلائل کی روشنی میں ہوئی۔

ج: شیخ الاسلام پروفیسر ڈاکٹر محمد طاہر القادری صاحب کے تاریخی دلائل پر مشتمل جن کی سماعت عدالت میں مسلسل تین دن تک جاری رہی۔

س30: 295-C ترمیم کے دلائل کے موقع پر کمرہ عدالت میں کون کون لوگ موجود تھے۔

ج: شیخ الاسلام پروفیسر ڈاکٹر محمد طاہر القادری کے تین دن مسلسل دلائل سننے کے لئے کمرہ عدالت میں علماء، مشائخ، وکلاء، طلباء اور اہل علم و دانش کی اتنی کثیر تعداد موجود رہی کہ تل دھرنے کی جگہ نہ تھی۔

س31: ''حد'' اور تعزیر میں کیا فرق ہے؟

ج: ''حد'' وہ سزا ہے جو اللہ اور اس کے رسول ﷺ نے مقرر کی ہو اس میں کسی کو تخفیف کرنے کا حق نہیں جبکہ تعزیر وہ سزا ہوتی ہے جو واقعات و حالات کے

Marfat.com

مطابق قاضی رجج کی طرف سے دی جائے۔

س32: گستاخ رسول کی سزا موت بطور "حد" کس آیت قرآنی سے ثابت ہے۔

ج: سورۃ الاحزاب:۶۱

س33: اللہ اورس کے رسول ﷺ کی اطاعت نہ کرنے والے آخرت میں کیا خواہش کریں گے؟

ج: يَوْمَ تُقَلَّبُ وُجُوهُهُمْ فِي النَّارِ يَقُولُونَ يٰلَيْتَنَآ اَطَعْنَا اللّٰهَ وَ اَطَعْنَا الرَّسُوْلَا ○ (الاحزاب:۶۶)

جس دن ان کے منہ آتش دوزخ میں (بار بار) الٹائے جائیں گے (تو) وہ کہیں گے: اے کاش! ہم نے اللہ کی اطاعت کی ہوتی اور ہم نے رسول ﷺ کی اطاعت کی ہوتی۔

س34: کیا خدا اور اس کے رسول ﷺ یا دین اسلام کے متعلق کوئی مزاح کرنا یا تنقیدی بات کرنا خواہ دوسروں کوخوش کرنے کے لئے ہو جائز ہے؟

ج: ہرگز ہرگز نہیں قرآن پاک میں اکثر جگہوں پر دین کے بارے میں استہزاء سے منع فرمایا اور جوایسا کرتا ہے وہ کفر کرتا ہے۔

س35: ہنسی، مذاق پر سورۃ توبہ میں کیا ارشاد فرمایا۔

ج: (فرما دیجئے) کیا تم اللہ اور اس کی آیات اور اس کے رسول ﷺ سے ہنسی کرتے تھے۔ بہانے مت بناؤ تم ایمان لانے کے بعد کافر ہو چکے ہو۔ (التوبہ: ۶۴۔۶۵) (ثابت ہوا کہ خدا اور رسول ﷺ اور قرآنی آیات سے مذاق کرنے پر کفر لاگو ہو جاتا ہے)

س36: گستاخ رسول کی نشانیاں خدا نے کس سورۃ میں بیان فرمائی؟

ج: سورۃ القلم (ن) کی آیت نمبر ۱۰ تا ۱۳ اور ۱۶ میں۔

س37: حضور ﷺ کی شان میں گستاخی کرنے والے بد بخت کی بری خصلتیں کون کون سی ہیں؟

Marfat.com

ج: سورۃ ن (القلم) میں خدا نے درج ذیل بری خصلتوں کا ذکر کیا ہے جو کہ گستاخ رسول میں موجود ہوتی ہیں۔

(۱) بہت قسمیں کھانے والا (۲) انتہائی ذلیل (۳) طعنہ زن (۴) عیب جو (۵) فساد پھیلانے کے لئے چغل خوری کرنے والا (۶) نیکی سے روکنے والا (۷) بخیل اور کنجوس (۸) حد سے بڑھنے والا (سرکش) (۹) سخت گناہ کرنے والا (۱۰) بدمزاج (۱۱) حرامی (زنا سے پیدا ہونے والا)

س38: گستاخ رسول کی ایسی خاص نشانی بتائیں جس سے اس کی ایسی حقیقت سامنے آ جائے؟

ج: حضور ﷺ کا گستاخ کبھی حلال زادہ نہیں ہوسکتا، بلکہ حرام زادہ (حرامی) ہوتا ہے۔

س39: کس گستاخ رسول کے متعلق خدا نے (جو کہ ستار العیوب ہے) نے بھی حرامی ہونے کا پول کھول دیا۔

ج: ولید بن مغیرہ کے متعلق (جس نے بعدہ جا کر اپنی ماں سے تصدیق بھی کروائی)۔

س40: کیا گستاخ رسول کے عیب، کمزوریاں، گناہ وغیرہ کا چرچا کرنا چاہیے؟

ج: جی ہاں! یہ خدا کی سنت ہے۔ (جو حقیقت حال کو جھٹلاتا ہے اس کا پول کھول دینا اجر و ثواب اور جہاد ہے)۔

س41: گستاخ رسول کے علاوہ کسی اور مشرک یا کافر وغیرہ کے متعلق بھی خدا نے ایسے سخت الفاظ یعنی حرامزادہ کہا ہے؟

ج: نہیں بلکہ حرام زادہ وہی شخص ہوتا ہے جس نے شان مصطفےٰ ﷺ میں گستاخی کی ہو۔

س42: سورۃ القلم میں ولید بن مغیرہ جس نے بارگاہ نبوت میں گستاخی کی تھی اس کی ناک کو خدا نے کس سے تشبیہ دی۔

Marfat.com

ج: فرمایا سنسمہ علی الخرطوم ''اب ہم اس کی سونڈ جیسی ناک پر داغ لگا دیں گے۔ (ہاتھی کی سونڈ سے)

س43: خدا اور اس کے رسول ﷺ کی مخالفت کرنے والوں کے متعلق مسلمان کے لئے کیا حکم فرمایا گیا۔

ج: فرمان خدا ہے۔ فَاضْرِبُوْا فَوْقَ الْاَعْنَاقِ وَ اضْرِبُوْا مِنْهُمْ كُلَّ بَنَانٍ ○ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ شَآقُّوا اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ ۚ وَ مَنْ يُّشَاقِقِ اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ فَاِنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعِقَابِ ○ (آیت نمبر ۱۲ اور ۱۳) (الانفال) سوتم (ان کافروں کی) گردنوں کے اوپر سے ضرب لگانا اور ان کے ایک ایک جوڑ کو توڑ دینا۔ یہ اس لیے کہ انہوں نے اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی مخالفت کی اور جو شخص اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی مخالفت کرے تو بے شک اللہ (اسے) سخت عذاب دینے والا ہے۔ (خدا اور اس کے رسول ﷺ کی مخالفت کرنے والوں کو بُری طرح قتل کر دینے کا حکم ارشاد فرمایا)

س44: کعب بن اشرف کون تھا اور قتل کیوں کیا گیا۔

ج: کعب بن اشرف ایک یہودی تھا جو حضور ﷺ کی شان میں گستاخانہ شعر گوئی کرتا تھا جس کی وجہ سے اسے قتل کر دیا گیا۔

س45: کعب بن اشرف کی گستاخی پر کس صحابی نے اسے موت کے گھاٹ اتارا۔

ج: کعب بن اشرف کو صحابی رسول ﷺ محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ نے باقاعدہ منصوبہ بندی سے واصل جہنم کیا۔

س46: حضور ﷺ کے دور میں جو گستاخان رسول قتل ہوئے چند ایک کا نام بتائیں۔

ج: کعب بن اشرف، ابو رافع اور ام ولد وغیرہ

س47: کیا گستاخ رسول کو خانہ کعبہ کے خلاف میں پناہ لینے سے معافی مل سکتی ہے؟

ج: ہرگز نہیں۔ بلکہ وہاں بھی گستاخ رسول کو قتل کرنا جائز ہے۔ (فرض ہے)

س48: نبی ﷺ اور صحابی ﷺ کی شان میں گستاخ کی سزا میں فرق بیان کریں۔

Marfat.com

ج: حضرت علی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا ''جو شخص کسی نبی کو گالی دے تو اسے قتل کر دو اور جو میرے کسی صحابی کو گالی دے اسے کوڑے مارو۔ (حد اور تعزیر) (الشفاء ۲: ۹۴۸)

س49: جو شخص حضور ﷺ کے فیصلے کو نہ مانے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے کیا کیا؟

ج: ایک شخص جو بارگاہ نبوت سے فیصلہ کروانے کے بعد حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے پاس حاضر ہو کر فیصلہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے کروانے آیا تو حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے اپنی تلوار سے اس کا سر قلم کر کے فرمایا حضور ﷺ کا فیصلہ نہ ماننے والے کا فیصلہ عمر کی تلوار کرتی ہے۔ (تفسیر المظہری ۲: ۱۵۴) (تفسیر کشاف ۱: ۵۲۵)

س50: حضور ﷺ کے کئے گئے فیصلے کو نہ ماننے والے کا سر حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے قلم کیا تو عمر فاروق کا یہ قدم کیسا رہا؟

ج: حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے اس جرأت مندانہ قدم پر خدا نے یوں تصدیق فرمائی۔

فَلَا وَ رَبِّكَ لَا يُؤْمِنُوْنَ حَتّٰى يُحَكِّمُوْكَ فِيْمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ ثُمَّ لَا يَجِدُوْا فِيْٓ اَنْفُسِهِمْ حَرَجًا مِّمَّا قَضَيْتَ وَ يُسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا ○

(النساء ۴: ۶۵)

پس (اے حبیب آپ کے رب کی قسم یہ لوگ مسلمان نہیں ہو سکتے یہاں تک کہ وہ اپنے درمیان واقع ہونے والے ہر اختلاف میں آپ کو حاکم بنالیں پھر اس فیصلہ سے جو آپ صادر فرمائیں اپنے دلوں میں کوئی تنگی نہ پائیں اور (آپ ﷺ کے حکم کو) بخوشی پوری فرمانبرداری کے ساتھ قبول کر لیں۔

س51: سورۃ النساء کی آیت نمبر ۶۵ سے کیا کیا احکام و مسائل اخذ ہو رہے ہیں مختصراً بتائیں۔

ج: (۱) مسلمان وہ ہے جو ہر اختلاف میں حضور ﷺ کی طرف رجوع کرے۔

(۲) حضور ﷺ کو مکمل طور پر حاکم و بادشاہ اور بااختیار مانے۔

(۳) جو فیصلہ آپ فرمائیں دل میں تنگی ذرہ برابر نہ ہو بلکہ سر تسلیم خم کرے اور اس

Marfat.com

پرخوش اور راضی بھی ہو۔

س52: حضرت عمر فاروق کو فاروق کا لقب کب ملا؟

ج: ایک روایت کے مطابق حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو فاروق کا لقب بھی اسی وقت ملا جب حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فیصلہ نہ ماننے والے کا سر قلم کیا گیا اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا یقیناً حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حق و باطل میں فرق کر دیا۔ تفسیر مظہری (۱۵۶:۲)

س53: غازی علم الدین شہید کون تھا۔

ج: یہ خطے برصغیر کا وہ نوجوان عاشق رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جس نے ایک ہندو مُصنّف جس نے اپنی تصنیف میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان میں گستاخی کی تھی اسے واصل جہنم کیا تھا۔

س54: انگریز حکومت نے جب غازی علم الدین شہید کو سزائے موت دے دی تو وقت کے ولی حضرت جماعت علی شاہ نے ایک عاشق رسول کا کیسے دیدار کیا۔

ج: حضرت جماعت علی شاہ صاحب نے دیدار چہرہ کی بجائے پاؤں کی طرف سے کپڑا ہٹا کر کیا اور اپنی داڑھی شریف آپؒ کے قدموں میں لگا کر خراج تحسین پیش کیا۔

Marfat.com

باب نمبر5:

ادب اور تعظیم وتوقیر مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

رشتہ نہ ہو قائم جو محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے وفا کا
پھر جینا بھی برباد ہے مرنا بھی اکارت ہے

س1: کیا تعظیم وتوقیر رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایمان کی اصل ہے؟

ج: جی ہاں!

نماز اچھی، حج اچھا ، روزہ اچھا، زکوٰۃ اچھی
مگر میں باوجود اس کے مسلمان ہو نہیں سکتا
نہ جب تک کٹ مروں میں خواجہ ، بطحا کی حرمت پر
خدا شاہد ہے کامل میرا ایمان ہو نہیں سکتا

س2: ادب رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وناموس رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے متعلقہ قرآن سے کوئی ایک حوالہ دیں۔

ج: سورۃ الفتح میں ارشاد فرمایا: لِتَومنو بِاللّٰہِ وَرَسُولِہٖ وتُعَزِّروہُ وَتُوَقِّروہُ ط تاکہ تم اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ایمان لاؤ اور ان کے دین کی مدد کرو اور ان کی بے حد تعظیم وتوقیر (ادب واحترام) کرو۔

س3: سورۃ الاعراف کی روشنی میں فلاح پانے والے لوگ کون سے ہیں؟

ج: سورۃ الاعراف کی آیت نمبر ۱۵۷ کے آخری حصے میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے متعلق

Marfat.com

فرمایا۔ فَالَّذِينَ امَنُو بِهٖ وَعَزَّرُوهُ ترجمہ: پس جو لوگ اس (برگزیدہ رسول ﷺ) پر ایمان لائیں گے اور ان کی تعظیم و توقیر کریں گے اور ان (کے دین) کی مدد و نصرت کریں گے اور اس نور (قرآن) کی پیروی کریں گے جو ان کے ساتھ اتارا گیا ہے وہی لوگ ہی فلاح پانے والے ہیں۔

س4: عزت واحترام کے حقدار کون کون ہیں۔

ج: وَاللّٰهِ الْعِزَّةُ وَلِرَسُولِهٖ...... (المنافقون ۸) اور عزت تو صرف اللہ کے لئے اور اس کے رسول ﷺ کے لئے اور مومنین کے لئے کے لئے ہے مگر منافقین (اس حقیقت کو) جانتے نہیں ہیں۔

س5: تعظیم و توقیر اور ادب رسالت مآب ﷺ کرنے پر کن کن انعامات سے نوازا جاتا ہے۔ قرآن اور الوہی حوالہ دیں۔

ج: سارے انعامات ہی تعظیم و تکریم رسول ﷺ کی وجہ سے نصیب ہوتے ہیں سورۃ الحجرات کی آیت نمبر ۳ میں ارشاد فرمایا۔ اِنَّ الَّذِيْنَ يَغُضُّوْنَ اَصْوَاتَهُمْ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ امْتَحَنَ اللّٰهُ قُلُوْبَهُمْ لِلتَّقْوٰى ط لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّاَجْرٌ عَظِيْمٌ ○ ترجمہ: "بے شک جو لوگ رسول ﷺ کی آواز سے اپنی آوازوں کو (ادب و نیاز کے باعث) پست رکھتے ہیں۔ یہی وہ لوگ ہیں جن کے دلوں کو اللہ نے تقویٰ کے لئے چن کر خاص کر لیا ہے ان ہی کے لئے بخشش ہے اور اجر عظیم ہے۔

س6: دلوں کا تقویٰ سورۃ الحجرات کی روشنی میں کن لوگوں کے لئے خدا نے مخصوص فرمایا؟

ج: جو لوگ اَدب واحترام کے باعث اپنی آوازیں حضور ﷺ کی آواز سے پست رکھتے ہیں۔

س7: سورۃ الحجرات کی روشنی میں ادب رسالت ﷺ میں آوازوں کو دھیمہ اور آہستہ رکھنے پر کن انعامات کا حقدار ایک مومن ہو جاتا ہے؟

ج: سورۃ الحجرات کی آیت نمبر ۳ کی روشنی میں درج ذیل تین انعامات ادب رسالت

Marfat.com

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وجہ سے نصیب ہوتے ہیں (۱) دلوں کا تقویٰ نصیب ہوتا ہے (۲) بخشش اور مغفرت (گناہوں کو بخش دیا جاتا ہے) (۳) اجر عظیم نصیب ہوتا ہے۔

س8: صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے اگر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ملاقات کرنا ہوتی اور زیارت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لئے در رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جاتے تو کیا کرتے۔

ج: گھر سے باہر انتظار کرتے اور ادب و احترام کے ساتھ در رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف منہ کر کے کھڑے رہتے۔

س9: ادب واحترام کے ساتھ بیٹھ کر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا گھر سے نکلنے کا انتظار کرنا کیسا عمل ہے۔

ج: اچھا عمل ہے۔ اس انتظار میں خیر اور نیکی ہے اور اس پر خدا غفور اور رحیم ہے یعنی اس منتظر کے گناہ بخش دیئے جاتے ہیں اور خدا اپنا فضل و کرم فرماتا ہے۔

س10: کیا ادب رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا باہر انتظار کرنا قرآنی اور الوہی حکم ہے۔

ج: جی ہاں، سورۃ الحجرات کی آیت نمبر ۵ میں ارشاد ہوتا ہے وَلَوْ اَنَّهُمْ صَبَرُوْا حَتّٰى تَخْرُجَ اِلَيْهِمْ لَكَانَ خَيْرًا لَّهُمْ ؕ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ○

ترجمہ: ''اور اگر وہ لوگ صبر کرتے یہاں تک کہ آپ خود ہی ان کی طرف باہر تشریف لے آتے تو یہ ان کے لئے بہتر ہوتا اور اللہ بڑا بخشنے والا بہت رحم فرمانے والا ہے۔

س11: کیا خدا تبارک وتعالیٰ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ادب واحترام کا حکم فرماتا ہے۔

ج: جی ہاں ایمان کی اصل ہی ادب رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے قرآن پاک ادب واحترام رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بھرا پڑا ہے۔

س12: جو آداب خدا نے صحابہ کرام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دعوت کی بابت ارشاد فرمائے مختصراً بیان کریں۔

ج: جب حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کسی کو دعوت پر بلائیں خدا فرماتا ہے کہ وقت سے پہلے بھی نہ آؤ اور کھانا کھانے کے بعد بیٹھے نہ رہا کرو فوراً واپس چلے جایا کرو تا کہ نبی رحمت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو تکلیف نہ ہو۔

س13: قرآن کی کون سی سورۃ اور کون سی آیت میں خدا نے دعوت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے

Marfat.com

آداب صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو بتائے۔

ج: سورۃ الاحزاب کی آیت نمبر ۵۳ میں

س 14: سورۃ الاحزاب کی آیت نمبر ۵۳ معہ ترجمہ بیان کریں جس میں حضور ﷺ کی دعوت میں کھانے کے آداب کے متعلق خدا نے ارشاد فرمایا۔

ج: یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَدْخُلُوْا بُیُوْتَ النَّبِیِّ اِلَّاۤ اَنْ یُّؤْذَنَ لَكُمْ اِلٰی طَعَامٍ غَیْرَ نٰظِرِیْنَ اِنٰىهُ ۙ وَ لٰكِنْ اِذَا دُعِیْتُمْ فَادْخُلُوْا فَاِذَا طَعِمْتُمْ فَانْتَشِرُوْا وَ لَا مُسْتَاْنِسِیْنَ لِحَدِیْثٍ ؕ اِنَّ ذٰلِكُمْ كَانَ یُؤْذِی النَّبِیَّ فَیَسْتَحْیٖ مِنْكُمْ ۚ وَ اللّٰهُ لَا یَسْتَحْیٖ مِنَ الْحَقِّ ؕ

ترجمہ: اے ایمان والو! نبی (مکرم ﷺ) کے گھروں میں داخل نہ ہوا کرو سوائے اس کے کہ تمہیں کھانے کے لئے اجازت دی جائے (پھر وقت سے پہلے پہنچ کر) کھانا پکنے کا انتظار کرنے والے نہ بنا کرو (ہاں جب) تم بلائے جاؤ تو (اس وقت) اندر آیا کرو پھر جب کھانا کھا چکو تو (وہاں سے اٹھ کر) فوراً منتشر ہو جایا کرو اور وہاں باتوں میں دل لگا کر بیٹھے رہنے والے نہ بنو۔ یقیناً تمہارا ایسے (دیر تک بیٹھے) رہنا نبی (اکرم ﷺ) کو تکلیف دیتا ہے اور وہ تم سے (اٹھ جانے کا کہتے ہوئے) شرماتے ہیں اور اللہ حق (بات کہنے) سے نہیں شرماتا۔

س 15: سورۃ الاحزاب کی آیت نمبر ۵۳ کے ابتدائی حصے میں حضور ﷺ کو جن باتوں سے دقت یا تکلیف پہنچتی ہو۔ خدا نے منع فرمایا وہ آداب کیا ہیں؟

ج: حضور ﷺ کے گھروں میں داخل نہیں ہونا۔ اگر آپ ﷺ کھانے پر بلائیں یعنی دعوت دیں تو وقت سے پہلے آ کر بیٹھنا اور کھانے کا انتظار کرنے سے بھی منع فرمایا، کھانا کھانے کے بعد فوراً چلے جانے کا حکم فرمایا تا کہ حضور ﷺ کو پریشانی نہ ہو اور حضور ﷺ کے گھروں میں باتوں میں لگنے سے منع فرمایا اور ازواج مطہرات سے کوئی سامان مانگنا ہو تو پس پردہ پوچھنے کا حکم فرمایا اور کوئی ایسی بات جس سے حضور ﷺ کو کوئی تکلیف پہنچے منع فرمایا حتیٰ کہ حضور ﷺ

Marfat.com

کے وصال کے بعد بھی ازواج مطہرات کو مومنین کی مائیں ہونے کی نسبت ان سے نکاح نہ کرنے کا حکم اور اگر کوئی ان میں سے کسی حکم کی نافرمانی کرے یہ خدا کے نزدیک بہت بڑا گناہ ہے۔

س16: کیا حضور ﷺ کی عظمت، شان اور بڑائی کا ذکر کرنا جائز ہے؟

ج: جی ہاں بلکہ خدا کی سنت ہے کیونکہ سارا قرآن ہی حضور ﷺ کی شان بیان فرماتا ہے خدا خود فرماتا ہے ورفعنا لک ذکرک (الم نشرح ۴) اور ہم نے آپ کی خاطر آپ کا ذکر (اپنے ذکر کے ساتھ ملا کر دنیا و آخرت میں ہر جگہ) بلند فرما دیا۔

س17: جو شخص حضور ﷺ کے ذکر کے ڈنکے نہ بجائے وہ کیا ہے؟

ج: وہ ایسا کنجوس شخص ہے جو خدا کی سنت کا تارک ہونے کے ساتھ ساتھ خدا کے حکم کا نافرمان بھی ہے۔

س18: کیا خدا حضور ﷺ پر درود اسلام بھیجتا ہے اور ایمان والوں کو کیا حکم فرماتا ہے؟

ج: اِنَّ اللّٰهَ وَ مَلٰٓىِٕكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ ؕ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَ سَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا ○ (الاحزاب ۵۶)

ترجمہ: بے شک اللہ اور اس کے (سب) فرشتے نبی (مکرم ﷺ) پر درود بھیجتے رہتے ہیں۔ اے ایمان والو تم بھی ان پر درود بھیجا کرو اور خوب سلام بھیجا کرو۔

س19: وہ کونسا عمل ہے جو خدا بھی کرتا ہے اور فرشتے بھی اس عمل میں مصروف ہیں اور ایمان والوں کے لئے بھی خدا کا حکم ہے؟

ج: درود و سلام کا نذرانہ حضور ﷺ کی بارگاہ میں بھیجنا تمام مومنین کے لئے بھی حکم صادر فرمایا ہے۔

س20: حضور ﷺ پر درود سلام بھیجنے کا ذکر قرآن پاک کی کس سورۃ کی کون سی آیت میں ہے۔

ج: سورۃ الاحزاب کی آیت نمبر ۵۶

س21: خدا کی رضا کس بات میں ہے؟

Marfat.com

ج: خدا کی رضا رسول ﷺ کو راضی کرنے میں ہے۔

س22: حضور ﷺ کو راضی کرنے کا ذکر کس سورۃ میں کون سی آیت میں ہے۔

ج: سورۃ الضحیٰ کی آیت نمبر ۵ میں فرمایا: وَلَسَوْفَ يُعْطِيْكَ رَبُّكَ فَتَرْضٰى ○ اور آپ کا رب عنقریب آپ کو (اتنا کچھ) عطا فرمائے گا کہ آپ راضی ہو جائیں گے۔

س23: کیا کبھی خدا نے حضور ﷺ کو اکیلا چھوڑا یا کبھی کسی وقت بھی ناراض ہوا۔

ج: نہیں۔

س24: حوالہ دیں۔

ج: سورۃ الضحیٰ کی آیت نمبر ۳ میں فرمایا مَا وَدَّعَكَ رَبُّكَ وَمَا قَلٰى ○ آپ کے رب نے (جب سے آپ کو منتخب فرمایا ہے) آپ کو نہیں چھوڑا اور نہ ہی (جب سے آپ کو محبوب بنایا ہے) ناراض ہوا ہے۔

س25: حضور ﷺ کی شان و شوکت اور عظمت اور مقام مصطفےٰ ﷺ کو کوئی کما حقہ بیان کرسکتا ہے۔

ج: نہیں حضور ﷺ کے رتبے اور مقام اور شان کے بیان کا حق کسی انسان سے کیا فرشتوں سے بھی (حق) ادا نہیں ہوسکتا کہ پوری طرح حضور ﷺ کی شان بیان کرسکے۔

س26: اس کی کوئی قرآنی دلیل۔

ج: جس کا ذکر خود خدا بلند کردے اور خدا جس کے متعلق فرمادے۔ وللآخرہ خیرلك من الاولی۔ ترجمہ: اور بے شک (ہر) بعد کی گھڑی آپ ﷺ کے لئے پہلی سے بہتر (یعنی باعث عظمت و رفعت) ہے تو اب فرشتوں کے سردار حضرت جبرائیل امین کو بھی فرض کرلیا جائے کہ وہ مقام مصطفےٰ کو جانتے ہوں اور ذکر مقامِ مصطفےٰ کا بتائیں جیسے ہی مقام و رتبہ بتائیں اگلے ہی لمحہ میں تو خدا نے آیت مذکورہ کے مطابق مزید بلندی عطا فرمادی تو جو رتبہ اور مقام پہلے

Marfat.com

بیان ہو چکا اب آپ ﷺ کا رتبہ اس سے بھی بلند ہو چکا۔

زندگیاں ختم ہوئیں اور قلم ٹوٹ گئے

مگر آپ ﷺ کے اوصاف کا ایک باب بھی پورا نہ ہوا

س27: کس کی رضا مطلوب ہے یا راضی اور خوش کس کو کیا جائے کون اس کا حقدار ہے؟

ج: خدا اور اس کے رسول ﷺ کو راضی کرنا۔

س28: اللہ اور اس کے رسول ﷺ کو راضی کرنے کے متعلق قرآنی حوالہ دیں؟

ج: سورۃ توبہ کی آیت نمبر ۶۲ میں ارشاد فرمایا۔ وَاللّٰهُ وَ رَسُوْلُهٗٓ اَحَقُّ اَنْ يُّرْضُوْهُ ترجمہ: اور اللہ اور اس کا رسول ﷺ زیادہ حق دار ہے کہ اسے راضی کیا جائے۔

س29: آیت مذکورہ بالا میں اللہ اور رسول ﷺ کے ذکر کے بعد واحد کا صیغہ استعمال ہوا کہ ''اسے'' راضی کیا جائے۔ وجہ بتائیں۔

ج: کیونکہ خدا کی رضا حضور ﷺ کی رضا میں ہے تو جس نے رسول ﷺ کو راضی کر لیا دراصل اس نے خدا کو راضی کر لیا۔

س30: اطاعتِ رسول ﷺ کے بارے کیا ارشاد فرمایا:

ج: وَ اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَ الرَّسُوْلَ (العمران ۱۳۲)

ترجمہ :اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی اطاعت کرو۔

س31: اطاعت رسول ﷺ کو خدا نے کس کی اطاعت قرار دیا۔

ج: مَنْ يُّطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰهَ (النسا:۸۰)

یعنی جس نے رسول ﷺ کی اطاعت و فرمانبرداری کی پس اس نے اللہ کی اطاعت کر دی۔

س32: خدا تعالیٰ نے حضور ﷺ کے سامنے اپنی آوازوں کو پست رکھنے کا حکم کس سورۃ میں ارشاد فرمایا۔

ج: حضور ﷺ کا ادب و احترام سکھاتے ہوئے خدا نے سورۃ الحجرات میں ارشاد

Marfat.com

فرمایا۔ لَا تَرْفَعُوْٓا اَصْوَاتَکُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِیِّ ترجمہ: کہ اے ایمان والو اپنی آوازوں کو (بھی) حضور ﷺ کی آواز سے اونچا نہ کرو۔

س33: اگر بارگاہ مصطفیٰ ﷺ میں آواز بھی اونچی ہو جائے تو کیا سزا ہے؟

ج: حضور ﷺ کی آواز سے کسی کی آواز کا بھی اونچا ہو جانا خدا کے نزدیک اتنی بڑی گستاخی ہے اور اتنا بڑا جرم ہے کہ فرمایا: اَنْ تَحْبَطَ اَعْمَالُکُمْ وَاَنْتُمْ لَا تَشْعُرُوْنَ کہ تمام اعمال رد کر دیئے جائیں گے اور پھر شعور بھی نہ ہوگا پتہ بھی نہ چلے گا۔

محمد ﷺ کی محبت دین حق کی شرط اول ہے
اسی میں ہو اگر خامی تو سب کچھ نامکمل ہے

س34: کیا رسالت مآب ﷺ کا بے ادب شخص مسلمان یا ایماندار ہو سکتا ہے؟

ج: ہرگز نہیں۔ کیونکہ آواز کی بلندی پر تمام اعمال رد کر دیئے جاتے ہیں اور انسان مرتد ہو جاتا ہے (گستاخی کرنا تو بعد کی بات ہے)

س35: کوئی ایسا لفظ، کلمہ، کلام جو ذومعنی ہو ایک معنی اچھائی اور ادب میں سے ہو جبکہ دوسرا معنی تحقیر و تذلیل کے زمرے میں آئے وہ حضور ﷺ کے لئے اچھائی اور ادب کے معنی میں بولنا جائز ہے؟

ج: وہ لفظ، کلمہ، کلام جن سے ادب واحترام کے علاوہ تنقیص و تذلیل اور بُرے معنوں میں بھی استعمال ہو اس کے بولنے کی بھی بالکل ممانعت ہے۔ تاکہ اس کی لفظ کی آڑ میں کوئی بدبخت انسان رسول ﷺ کی گستاخی نہ کرتا پھرے۔

س36: وہ ذومعنی لفظ یا کلمہ جن سے ادب کے پہلو کے ساتھ ساتھ تنقیص کا پہلو بھی نکلتا تھا ان الفاظ سے خدا نے مومنین کے لئے بھی منع فرما دیا اس کا مکمل قرآنی حوالہ دیں۔

ج: سورۃ البقرہ میں ارشاد فرمایا: یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَقُوْلُوْا رَاعِنَا وَ قُوْلُوا انْظُرْنَا ۔ یعنی اے ایمان والو راعنا نہ کہا کرو بلکہ یوں کہا کرو اے نبی ﷺ

Marfat.com

ہماری طرف نظر کرم فرماؤ۔

س37: کیا اس بارے میں مزید بھی کچھ ارشاد فرمایا۔

ج: جی ہاں ایک راعنا سے منع فرمایا اور اس کی جگہ نیا کلمہ عطا فرمایا انظرنا پھر ارشاد فرمایا کہ ہمہ تن گوش ہو کر حضور ﷺ کی بارگاہ میں بیٹھا کرو تا کہ پوچھنے کی حاجت نہ رہے۔

س38: راعنا کا معنی جو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اپنے طور پر استعمال کرتے کیا تھا؟

ج: جب حضور ﷺ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں بیٹھ کر ارشاد فرما رہے ہوتے اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم آپ کے فرمودات سے مستفیض ہو رہے ہوتے اور کسی صحابی رضی اللہ عنہ کو سمجھ نہ آتی تو عرض کرتا راعنا یا رسول اللہ ﷺ یعنی یا رسول اللہ ہمارے ساتھ رعائت فرمایئے۔ یعنی بات دوبارہ ارشاد فرمایئے۔

س39: کیا راعناء کوئی اور مطلب بھی ہے؟

ج: جی ہاں ایک معنی بے ادبی اور گستاخی کے زمرے میں آتا ہے پس اسی وجہ سے خدا تبارک وتعالیٰ نے مسلمانوں کو نبی مکرم ﷺ کے لئے ان الفاظ کے استعمال سے منع فرمایا۔

س40: کیا حضور ﷺ کو بلانے کے لئے گھر سے باہر سے آواز دینا اچھا ہے۔

ج: نہیں۔ بلکہ جو باہر سے آواز دیتے سورۃ الحجرت ۴ میں ارشاد ہے۔ بے شک جو لوگ آپ ﷺ کو حجروں سے باہر سے پکارتے ہیں ان میں سے اکثر (آپ ﷺ کے بلند مقام و مرتبہ اور آداب کی) سمجھ نہیں رکھتے۔

س41: حضور ﷺ کے خلق کے متعلق قرآن کا کیا فرمان ہے۔

ج: سورۃ القلم کی آیت نمبر ۴ میں ارشاد فرمایا: وَاِنَّكَ لَعَلٰى خُلُقٍ عَظِیْمٍ۔

ترجمہ: بے شک آپ ﷺ عظیم الشان خلق پر فائز ہیں۔

س42: کیا اللہ تعالیٰ نے دوسرے انبیاء ورسل کی طرح حضور ﷺ کو بھی ذاتی نام سے مخاطب فرمایا۔

Marfat.com

ج: نہیں بلکہ مختلف القابات سے نواز کر پکارا جس سے خدا تبارک وتعالیٰ کی حضور ﷺ سے محبت کا پتہ چلتا ہے۔

س43: اللہ تعالیٰ نے حضرت محمد ﷺ کو کن کن القابات سے نواز کر مخاطب فرمایا چند ایک مثالیں دیں۔

ج: یایھا المدثر. یایھا المزمل، یٰسین ، طٰه ، یایھا الرسول ، یایھا النبی ﷺ

س44: خدا نے حضور ﷺ کو ہماری طرف کیا کیا بنا کر بھیجا۔

ج: اِنَّآ اَرْسَلْنٰكَ شَاهِدًا وَّ مُبَشِّرًا وَّ نَذِيْرًا ○ وَّ دَاعِيًا اِلَى اللّٰهِ بِاِذْنِهٖ وَ سِرَاجًا مُّنِيْرًا ○

(۱) گواہ (۲) بشارت دینے والا (۳) ڈرانے والا (۴) خدا کی طرف بلانے والا (۵) چمکتا دمکتا سورج (جس طرح سورج نکلنے پر تاریکی چھٹ جاتی ہے اور چھوٹی چھوٹی چیزیں صحیح اور واضح ہو جاتی ہیں۔ حضور ﷺ بھی اسی طرح ہر چیز کی اصلیت کی پہچان کروانے والے ہیں۔

س45: خدا حضور ﷺ کو کیسے دیکھتا ہے۔ قرآنی حوالہ دیں۔

ج: سورۃ الطور کی آیت نمبر ۴۸ میں فرمایا: وَاصْبِرْ لِحُكْمِ رَبِّكَ فَاِنَّكَ بِاَعْيُنِنَا ۔ اور (اے حبیب مکرم ان کی باتوں سے غمزدہ نہ ہوں) آپ اپنے رب کے حکم کی خاطر صبر جاری رکھئے بیشک آپ ﷺ (ہر وقت) ہمارے آنکھوں کے سامنے (رہتے) ہیں (یعنی ہم آپ کو تکتے رہتے ہیں)۔

س46: تحویل قبلہ کے لئے حضور ﷺ کی رضا اور حضور ﷺ کا دیکھنا کیسا ارشاد فرمایا۔

ج: فرمایا۔ قَدْ نَرٰى تَقَلُّبَ وَجْهِكَ فِى السَّمَآءِ ۚ فَلَنُوَلِّيَنَّكَ قِبْلَةً تَرْضٰىهَا (البقرہ: ۱۴۴) ترجمہ: (اے حبیب ﷺ) ہم بار بار آپ ﷺ کے رخ انور کا آسمان کی طرف پلٹنا دیکھ رہے ہیں۔ سو ہم ضرور بالضرور آپ کو اسی قبلہ کی طرف پھیر دیں گے جس پر آپ راضی ہیں۔

Marfat.com

س 47: کیا قبلہ تحویل ہوا اور کس حالت میں ہوا (قبلہ کیوں تحویل ہوا؟)

ج: سورۃ البقرہ کی ایک آیت میں آگے خدا فوراً فرما رہا ہے کہ "پس آپ اپنا رخ ابھی مسجد حرام کی طرف پھیر لیجئے۔ چونکہ نماز کے دوران آپ ﷺ اپنا چہرہ مبارک آسمان کی طرف کرر ہے تھے اس لیے خدا نے نماز کے دوران ہی قبلہ اول سے مسجد حرام (خانہ کعبہ) کی طرف منہ کرنے کا حکم فرمادیا۔

س 48: اس مسجد کا نام بتائیں جس میں نماز کے دوران قبلہ کی تبدیلی کا حکم حضور ﷺ کو اور جمیع امت کو ملا۔

ج: اس وقت حضور ﷺ مسجد قبلتین میں نماز ادا فرما رہے تھے اسی وجہ سے اس مسجد کا نام قبلتین ہوا یعنی دو قبلوں والی مسجد۔

س 49: قبلہ کا بدلنا ایمان والوں کے لئے کون سی آزمائش اور امتحان لینا مقصود تھا۔

ج: وَ مَا جَعَلْنَا الْقِبْلَةَ الَّتِیْ كُنْتَ عَلَیْهَآ اِلَّا لِنَعْلَمَ مَنْ یَّتَّبِعُ الرَّسُوْلَ مِمَّنْ یَّنْقَلِبُ عَلٰی عَقِبَیْهِ (البقرہ:۱۴۳)

اور آپ جس قبلہ پر پہلے تھے ہم نے صرف اس لیے مقرر کیا تھا کہ ہم (پرکھ کر) ظاہر کر دیں کہ کون (ہمارے) رسول ﷺ کی پیروی کرتا ہے اور کون اپنے الٹے پاؤں پھر جاتا ہے۔

س 50: حدیبیہ کے مقام پر حضور ﷺ نے صحابہ رضی اللہ عنہم سے جو بیعت لی اس بیعت کا نام بتائیں۔

ج: بیعت رضوان۔

س 51: بیعت رضوان کا ذکر قرآن پاک کی کون سی سورۃ اور آیت میں ہے۔

ج: سورۃ فتح کی آیت نمبر ۱۰ میں ہے۔

س 52: بیعت رضوان کا ذکر خدا نے کیسے ارشاد فرمایا۔

ج: (اے حبیب ﷺ) بے شک جو لوگ آپ سے بیعت کرتے ہیں وہ اللہ ہی سے بیعت کرتے ہیں ان کے ہاتھوں پر (آپ ﷺ کے ہاتھ کی صورت

Marfat.com

میں) اللہ کا ہاتھ ہے۔ پھر جس شخص نے بیعت کو توڑا تو اس کے توڑنے کا وبال اس کی اپنی جان پر ہو گا اور جس نے (اس) بات کو پورا کیا جس (کے پورا کرنے) پر اس نے اللہ سے عہد کیا تھا تو وہ عنقریب اسے بہت بڑا اجر عطا فرمائے گا۔

س53: ہجرت مدینہ کے موقع پر حضور ﷺ نے اپنے بستر پر کس صحابی رضی اللہ عنہ کو لٹایا تا کہ لوگوں کی امانتیں واپس کر کے خود بھی مدینہ شریف پہنچ جائیں جبکہ محاصرہ سخت تھا۔

ج: سیدنا علی ابن طالب رضی اللہ عنہ کو

س54: حضور ﷺ کا کفار پر مٹھی میں کنکریاں لے کر پھینکنا کیسے ارشاد فرمایا۔

ج: اے محبوب ﷺ جو کنکریاں آپ ﷺ نے پھینکی وہ آپ ﷺ نے نہیں پھینکیں بلکہ خود خدا نے ماری تھیں؟

س55: صلح حدیبیہ کے موقع پر کتنے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم موجود تھے۔

ج: چودہ سے پندرہ سو تک جن میں عشرہ مبشر، خلفائے راشدین اور جید صحابہ کرام رضی اللہ عنہم موجود تھے۔

س56: اس آدمی کا نام بتائیں جسے حدیبیہ کے مقام پر مشرکین مکہ نے جاسوسی کے لئے بھیجا تا کہ مسلمانوں کی تعداد و ساز و سامان کے متعلقہ خبر لائے۔

ج: عروہ بن مسعود کو۔

س57: عروہ بن مسعود نے حضور ﷺ کی تعظیم و توقیر اور عشق رسول ﷺ کو صحابہ رضی اللہ عنہم میں کیسے پایا۔

ج: عروہ بن مسعود نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو حضور ﷺ کی بے حد تعظیم و توقیر کرتے پایا، تو کفار مکہ کو جنگ نہ کرنے کا مشورہ دیا۔

س58: وہ کون کون سے کام اور صحابہ رضی اللہ عنہم کے افعال تھے جو عروہ بن مسعود نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو کرتے دیکھ کر کفار مکہ کو جنگ کرنے سے منع کیا۔

Marfat.com

ج: (I) عروہ بن مسعود نے دیکھا کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وضو کا مستعمل پانی نیچے نہیں گرنے دے رہے بلکہ اپنے ہاتھوں، چہروں اور جسموں پر مل رہے ہیں اور (II) حجامت بناتے وقت حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا کوئی بال مبارک نیچے نہیں گرنے دیا۔

(III) حتیٰ کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا تھوک مبارک بھی اٹھا کر جسموں پر مل رہے ہیں یہ نظارہ دیکھ کر عروہ بن مسعود نے کفار مکہ سے کہا کہ میں نے بڑے بڑے بادشاہوں کے درباریوں کو دیکھا مگر جو ادب واحترام، عزت وتوقیر محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جانثار آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی کرتے ہیں کبھی نہ دیکھا لہٰذا ایسے عاشقوں سے ٹکرانا اور جنگ کرنا ہلاکت ہے پس باز آجاؤ۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عزت وتکریم کی برکت سے جنگ وجدل رک گئی۔

س59: عروہ بن مسعود نے قریش مکہ کو کن الفاظ میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جانثاروں کا ذکر کیا حدیث پاک سے کوئی حوالہ دیں۔

ج: صحیح بخاری شریف کی جلد ایک صفحہ ۳۷۹ میں عروہ بن مسعود مکہ پہنچ کر یوں قریش مکہ سے مخاطب ہوا ''اے گروہ قریش میں نے بادشاہ روم، ایران، حبشہ اور ہر ایک کو اپنی اپنی سلطنت ومملکت میں شاہی رعب ودبدبہ کی حالت میں دیکھا۔ اللہ کی قسم میں نے ایسا کوئی بادشاہ کسی قوم میں نہ دیکھا جیسا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صحابہ رضی اللہ عنہم میں دیکھا۔ (صحیح بخاری کتاب الشروط)

س60: صلح حدیبیہ کے موقع پر حضور پرنور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کس صحابی رضی اللہ عنہ کو اپنا سفیر بنا کر قریش مکہ کے پاس بھیجا تا کہ مذاکرات کریں۔

ج: حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ

س61: حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے جب مذاکرات کئے اور قریش مکہ نے اپنا فیصلہ بتایا کہ اس سال ہم مسلمانوں کو طواف کرنے مکہ میں داخل ہونے کی اجازت نہیں دیں گے مگر چونکہ تم آگئے ہو ہماری رشتہ داری بھی ہے تو تم طواف کر سکتے ہو تو

Marfat.com

حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کا جواب کیا تھا۔

ج: ''میں اس وقت تک طواف کعبہ نہیں کروں گا جب تک حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم طواف نہ کرلیں''۔

س 62: حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے اپنے اس طواف نہ کرنے کے عمل سے کیا ثابت کیا؟

ج: حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے اپنے اس عمل سے دشمنان اسلام کو جتلا دیا کہ ہم کعبہ کو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کہنے پر کعبہ مانتے ہیں اور اس کا طواف بھی اس لیے کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس کا طواف کرتے ہیں۔

کعبہ بنتا ہے اس طرف ہی ریاض
جس طرف رخ وہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم موڑ لیتے ہیں

س 63: اسلام کے خطیب اوّل کس صحابی رضی اللہ عنہ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا لقب ہے۔

ج: حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا۔

س 64: حضرت ابوبکر صدیق کو اسلام کا خطیب اول کیوں کہتے ہیں۔

ج: مکہ میں اسلام کے ابتدائی دور میں جبکہ ابھی انتالیس لوگ دائرہ اسلام میں داخل ہوئے تھے اسلام کی تبلیغ کا کام دار ارقم میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے اس وقت حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے کوہ صفا پر کھڑے ہو کر کھلم کھلا لوگوں کو اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف بلایا۔

س 65: جب ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے کوہ صفا پر کھڑے ہو کر لوگوں کو دعوت اسلام دی تو کفار مکہ نے آپ رضی اللہ عنہ کے ساتھ کیا سلوک کیا۔

ج: کفار مکہ نے آپ رضی اللہ عنہ کو اتنا شدید مارا اور لہولہان کیا کہ آپ رضی اللہ عنہ بے ہوش ہو گئے کفار آپ رضی اللہ عنہ کو مردہ سمجھ کر چلے گئے۔

س 66: کفار مکہ جب حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو شدید زخمی کر گئے اور آپ رضی اللہ عنہ کے رشتہ دار اٹھا کر گھر لے گئے اور ہوش آیا تو سب سے پہلے کیا کہا؟

ج: ما فعل برسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یعنی رسول اللہ کا کیا حال ہے۔(ان کے ساتھ کیا ہوا)

Marfat.com

س67: حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ جب ہوش میں آ کر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا حال دریافت کیا تو خاندان والوں پر کیا اثر ہوا۔

ج: خاندان والے یہ کہہ کر چلے گئے کہ ہمیں ان کی پڑی ہے مگر اسے کسی اور کی پڑی ہے۔(اور ناراض ہو گئے)۔

س68: ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے خاندان والے جب ناراضگی میں چلے گئے تو کیا آپ رضی اللہ عنہ خاموش رہے۔

ج: نہیں بلکہ فرمایا جب تک حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خیریت معلوم نہ ہو جائے نہ میں کچھ کھاؤں گا نہ پیوں گا۔

س69: جب حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھنے اور خیریت دریافت کرنے پر بضد تھے تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کہاں پایا اور کون سی دعا کروائی۔

ج: حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دار ارقم میں تشریف فرماتھے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بڑھ کر حضرت ابوبکر صدیق کو تھاما اور بوسہ لیا۔تب ابوبکر صدیق نے عرض کیا یارسول اللہ میری والدہ کے لئے دعا فرمایئے تا کہ یہ دائرہ اسلام میں داخل ہو جائے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دعا سے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی والدہ مسلمان ہو گئیں۔

س70: کیا حضور پرنور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عزت وتوقیر اور محبت وعشق اپنی جان سے کم یا برابر کرنے میں ایمان کی تکمیل ہوتی ہے۔

ج: نہیں بلکہ جب تک اپنی جان مال اولاد وغیرہ سے بڑھ کر یعنی ہر چیز سے بڑھ کر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے محبت نہ ہوگی ایمان مکمل نہیں ہوگا۔

س71: اس بات کی کوئی قرآن وحدیث سے دلیل دیں۔

ج: (ا) سورۃ التوبہ کی آیت نمبر ۲۴ میں ارشاد ہوتا ہے۔قُلْ اِنْ كَانَ اٰبَآؤُكُمْ وَ اَبْنَآؤُكُمْ وَ اِخْوَانُكُمْ وَاَزْوَاجُكُمْ وَ عَشِيْرَتُكُمْ وَ اَمْوَالُ نِ اقْتَرَفْتُمُوْهَا وَ تِجَارَةٌ تَخْشَوْنَ كَسَادَهَا وَ مَسٰكِنُ تَرْضَوْنَهَآ اَحَبَّ اِلَيْكُمْ مِّنَ اللّٰهِ وَ رَسُوْلِهٖ وَجِهَادٍ فِيْ سَبِيْلِهٖ فَتَرَبَّصُوْا حَتّٰى يَاْتِيَ اللّٰهُ

Marfat.com

بِاَمْرِهٖ ؕ وَ اللّٰهُ لَا یَهْدِی الْقَوْمَ الْفٰسِقِیْنَ ۝

ترجمہ: (اے نبی مکرم) آپ فرمادیں اگر تمہارے باپ (دادا) اور تمہارے بیٹے (بیٹیاں) اور تمہارے بھائی (بہنیں) اور تمہاری بیویاں اور تمہارے (دیگر) رشتے دار اور تمہارے اموال جو تم نے (محنت سے) کمائے اور تجارت و کاروبار جس کے نقصان سے تم ڈرتے رہتے ہو اور وہ مکانات جنہیں تم پسند کرتے ہو تمہارے نزدیک اللہ اور اس کے رسول ﷺ اور اس کی راہ میں جہاد سے زیادہ محبوب ہیں تو پھر انتظار کرو یہاں تک کہ اللہ اپنا حکم (عذاب) لے آئے اور اللہ نافرمان لوگوں کو ہدایت نہیں فرماتا۔

(II) اَلنَّبِیُّ اَوْلٰی بِالْمُؤْمِنِیْنَ مِنْ اَنْفُسِهِمْ وَ اَزْوَاجُهٗۤ اُمَّهٰتُهُمْ (الاحزاب:۶)

یہ نبی (مکرم ﷺ) مومنوں کے ساتھ ان کی جانوں سے زیادہ قریب اور حقدار ہیں اور آپ ﷺ کی ازواج (مطہرات) ان کی مائیں ہیں"۔

(III) توبہ کی آیت نمبر ۱۲۸ بھی ملاحظہ فرمائیں۔

(IV) ایک دفعہ حضور ﷺ حضرت عمر فاروق کے ہاتھوں میں ہاتھ ڈال کر چہل رہے تھے کہ عمر فاروقؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ آپ ﷺ مجھے اپنی ہر چیز سے بڑھ کر محبوب ہیں سوائے میری اپنی جان کے حضور ﷺ نے فرمایا اے عمر ابھی تمہارا ایمان مکمل نہیں ہوا جب تک کہ اپنی جان سے زیادہ عزیز تمہیں میں نہ ہو جاؤں بعدہٗ عمر فاروق عرض پرداز ہوئے کہ اب آپ ﷺ مجھے دنیا کی ہر چیز اور اپنی جان سے بھی زیادہ عزیز ہیں۔ فرمایا اب تمہارا ایمان مکمل ہوا۔

س72: کثرت سوال جس طرح کہ قوم موسیٰ علیہ السلام نے موسیٰ علیہ السلام سے کیے۔ حضور ﷺ سے کرنے پر کیا حکم ہے؟

ج: (سورۃ البقرہ آیت نمبر ۱۰۸) ترجمہ (اے مسلمانو!) کیا تم چاہتے ہو کہ تم بھی اپنے رسول ﷺ سے اسی طرح سوالات کرو جیسا کہ اس سے پہلے موسیٰ

Marfat.com

علیہ السلام سے سوال کیے گئے تھے۔ تو جو کوئی ایمان کے بدلے کفر حاصل کرے۔ پس وہ واقعتاً سیدھے راستے سے بھٹک گیا۔ (یعنی حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے خوامخواہ سوال کرنا کفر ہے)

س73: غزوہ خیبر کے دوران قلعہ صہباء کے مقام پر حضرت علی رضی اللہ عنہ کی نماز عصر کے قضا ہونے کی کیا وجہ تھی؟

ج: چونکہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حضرت علی رضی اللہ عنہ کی گود میں سر مبارک رکھ کر آرام فرما رہے تھے تو ادب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کی نماز عصر (قضا ہوئی) سورج ڈوب گیا۔

س74: کیا حضرت علی رضی اللہ عنہ نے نماز عصر قضا پڑھی کہ ادا۔

ج: حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خدا سے دعا فرمائی کہ یا اللہ علی رضی اللہ عنہ تیری اور تیرے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اطاعت میں تھا تو ڈوبا سورج واپس عصر کے مقام پر آیا۔ تب حضرت علی رضی اللہ عنہ نے نماز عصر ادا کی۔ (طبرانی، المعجم الکبیر)

س75: اللہ تعالیٰ کا محبوب بننے کے لئے کیا کرنا چاہیے؟

ج: اللہ کا محبوب بننے کے لئے اطاعت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بہت ضروری ہے۔

س76: اللہ تعالیٰ سے محبت کا تقاضا قرآنی حوالہ سے دیں۔

ج: اللہ تعالیٰ قرآن پاک میں فرماتا ہے: قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِیْ یُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ (العمران:۳۱) (اے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) فرما دیجئے کہ اگر تم اللہ سے محبت کرتے ہو تو میری اطاعت و فرمانبرداری کرو۔ تم سے اللہ محبت کرے گا۔ یعنی اللہ سے محبت کا تقاضا اطاعت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور جو رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اطاعت و فرمانبرداری کرے گا جو کہ محبت سے ہوگی تب اللہ اس بندے کو محبوب بنائے گا۔

س77: خدا کو پانے کے لئے کس کے در کا سوالی بننا پڑتا ہے یا خدا کی قربت کیسے نصیب ہوتی ہے۔ حوالہ دیں۔

Marfat.com

ج: خدا کو پانے کے لئے درِ مصطفےٰ کا سوال بننا ضروری ہے تب خدا ملتا ہے آیت کریمہ ملاحظہ فرماؤ۔ واذا سالک عبادی عنی فانی قریب۔ ''اور جب میرے بندے میرے متعلق آپ ﷺ سے سوال کریں تو میں قریب ہوں''۔ اس آیت سے معلوم ہوا کہ خدا کے صحیح بندے (خدا کی بندگی بجا لانے والے صحیح بندے) وہ ہیں جو درِ رسول ﷺ کے سوالی ہوں اور درِ رسول ﷺ کے سوالی کے لیے فرمایا میں ان کے قریب ہوں۔

س 78: جب کوئی بندہ گناہ کر بیٹھے تو گناہ کی معافی کو یقینی بنانے کے لئے کیا طریقہ خدا نے قرآن میں ارشاد فرمایا:

ج: وَلَوْ اَنَّهُمْ اِذْ ظَّلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ جَآءُوْكَ (النساء:۶۴) اگر وہ لوگ جنھوں نے اپنی جانوں پر ظلم کرلیا تو (اے حبیب ﷺ) آپ ﷺ کے پاس آجائیں۔

س 79: جنہوں نے اپنی جانوں پر ظلم کیا تو خدا نے فرمایا اے حبیب ﷺ آپ کے پاس آجاتے تو کیا کرتے؟

ج: جَآءُوْكَ فَاسْتَغْفَرُوا اللّٰهَ ۔آپ ﷺ کے پاس آکر اللہ سے معافی مانگتے۔

س 80: خدا سے معافی مانگنے کے علاوہ خدا نے معافی کی شرط کیا بیان فرمائی۔

ج: خدا فرماتا ہے: وَ اسْتَغْفَرَ لَهُمُ الرَّسُوْلُ یعنی کہ رسول خدا ﷺ بھی اس کے لئے معافی کی سفارش فرمائیں تب لَوَجَدُوا اللّٰهَ تَوَّابًا رَّحِيْمًا اس وسیلہ رسالت اور شفاعت رسول ﷺ پر اللہ کو ضرور بہ ضرور توبہ قبول فرمانے والا اور نہایت مہربان پاتے۔ یعنی گناہوں سے توبہ اور معافی کے لئے درِ مصطفےٰ دکھایا تاکہ معافی یقینی ہو جائے اور رحمت الٰہی کے حقدار ہو جائیں۔

س 81: پیغمبر خدا ﷺ سے دور جانے والے اور ادب رسالت ﷺ سے خالی دلوں کے لئے خدا کا کیا فرمان ہے (حضور ﷺ سے رجوع نہ کرنے والے)

ج: سورۃ النساء کی آیت نمبر ۶۱ میں ارشاد فرمایا (ترجمہ) اور جب ان سے کہا جاتا ہے کہ اللہ کے نازل کردہ قرآن اور رسول ﷺ کی طرف آجاؤ تو آپ

Marfat.com

منافقوں کو دیکھیں گے کہ وہ آپ ﷺ کی طرف رجوع کرنے سے گریزاں رہتے ہیں۔

س82: سورۃ النساء کی آیت نمبر ۶۱ کے حوالے سے بتائیں کہ منافقین کس سے گریزاں ہیں۔

ج: منافق لوگ قرآن سے گریزاں نہیں بلکہ صاحب قرآن آقا نامدار حضرت محمد ﷺ سے گریزاں ہوتے ہیں تبھی تو خدا نے ان کے لئے جہنم کا سب سے نچلا درجہ تیار کیا ہوا ہے۔

س83: سورۃ النساء کی آیت نمبر ۶۱ میں منافق کی نشانی کیا ہے؟

ج: جو حضور ﷺ کی طرف رجوع کرنے سے گریزاں ہو وہ منافق ہے۔ منافق شان مصطفیٰ بیان کرنے اور آپ ﷺ کی طرف آنے سے کترائے گا۔

س84: (کیا) خدا نے حضور ﷺ کی زندگی کی قسم کھائی ہے۔ حوالہ بھی دیں۔

ج: جی ہاں، قرآن مجید میں خدائے ارض وسما نے اپنے حبیب کی پوری زندگی کی قسم کھائی ہے۔ لَعَمْرُكَ اِنَّهُمْ لَفِيْ سَكْرَتِهِمْ يَعْمَهُوْنَ (الحجر ۱۵:۷۲)

(اے حبیب مکرم ﷺ) آپ کی عمر مبارک کی قسم بے شک یہ لوگ (نافرمان لوگ) اپنی بدمستی میں بھٹک رہے ہیں۔ نوٹ:۔ تمام مفسرین کا اس بات پر اتفاق ہے کہ شرف رفیع کے پیش نظر اللہ تعالیٰ نے اس آیت مبارکہ میں آپ ﷺ کی پوری زندگی کی قسم کھائی ہے۔ (الاحکام القرآن لابن عربی ۳: ۱۱۳۰)

س85: زبور، تورات، انجیل اور دیگر آسمانی نوشتوں میں کوئی حوالہ دیں جس میں کسی نبی یا رسول علیہ السلام کی پوری زندگی کی یوں قسم کھائی ہو۔

ج: نہیں بلکہ یہ منفرد شرف وفضیلت صرف حضور ﷺ کی ذات (ستودہ صفات بابرکات) کو حاصل ہے کہ آپ ﷺ کی پوری زندگی کو محل قسم قرار دیا جا رہا ہے۔ بے شک یہ عظمت بلاشرکت غیر حضور ﷺ کے حصے میں آئی۔ اس ضمن میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ ''اللہ تعالیٰ نے کسی مخلوق کو حضور ﷺ سے بڑھ کر اپنی بارگاہ میں مکرم پیدا نہیں کیا اور میں نے نہیں سنا کہ اللہ تعالیٰ نے

Marfat.com

آپ ﷺ کے سوا کسی اور کی زندگی کی قسم کھائی ہوں''۔

(احکام القرآن لابن عربی ۳: ۱۱۳۰)

س 86: کیا حضور ﷺ کی ساری زندگی کی قسم اٹھانا ادب واحترام رسول ﷺ ہے۔

ج: جی ہاں امام قرطبیؒ لکھتے ہیں: ترجمہ ''اللہ تعالیٰ کا حضور ﷺ کی پوری زندگی کی قسم اٹھانا تعظیم وتکریم کی انتہا ہے۔ (احکام القرآن للقرطبی ۱۰: ۳۹)

س 87: خدا کا حضور ﷺ کی پوری زندگی کی قسم اٹھانا اور کس بات کی دلیل ہے۔

ج: حضور ﷺ سے ارشاد فرمایا جانا کہ ''تیری ساری زندگی کی قسم در حقیقت آپ ﷺ کی حیات مبارکہ کو ہر عیب سے پاک اور منزہ قرار دینے کے مترادف ہے۔ خواہ وہ بعثت سے پہلے کی زندگی ہو یا بعثت کے بعد کی زندگی ہو۔

س 88: کیا حضور ﷺ کی بعثت سے پہلے والی زندگی بھی مخالفین اسلام کے لئے بطور دلیل تھی۔

ج: جی ہاں بلکہ آپ ﷺ نے چیلنج فرمایا اپنی زندگی کو مخالفین اسلام کے سامنے رکھ کر کہ کوئی عیب نکال کر دیکھو آیا کوئی میری زندگی عیب والی ہے یا کہ بے عیب۔

س 89: بعثت سے پہلے کی زندگی میں حضور ﷺ نے مخالفین اسلام کو چیلنج دیا اپنی حیات طیبہ کے متعلق اس کا قرآنی حوالہ دیں۔

ج: سورۃ یونس کی آیت نمبر ۱۶ میں ارشاد فرمایا:

فَقَدْ لَبِثْتُ فِيكُمْ عُمُرًا مِّنْ قَبْلِهِ ۚ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ۝

ترجمہ: پس بے شک میں تو ایک عمر اس سے قبل تم میں رہ چکا ہوں کیا تم نہیں سمجھتے۔ اس سے یہ ثابت بھی ہوا کہ حضور ﷺ کی بعثت سے قبل عمر پر بھی غور نہ کرنا نہ سمجھی اور بے عقلی کی بات ہے۔

س 90: کیا خدا نے حضور ﷺ کے شہر کی بھی قسم اٹھائی۔

ج: جی ہاں جس شے کو حضور ﷺ سے نسبت ہو جائے وہ بھی اللہ کے ہاں لائق قسم ہے۔ سبحان اللہ حضور ﷺ کے ادب کے کیا کیا تقاضے (خدا نے بیان فرمائے)

Marfat.com

سورۃ البلد میں ارشاد فرمایا کہ میں اس شہر مکہ کی قسم اس لیے کھاتا ہوں کہ آپ ﷺ اس شہر میں (خراماناز کرتے) ہیں۔

س91: ووالدوماولد (البلد ۹۰:۳) سے کیا مراد ہے؟

ج: ترجمہ: اور (اے حبیب مکرم ﷺ) آپ ﷺ کے والد کی قسم اور آپ کی ولادت کی قسم والد سے مراد حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر ابراہیم اور حضرت عبد اللہ تک جن جن اصلاب میں نور محمدی ﷺ نے سفر کیا وہ سارے مراد ہیں کیونکہ یہاں کسی والد کا نام لے کر مخصوص نہ کیا گیا۔

س92: جب آقا نامدار حضرت محمد مصطفےٰ ﷺ نے کفار و مشرکین مکہ کو دعوت توحید دی تو کون سا معجزہ یا دلیل پیش فرمائی۔ بطور خدا کے ایک ہونے کی۔

ج: آقا کائنات حضرت محمد ﷺ نے اپنی گذشتہ چالیس سالہ وہ عیب سے پاک و منزہ زندگی کے شب و روز کفار و مشرکین کے سامنے رکھ کر فرمایا کہ اگر میں تمہیں یہ کہوں کہ اس پہاڑی کے پار دشمن آپ لوگوں پر حملہ کرنیوالا ہے کیا آپ مان جائیں گے۔ تو سب نے اقرار کیا اور کہا کہ آپ کی زندگی تو ہر عیب سے پاک و منزہ ہے صدیق اور امین ہیں۔

س93: کیا واقعی اس پہاڑی کے پار کفار و مشرکین کا دشمن حملہ آور ہونے والا تھا؟

ج: فی الوقت تو نہیں تھا مگر روایات سے پتہ چلتا ہے کہ جب فتح مکہ ہوا تو لشکر اسلام اسی پہاڑی سے نکل کر مکہ کو فتح کیا گیا اور اس میں بائیس سال کا عرصہ لگا۔

س94: انبیاء و رسل کو نبوت و رسالت کس عہد پر سونپی گئی اس کی قرآنی دلیل بھی دیں۔

ج: سورۃ العمران کی آیت نمبر ۸۱ میں خدا نے انبیاء و رسل کو نبوت رسالت اس عہد سے عطا فرمائی کہ جب میرا محبوب ﷺ تشریف لائے تو ضرور بالضرور ان پر ایمان لانا اور ضرور بالضرور ان کی مدد کرو گے۔ تو انبیاء رسل کی ارواحِ پاک نے اس پر اقرار کیا جس پر انہیں نبوت و رسالت پر سرفراز فرمایا گیا۔

س95: انبیاء و رسل سے جب عہد کیا گیا کہ حضور ﷺ کے دین کی مدد و نصرت اور

Marfat.com

ایمان لانے کا تو اس پر گواہ کون تھا۔

ج: خدا نے اس پر گواہی انبیاء رسل اور خود اپنی فرمائی، سبحان اللہ۔

س96: اس آیت قرآنی (یعنی العمران کی آیت نمبر ۸۱) کا ترجمہ بتائیں۔

ج: اور (اے محبوب وہ وقت یاد کرو) جب اللہ نے انبیاء سے پختہ عہد لیا کہ جب میں تمہیں کتاب و حکمت عطا کروں پھر تمہارے پاس وہ (سب پر عظمت والا) رسول ﷺ تشریف لائے جو ان کتابوں کی تصدیق فرمانے والا ہو جو تمہارے ساتھ ہوں گی تو ضرور بالضرور ان پر ایمان لاؤ گے اور ضرور بالضرور ان کی مدد کرو گے فرمایا کیا تم نے اقرار کیا اور اس (شرط) پر میرا بھاری عہد مضبوطی سے تھام لیا؟ سب نے عرض کیا ہم نے اقرار کر لیا فرمایا کہ تم گواہ ہو جاؤ اور میں بھی تمارے ساتھ گواہوں میں سے ہوں۔ (۸۱:۳)

س97: انبیاء سے پختہ عہد پر نبوت و رسالت کا عطا فرمائے جانے کے بعد عام انسانوں کے لئے کیا حکم تنبیہ ارشاد فرمایا؟

ج: سورۃ ال عمران کی آیت نمبر ۸۲ میں خدا فرماتا ہے۔ فَمَنْ تَوَلّٰى بَعْدَ ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ ○ (اب پوری نسل آدم کے لئے تنبیہ فرمایا) پھر جس نے اس اقرار کے بعد روگردانی کی پس وہی لوگ نافرمان ہوں گے، نافرمانوں کی پہچان حضور ﷺ کی عظمت و رفعت سے روگردانی کرنے والے ہیں۔

س98: خدا کی روشن (روز روشن کی طرح عیاں) دلیل کیا ہے؟

ج: خدا کی وحدانیت کی روشن دلیل حضور ﷺ کی ذات بابرکات ہے۔

س99: حضور ﷺ کی حفاظت کا ذمہ کس نے لیا یعنی حضور اکرم ﷺ کا سیکورٹی گارڈ کون ہے؟

ج: واللہ یعصمك من الناس ۔ اللہ تعالیٰ خود حضور اکرم ﷺ کی حفاظت کا ذمہ دار ہے۔

س100: حضور اکرم ﷺ پر نازل ہونے والی کتاب (قرآن مجید) کی حفاظت کا ذمہ

Marfat.com

کس نے لیا؟

ج: ان نحن نزلناوان لہ حافظین۔ ہم ہی اس ذکر (قرآن) کو نازل کرنے والے ہیں اور ہم ہی اس کی حفاظت کرتے ہیں۔

س101: قرآن مجید میں شک کرنیوالوں کو جواب کس نے دیا۔ اور کیا فرمایا۔

ج: قرآن پاک میں شک کرنے والوں کو جواب خود اللہ تعالیٰ دیتا ہے فرماتا ہے کہ اگر تمہیں اس کتاب میں شک ہے جو ہم نے اپنے بندے (محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) پر نازل فرمائی تو اس جیسی ایک سورۃ ہی بنالاؤ اور اس کیلئے اپنے تمام حمایتی بلالو

(البقرہ:23)

س102: جب کوئی حضرت فاطمہ علی حسنؑ و حسینؑ کو اذیت دے تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم (پر) اس کا کوئی اثر ہوتا ہے۔

ج: جی ہاں! جب کوئی حضرت فاطمہؑ، حضرت علیؑ، حضرت امام حسینؑ و امام حسنؑ کو کوئی تکلیف پہنچائے تو اس نے دراصل حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ہی تکلیف پہنچائی (مزید دیکھئے، شہادت امام حسینؑ)

Marfat.com

نعت

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

(وَاِذَا سَاَلَکَ عِبَادِیۡ عَنِّیۡ فَاِنِّیۡ قَرِیۡبٌ ؕ)

حاضر ہوں یارسول اللہؐ بن کر سوالی آپؐ کے در اقدس پر
خدارا مجھ فقیر کو بھی اپنے رب کا پتہ عطا کر
اسی سوال سے خدا ہوتا ہے بندے کے قریب تر
پڑھا ہے میں نے یہی حکم لکھا ہے قرآنِ حکیم پر
ظلم کیئے ہیں میں نے بہت ہی اپنے نفس پر
اب دی ہے حاضری جَآؤُکَ کی بنا پر

(وَاِذۡ ظَلَمُوۡٓا اَنۡفُسَکُمۡ جَآؤُکَ)

خدا کے لئے بخشوا دو مجھے بھی شفیع بن کر
تبھی تو خدا بخشے گا غفار بن کر
اللہ ہو جائے راضی ایسا اپنا عشق بھی عطا کر
آپؐ کی محبت سے ہوتا ہے آدمی خدا کو عزیز تر

(قُلۡ اِنۡ کُنۡتُمۡ تُحِبُّوۡنَ اللّٰہَ فَاتَّبِعُوۡنِیۡ یُحۡبِبۡکُمُ اللّٰہُ)

بن عشق آپؐ کے دِل ہے اِک ویران کھنڈر
بچانا ایسے دل سے یہی ہے حیوان سے بھی بدتر
ہے مرتد ایسا جس نے کی گستاخی درِ حبیبؐ پر
کہ خیال بھی گزرتا تک نہیں اس کے وہم و گمان پر

(الحجرات)

مٹا ڈالوں ان کو ایسی ہمت تو مجھے عطا کر
اسی وفا کو اپنا ہی کچھ ایسا وفادار کر

خاکپائے گدائے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
ڈاکٹر سلطان محمود وکی

Marfat.com

باب نمبر 6:

شہادت امام حسینؓ حضور اکرم ﷺ کی سیرۃ کا ایک باب

شہدائے کربلا و عظمت اہلِ بیت

س1: شہید کا کیا معنی ہے؟

ج: شہید، شاہد، مشہود اور مشاہدہ یہ تمام الفاظ ''شہود'' مصدر سے مشتق ہیں۔ شہید، یشہد، شہودا کے کئی معنی ہیں۔

س2: شہید کے کوئی سے تین معنی کی مختصر وضاحت کریں۔

ج: شہید کے ایک معنی ہے حاضر ہونا جیسے نماز جنازہ میں کہا جاتا ہے وشاھد نا و غائبنا یعنی ہمارے حاضروں اور ہمارے غائب کو بخش دے تو ایک معنی حاضر ہونا ہے۔

شہید کا دوسرا معنی ہے پالینا رکسی چیز کو پالینا، جیسے ارشاد ربانی ہے فمن شھد منکم الشھر فلیصمه پس تم میں سے جو کوئی یہ مہینہ پالے تو وہ اس مہینہ کے روزے رکھے، اس معنی کے اعتبار سے شہید کا معنی ہوگا کسی چیز کو پالینے والا،

شہید کا تیسرا معنی ہے ''مشاہدہ کرنا'' یعنی موجودگی

شہید کا چوتھا معنی ہے ''مدد کرنا'' یعنی مددگار جیسے کہ قرآن میں ارشاد فرمایا

وَاِنْ كُنْتُمْ فِیْ رَیْبٍ مِّمَّا نَزَّلْنَا عَلٰی عَبْدِنَا فَاْتُوْا بِسُوْرَةٍ مِّنْ مِّثْلِهٖ ص وَ ادْعُوْا شُهَدَآءَ كُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِیْنَ ○ (البقرہ

Marfat.com

۲:۲۳) ترجمہ: اور اگر اس (قرآن کے من جانب اللہ ہونے) کے متعلق شک میں مبتلا ہو جو ہم نے اپنے بندے پر اتارا۔ تو اس جیسی ایک سورۃ ہی بنا لاؤ اور اللہ کے سوا جو تمہارے مددگار ہوں ان سب کو بلا لو اگر تم سچے ہو۔'' اس آیت کریمہ میں شہید کا معنی مددگار کے ہوا۔ شہید کا پانچواں معنی ہے گواہی دینا، گواہی دینے والا جیسے دوم کلمہ شہادت کا ترجمہ میں گواہی دیتا ہوں'' اور ارشاد خداوندی ہے واتشھد شھیدین (البقرہ:۲۲۱)

س3: شہید کے معنوں میں سے ایک معنی ہوتا ہے حاضر ہونا شہید کی حاضری کہاں ہوتی ہے کہ اس معنی کا اطلاق ہو۔

ج: شہید کی حاضری کی دو جہتیں ہیں (ا) شہید کی روح بوقت شہادت اللہ کی بارگاہ میں حاضر کر دی جاتی ہے اس طرح شہادت کا مفہوم ہوا وہ موت جو بلا حجاب بندے کو بارگاہ خداوندی میں حاضر کر دے (اس کا حوالہ سنن ابن ماجہ، ابواب الجہاد میں جبکہ عبداللہ بن عمرو بن حرام احد کے دن شہید ہوئے تو رسول اللہ نے فرمایا اے جابر تمہارے باپ سے خدا نے بلا حجاب کلام فرمایا۔

حاضری کی دوسری جہت جو حدیث پاک میں بیان ہوئی ہے کہ شہید کی شہادت کے وقت ہزارہا ملائکہ کو اس کے پاس حاضر کر دیا جاتا ہے۔ جیسے احد کے موقع پر ایک خاتون جو کہ اپنے شہید ہونے والے پر چیخ رہی تھی فرمایا فلا تبکی ماز الت الملائکۃ تظلہ یا جنحتھا (صحیح بخاری، کتاب الجہاد، باب ظل الملائکہ علی الشہید) ترجمہ: تو مت رو، اس (عبداللہ) پر تو فرشتے پروں سے سایہ کئے ہوئے ہیں، گویا شہید کی موت مشہود بالملائکہ ہوتی ہے یعنی فرشتے اس کی موت کے وقت حاضر ہوتے ہیں۔

س4: کیا ہمارے رسول ﷺ کو خدا نے کہیں شاہد فرمایا ہے۔

ج: فرمایا: اِنَّکَ شَاهِدًا وَّ مُبَشِّرًا وَّ نَذِيْرًا۔ اسی طرح سورۃ بقرہ کی آیت نمبر ۱۴۳ میں فرمایا: وَ يَكُوْنَ الرَّسُوْلُ عَلَيْكُمْ شَهِيْدًا ۔ حضور ﷺ امت کے گواہ

Marfat.com

ہیں۔ حاضر ہیں، تبھی تو گواہی معتبر ہوتی ہے۔ تو ہمارے رسول شاہد بھی ہیں اور شہید بھی ہیں قرآن میں خدا کا اعلان ہے (جو انکار کرے وہ کافر ہوا)

س5: شہید کے ایک معنی ہے پالینا اس اعتبار سے شہید کیا چیز پالینے والا ہوتا ہے؟

ج: حدیث پاک سنن ترمذی کے باب فضائل الجہاد میں حضور ﷺ کا ارشاد ہے کہ اللہ کے ہاں شہید کے لئے چھ انعامات ہیں (۱) خون بہتے ہی اس کی مغفرت کر دی جاتی ہے (۲) وہ جنت میں اپنا ٹھکانہ دیکھ لیتا ہے (۳) اسے عذاب قبر سے محفوظ رکھا جاتا ہے (۴) قیامت کی گھبراہٹ اور خوف سے محفوظ رہے گا (۵) ایمان کا لباس پہنایا جاتا ہے اور حوروں سے اس کا نکاح کیا جاتا ہے (۶) اس کے رشتہ داروں میں سے ستر آدمیوں کی شفاعت کی اجازت دی جاتی ہے۔ (یہ تمام انعامات تو باقی مومنین کے لئے بھی ہیں مگر شہید فوراً پالیتا ہے)۔

س6: شہید کا ایک معنی ہے مشاہدہ کرنا تو اس معنی کے اعتبار سے شہید کس کا مشاہدہ کرتا ہے۔

ج: حدیث پاک میں ہے کہ جب شہید کی روح جسم سے نکلتی ہے اس لمحے شہید اللہ کے حسن مطلق کا مشاہدہ اور حسن صفات کا دیدار کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا دیدار وہ نعمت اور انعام ہے جو ہر کسی کو نصیب نہیں ہوتا۔ اسی لئے شہید ہی صرف وہ جنتی ہو گا جو دنیا میں آنے کی خواہش کرے گا تاکہ پھر خدا کے راستے میں مارا جاؤں اور وہی لذت دیدار خدا کی دوبارہ میسر پاؤں۔ جبکہ کوئی اور جنت میں جانے کے بعد وہاں سے واپس آنے کی ہرگز خواہش نہیں کرے گا (صحیح البخاری کتاب الجہاد)

س7: شہید کا ایک معنی ہے "مددگار" اس معنی کے لحاظ سے شہید کس کا مددگار ہوتا ہے؟

ج: شہید اپنی جان کا نذرانہ دے کر اللہ کے دین اپنی قوم اور ملک وملت کی مدد کرتا ہے پھر وہ ایسی زندگی پالیتا ہے جس کے لئے موت نہیں اسی لئے فرمایا وَلَا تَقُولُوا لِمَنْ يُقْتَلُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ (البقرہ:۱۵۴) اور جو اللہ کی راہ میں مارے جائیں انہیں مردہ مت کہو بلکہ وہ زندہ ہیں لیکن تمہیں ان کی زندگی کا شعور نہیں۔

Marfat.com

س8: شہید کو مردہ گمان تک نہ کرو کا حکیم خداوندی ہے اس کی وضاحت کسی مثال سے کرو۔

ج: خدا نے فرمایا: مَنْ جَآءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهٗ عَشْرُ اَمْثَالِهَا (الانعام:۱۶۱)
''اللہ کے دربار میں کوئی کوئی ایک نیکی لاتا ہے تو اس کے لئے اس جیسے دس گنا اجر ہے''۔ جب اللہ تعالیٰ نے اصول مقرر فرما دیا کہ جو شخص ایک نیکی کرتا ہے اسے اس جیسی دس نیکیوں کا اجر عطا فرماتا ہے تو جو کوئی ایک جان کا نذرانہ خدا کی بارگاہ میں پیش کرتا ہے تو اس سے بہتر دس جانیں عطا کی جانی چاہیے اور اگر ایک جان والا اگر زندہ کہلاتا ہے تو دس جانیں رکھنے والا تو اس سے بدرجہ اولیٰ زندہ و جاوید ہوتا ہے۔
لہٰذا سورۃ العمران کی آیت نمبر ۱۶۹ کا ترجمہ ''اور ان لوگوں کو جو اللہ کی راہ میں مارے گئے تم اپنے (خیال و گمان میں) مردہ نہ سمجھو بلکہ وہ زندہ ہیں اپنے رب کے پاس (کیفیت حیات کے لطف اٹھا رہے ہیں) کھاتے پیتے ہیں' بلکہ خدا نے تو ایک دانے کی مثال دے کر فرمایا کہ سات سو گنا زیادہ دیتا ہوں اور مزید فضل کرتا ہوں۔

س9: شہید کا ایک معنی ہے گواہی دینا وضاحت کریں۔ مختصراً

ج: زندگی میں انسان کئی جگہوں پر اپنے قول و فعل سے گواہی دیتا ہے مگر شہید اپنی جان دے کر خدا اور رسول ﷺ کے حق و سچ ہونے اور دین کے صحیح ہونے کی گواہی دیتا ہے جس کے عوض خدا تبارک و تعالیٰ شہید کو سو درجے عطا فرماتا ہے اور یہ درجے اتنے بلند ہوتے ہیں کہ ہر دو درجے کے درمیان زمین اور آسمان کے درمیان کی مسافت جتنا فاصلہ ہوتا ہے۔

س10: کیا کوئی نماز حضور ﷺ اور آپ ﷺ کی آل پاک پر درود بھیجنے کے بغیر مکمل ہوتی ہے۔

ج: جب تک حضور ﷺ اور آپ ﷺ کی آل پاک پر درود پاک نہ پڑھا جائے

Marfat.com

وہ نماز ہی مکمل نہیں ہوتی حتیٰ کہ دعا بھی معلق رہتی ہے اس لئے ضروری ہے کہ نماز کو مکمل کرنے کے لئے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آل پر درود سلام پڑھا جائے۔

س11: حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آل میں کون کون شامل ہیں؟

ج: حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا و علی رضی اللہ عنہ حسن رضی اللہ عنہ و حسین علیہ السلام حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آل میں شامل ہیں اور اہل بیت وہ تمام گھر والے یعنی حضرت علی رضی اللہ عنہ و فاطمہ رضی اللہ عنہا اور حسن رضی اللہ عنہ اور حسین علیہ السلام کے علاوہ ازواج مطہرات بھی شامل ہیں۔

س12: خدا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جو احسانات ایک مومن پر ہیں اس پر کیا معاوضہ طلب کیا گیا ہے حوالہ قرآنی دیں۔ (ترجمہ سمیت)

ج: قرآن پاک کی سورۃ الشوریٰ آیت نمبر ۲۳ میں ارشاد خداوندی ہے

قُلْ لَّآ اَسْئَلُكُمْ عَلَيْهِ اَجْرًا اِلَّا الْمَوَدَّةَ فِى الْقُرْبٰى ط

ترجمہ: فرمادیجئے میں س (تبلیغ رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) پر تم سے کوئی اجرت نہیں مانگتا مگر (اپنی اور اللہ کی) قرابت و قربت سے محبت (چاہتا ہوں)۔

س13: یہ آیت قرآنی کس کے متعلق نازل ہوئی اور آپ کے قرابت دار کون ہیں؟

ج: یہ آیت آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اہل بیت کے حق میں نازل ہوئی جن میں حضرت علی رضی اللہ عنہ، حضرت فاطمہ الزہرہ رضی اللہ عنہا، حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ اور امام حسین علیہ السلام بھی شامل ہیں۔

س14: یہ آیت مبارکہ: قُلْ لَّآ اَسْئَلُكُمْ عَلَيْهِ اَجْرًا اِلَّا الْمَوَدَّةَ فِى الْقُرْبٰى ط آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اہل بیت حضرت علی رضی اللہ عنہ فاطمہ الزہرہ رضی اللہ عنہا امام حسن رضی اللہ عنہ و امام حسین علیہ السلام کے متعلق نازل ہوئی اس کے متعلقہ کوئی حوالہ دیں۔

ج: حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب یہ آیت قُلْ لَّآ اَسْئَلُكُمْ عَلَيْهِ اَجْرًا اِلَّا الْمَوَدَّةَ فِى الْقُرْبٰى ط نازل ہوئی تو صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی قرابت کون ہیں جن کی محبت ہم

Marfat.com

پر واجب ہے۔تو آپ ﷺ نے فرمایا علی رضی اللہ عنہ فاطمہ رضی اللہ عنہا اور ان کے دو بیٹے (حسن رضی اللہ عنہ و حسین رضی اللہ عنہ) (اس حدیث کو امام طبرانی نے المعجم الکبیر میں روایت کیا ۳/۴۷ حدیث نمبر ۲۶۴۱) (مجمع الزوائد ۹/۱۶۸)

س15: جو کوئی حضور ﷺ کے اہل بیت سے محبت وعقیدت نہ رکھے تو کیا وہ ایماندار اور مسلمان ہو سکتا ہے؟

ج: شورۃ الشوریٰ کی آیت نمبر ۲۳ (قُلْ لَّآ اَسْـَٔلُكُمْ عَلَيْهِ اَجْرًا اِلَّا الْمَوَدَّةَ فِي الْقُرْبٰى ؕ) کے حکم کے مطابق حضور ﷺ کے اہل بیت یعنی علی رضی اللہ عنہ و فاطمہ رضی اللہ عنہا، حسن رضی اللہ عنہ و حسین علیہ السلام سے محبت وعقیدت نہیں رکھتا اور پھر بھی کہتا ہے کہ میں ایماندار ہوں تو اس کے ایمان اور کلمے کا اعتبار نہیں، بقول شاعر

جدا پنجتن نال پیار نئیں
اودھے کلمے دا وی اعتبار نئیں

س16: کیا پنجتن پاک سے محبت وعقیدت ایمان کا خاصہ ہے۔

ج: جی ہاں ایمان کا خاصہ اور دین کا نکھار ہے یہ اللہ تعالیٰ کا حکم ہے۔

س17: پنجتن کا لفظ کس آیت قرآنی سے ثابت ہے تو اس آیت کو کیا کہتے ہیں۔

ج: آیت مباھلہ سے بھی ثابت ہے۔

س18: پنجتن پاک کے متعلق پاک نفوس قدسیہ خدا نے خود ارشاد فرمائے، آیت کا حوالہ دیں۔

ج: اِنَّمَا يُرِيْدُ اللّٰهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ اَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيْرًا ○ (سورۃ الاحزاب۔۳۳) ترجمہ: بے شک اللہ تعالیٰ چاہتا ہے کہ اے نبی ﷺ) کے اہل بیت تم سے تمام پالیدی کو دور کر کے کمال درجہ پاک و صاف کر دے یعنی درجہ کمال طہارت و پاکیزگی سے نواز دے۔

س19: چادر تطہیر کیا ہے واقعہ بتائیں۔

ج: ایک دن صبح کے وقت حضور ﷺ نے ایک چادر (اوڑھی ہوئی تھی تو

Marfat.com

آپ ﷺ نے اس چادر) میں حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ امام حسین علیہ السلام و حضرت فاطمہ الزہرہ و حضرت علی رضی اللہ عنہ کو اپنے ہمراہ داخل کر کے یہ آیت پڑھی

اِنَّمَا یُرِیۡدُ اللّٰهُ لِیُذۡهِبَ عَنۡكُمُ الرِّجۡسَ اَهۡلَ الۡبَیۡتِ وَیُطَهِّرَكُمۡ تَطۡهِیۡرًا ○ اے اہل بیت اللہ تو یہی چاہتا ہے کہ تم سے ہر طرح کی آلودگی دور کر دے اور تم کو کمال درجہ طہارت سے نوازے۔

(حاکم المستدرک) (احمد بن حنبل فی المسند)، (ترمذی فی السنن کتاب تفسیر القرآن باب من سورة العمران)، (امام مسلم کی روایت صحیح باب فضائل علی رضی اللہ عنہ بن ابی طالب)

س20: **اِنَّمَا یُرِیۡدُ اللّٰهُ لِیُذۡهِبَ عَنۡكُمُ الرِّجۡسَ اَهۡلَ الۡبَیۡتِ وَیُطَهِّرَكُمۡ تَطۡهِیۡرًا** ○
آیت مبارکہ کے مخاطب آپ ﷺ کے اہل بیت کون ہیں۔

ج: جب یہ آیت پاک نازل ہوئی تو حضور ﷺ نے سیدہ فاطمہ الزہرہ رضی اللہ عنہا اور حسنین کریمین رضی اللہ عنہما کو بلایا اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کو بھی ایک چادر میں ڈھانپ لیا اور فرمایا۔ اے اللہ یہ میرے اہل بیت ہیں پس ان سے ہر قسم کی آلودگی دور فرما اور انہیں خوب پاک صاف کر دے (مفہوم حدیث) (امام ترمذی نے اس حدیث کو روایت کیا اور فرمایا یہ حدیث حسن ہے۔)

نوٹ: آپ ﷺ کی ازواج مطہرات تو پہلے ہی سے اہل بیت یعنی گھر والے ہیں۔

س21: آیت مباھلہ کس آیت کو کہتے ہیں۔

ج: **فَقُلۡ تَعَالَوۡا نَدۡعُ اَبۡنَآءَنَا وَاَبۡنَآءَكُمۡ وَنِسَآءَنَا وَنِسَآءَكُمۡ وَاَنۡفُسَنَا وَاَنۡفُسَكُمۡ** (پس فرما دیجئے بلالیں ہم اپنے بیٹوں اور تم اپنے بیٹوں کو ہم اپنی عورتوں کو تم اپنی عورتوں کو ہم اپنے آپ کو اور تم اپنے آپ کو۔

س22: آیت مباھلہ کے مطابق حضور ﷺ کے بیٹے اور خواتین میں کون کون سے نفوس قدسیہ شامل ہیں۔

ج: جب نجران کے عیسائیوں سے مباھلہ کے لئے چیلنج ہوا تو حضور ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ و فاطمہ رضی اللہ عنہا اور حسنین کریمین علیہ السلام کو بلایا پھر فرمایا

Marfat.com

(اللھم ھٰؤُلاءِ اھلی) اے اللہ یہ میرے اہل بیت ہیں۔ صحیح مسلم کتاب الفضائل/امام ترمذی۔

س23: حسب ونسب اولاد نرینہ سے چلتا ہے یعنی بیٹے پوتے آگے ان کے بیٹے وغیرہ تو کیا حضور ﷺ کا نسب مبارک بھی ایسے ہی چلا۔

ج: آپ ﷺ کا نسب آپ ﷺ کے نواسوں سے چلا اور یہ آپ ﷺ کا خاصہ ہے اس کی کچھ وجوہات ہیں۔

س24: آقا نامدار حضرت محمد ﷺ کا نسب مبارک آپ کی بیٹی فاطمہ رضی اللہ عنہا اور نواسوں یعنی حسنین کریمین رضی اللہ عنہما سے ہونے کا کوئی حوالہ حدیث پاک سے دیں۔

ج: (۱) عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور ﷺ نے فرمایا ہر عورت کے بیٹوں کی نسبت ان کے باپ کی طرف ہوتی ہے ماسوائے فاطمہ الزہرہ کی اولاد کے، کہ میں ہی ان کا نسب ہوں اور میں ہی ان کا باپ ہوں۔

(امام طبرانی نے المعجم الکبیر میں روایت کیا ۳/۴۴ حدیث نمبر ۲۶۳۱)

(۲) حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے روایت کیا کہ حضور ﷺ نے فرمایا قیامت کے دن میرے حسب ونسب کے سوا ہر سلسلہ نسب منقطع ہو جائے گا ہر بیٹے کی نسبت باپ کی طرف ہوتی ہے ماسوائے اولاد فاطمہ رضی اللہ عنہا کے کہ ان کا باپ بھی میں ہی ہوں اور ان کا نسب بھی میں ہی ہوں۔ (اس حدیث کو امام عبد الرزاق، بیہقی اور طبرانی نے روایت کیا ہے)

س25: حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو بنی اسرائیل کا نبی کیوں کہا جاتا ہے؟

ج: کیونکہ آپ علیہ السلام بغیر باپ کے پیدا ہوئے اور آپ علیہ السلام کی والدہ محترمہ بنی اسرائیل کی قوم سے تھی اس وجہ سے نسبی طور پر والدہ کا جو نسب تھا وہی نسب کہلایا۔

س26: حضرت امام حسن وحسین علیہ السلام کا نام کس ہستی نے رکھا اور پہلے کون سا نام تھا۔

ج: حضور امام حسن رضی اللہ عنہ وحسین علیہ السلام کے نام حضرت علی رضی اللہ عنہ کے نام حرب سے تبدیل کر کے حضور ﷺ نے خود حسن رضی اللہ عنہ وحسین علیہ السلام نام رکھے۔

Marfat.com

س27: حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت فاطمہ الزہرہ رضی اللہ عنہا کے نکاح مبارک کا واقعہ حوالہ دے کر بتائیں۔

ج: حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں فاطمہ رضی اللہ عنہا کا نکاح علی رضی اللہ عنہ سے کردوں۔ امام طبرانی نے المعجم الکبیر میں روایت کیا حدیث نمبر ۱۵۶/۱۰ (الھیثمی نے مجمع الزوائد میں روایت کیا)

س28: کن نفوس قدسیہ کا نکاح خدا کے حکم سے آسمانوں پر ہوا بعدہ زمین پر بھی ہوا۔

ج: حضرت علی رضی اللہ عنہ کا نکاح حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا سے ملاء اعلیٰ میں ہوا جس میں چالیس ہزار فرشتوں نے بطور گواہ کے مجلس نکاح میں شرکت کی۔

حوالہ: امام طبری نے الریاض النضرۃ میں مناقب العشرہ ۱۴۶/۳ میں اور ذخائر العقبیٰ میں مناقب ذوی القربیٰ ۲/۷۳ میں روایت کیا۔

س29: حضرت علی رضی اللہ عنہ کا ذکر کرنا جائز ہے۔

ج: جی ہاں بلکہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا "علی رضی اللہ عنہ کا ذکر کرنا عبادت ہے"۔

س30: علی رضی اللہ عنہ کا ذکر کرنا عبادت ہے اس حدیث پاک کا حوالہ دیں۔

ج: امام دیلمی نے مسند الفردوس میں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا حضرت علی رضی اللہ عنہ کا ذکر بھی عبادت ہے۔

س31: حضرت علی رضی اللہ عنہ کے چہرہ کی طرف دیکھنا کیسا عمل قرار پایا۔

ج: حضرت علی رضی اللہ عنہ کا چہرہ دیکھنا بھی عبادت ہے اور حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے چہرہ کی طرف دیکھا کرتے تھے۔

س32: حضرت علی رضی اللہ عنہ کے چہرہ کی طرف دیکھنا عبادت ہے حدیث پاک میں کس کی روایت سے ثابت ہے۔

ج: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے روایت کیا کہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے چہرہ کی طرف دیکھا کرتے تھے وجہ پوچھنے پر انہوں نے فرمایا کہ میں نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ علی رضی اللہ عنہ کے چہرے کو

Marfat.com

تکنا بھی عبادت ہے۔ اس حدیث کو امام ابن عساکر نے تاریخ دمشق الکبیر ۳۵۵/۴۲ اور زمخشری نے کتاب الموافقہ میں تخریج کیا۔

نوٹ: احادیث سے یہ بھی ثابت ہے کہ اپنے والدین کو اچھی نظروں سے دیکھنا حج وعمرہ کے برابر ہے حتیٰ کہ اللہ کے بندوں کو دیکھنا بھی اجر و ثواب کا باعث ہے۔ اسی لئے حضرت سلطان باہو نے فرمایا مرشد کا دیدار ہے باہو مینوں لکھ کروڑاں حجاں ہوں تو جس در سے ولیوں کو ولایت ملتی ہے ان کی طرف دیکھنا تو اعلیٰ اجر و ثواب کا باعث ہے۔

س33: حضور ﷺ کا نسب آپ ﷺ کے نواسوں سے کیوں چلا۔

ج: کیونکہ حضور ﷺ کی اولاد نرینہ کو خدا نے بچپن سے ہی واپس لے لیا۔

س34: حضور ﷺ کی اولاد نرینہ (یعنی بیٹے) کو بچپن سے ہی خدا نے واپس کیوں لیا۔

ج: کیونکہ حضور ﷺ خدا کے آخری نبی اور رسول ہیں سلسلہ نبوت و رسالت ختم کرنا تھا تو (اس لیے) اگر حضور ﷺ کی اولاد نرینہ جوان ہوتی تو نبوت و رسالت سے سرفراز کرنا پڑتی اس لیے خدا نے حضور اکرم ﷺ کی اولادِ نرینہ کو بچپن میں واپس لے لیا۔

س35: ختم نبوت پر کوئی قرآنی آیت بمعہ ترجمہ جس سے ثابت ہو کہ حضور ﷺ کسی جوان بیٹے (مرد) کے باپ نہیں۔

ج: مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَآ اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَ لٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَ خَاتَمَ النَّبِيّٖنَ (الاحزاب: ۳۳: ۴۰) محمد ﷺ

تم مردوں میں سے کسی کے باپ نہیں لیکن اللہ کے رسول اور خاتم النبیین (نبیوں میں آخری) ہیں۔ (مردوں کے باپ نہیں اس کی اسی آیت میں وضاحت فرما دی کیونکہ آپ ﷺ آخری نبی ہیں)۔

س36: حضور ﷺ کو اولاد نرینہ خدا نے عطا فرمائی اگر بچپن سے ہی واپس لینا تھی تو دینے کی حکمت کیا تھی؟

Marfat.com

ج: خداوند تعالیٰ نے اپنے محبوب آخر الزمان نبی ﷺ کی ذات بابرکات کو جامع الصفات بنایا یعنی جو جو فضائل وخوبیاں تمام انبیاء ورسل کی ذات میں خدا نے پیدا فرمائیں انہیں حضور ﷺ کی ایک ذات پاک میں جمع فرما دیا اور مزید فضیلت عطا فرمائی ۔ پس اگر اولا د نرینہ نہ ہوتی تو کوئی بد بخت اولا د نرینہ نہ ہونے کا طعنہ دے سکتا تھا۔ جس کی وجہ سے حضور ﷺ کی دل آزاری ہوتی جسے خدا پسند نہیں فرماتا جیسے دشمنان اسلام نے طعنہ دیا تو اس کے جواب میں خدا نے سورۃ الکوثر نازل فرمائی اور اگر اولا د نرینہ جوان ہوتی اور نبوت نہ ملتی تو جن نبیوں کے اولا د نرینہ کو خدا نے نبوت ورسالت سے سرفراز کیا تھا اس طرح بے شک ایک ہی جز سے ہی کیوں ہوتی تو فضیلت بن جاتی ۔ جبکہ حضور ﷺ کو خدا نے ہر جہت سے فضیلت بخشی ۔

س37: کیا کوئی امتی کسی بھی نبی ورسل سے کسی ایک جز سے ہی کیوں نہ ہو افضل ہو سکتا ہے؟

ج: نہیں بلکہ جتنے بھی انبیاء ورسل خدا نے جن جن لوگوں علاقوں یا امتوں میں بھیجے وہ تمام اپنے امتی سے ہر لحاظ سے افضل واعلیٰ ہوتے ہیں۔ خدا فرماتا ہے وَ كُلًّا فَضَّلْنَا عَلَى الْعٰلَمِيْنَ ۝ (الانعام : ۸۶) یعنی تمام (اپنے زمانے کے) جہاں والوں پر افضل ہیں۔ خدا تو کتاب نبوت ورسالت ہی اسے عطا فرماتا ہے جو جہاں والوں سے اعلیٰ وارفع ہر لحاظ سے ہو۔

س38: کیا فضیلت کے اعتبار سے تمام انبیاء رسل برابر ہیں۔

ج: نہیں بلکہ تمام انبیاء رسل کو ایک دوسرے پر فضیلت عطا فرمائی ہوئی ہے۔ فرمایا تِلْكَ الرُّسُلُ فَضَّلْنَا بَعْضَهُمْ عَلٰى بَعْضٍ ۘ مِنْهُمْ مَّنْ كَلَّمَ اللّٰهُ وَ رَفَعَ بَعْضَهُمْ دَرَجٰتٍ یہ رسول ہیں جن کو بعض پر بعض کو فضیلت عطا فرمائی اور محمد ﷺ کو جامع الصفات بنایا۔

س39: کیا اگر حضور ﷺ کی اولا د نرینہ جوان ہوتی تو اسے نبوت سے سرفراز کیا جاتا؟

Marfat.com

ج: جی ہاں! جب حضور ﷺ کے صاحبزادے حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ کا وصال مبارک ہوا تو آپ ﷺ نے فرمایا اگر یہ وصال نہ کرتے تو اللہ کا سچا نبی ہوتے۔

س 40: حضور ﷺ کے فرزند ابراہیم رضی اللہ عنہ کے جنازہ کے موقع پر حضور ﷺ کا ارشاد کیا تھا؟

ج: حضور ﷺ نے جب ابن رسول یعنی ابراہیم رضی اللہ عنہ کا جنازہ پڑھایا اور فرمایا ان کے لئے جنت میں دودھ پلانے والی ہے اور اگر زندہ رہتے تو سچے نبی ہوتے

(سنن ابن ماجہ: ۱۰۸)

س 41: اگر آقا علیہ السلام کے صاحبزادے ابراہیم رضی اللہ عنہ بچپن میں وصال نہ فرماتے تو کیا انہیں نبوت سے سرفراز کیا جاتا نسبت رسول کی وجہ سے حوالہ دیں۔

ج: (۱) حضرت عبداللہ بن اوفی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ (ابن رسول ﷺ) صغرسنی میں وفات پا گئے اور اگر یہ فیصلہ قدرت کا ہوتا کہ محمد ﷺ کے بعد کوئی نبی ہوتا تو آپ ﷺ کے صاحبزادے زندہ ہوتے مگر حقیقت یہ ہے کہ ان ﷺ کے بعد کوئی نبی نہیں۔ (صحیح بخاری ۲: ۹۱۴)

(۲) حضرت سدی روایت کرتے ہیں کہ میں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ بن مالک رضی اللہ عنہ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ اگر حضور ﷺ کے صاحبزادے حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ زندہ رہتے تو وہ اللہ کا سچا نبی ہوتا اس لیے اللہ رب العزت نے انہیں واپس بچپن میں ہی اپنے پاس بلا لیا اور حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ نے موت کو قبول کر کے حضور کی شان ختم نبوت کو زندہ رکھا۔ (چونکہ بالغ مرد ہی نبوت کا مکلف ہوتا ہے اس لیے بالغ ہونے سے قبل وصال فرما گئے) (مسند احمد بن حنبل ۳/۱۳۳)

س 42: حضور ﷺ کی تعلیمات کو مزید آگے بڑھانے میں اور زندہ جاوید رکھنے کے لئے خدا نے کیا اہتمام کیا۔ حضور ﷺ کا ارشاد پاک کیا ہے۔

ج: اس کے لئے خدا نے حسنین کریمین کو پیدا فرمایا حضور ﷺ کا ارشاد ہے الحسین منی وانا من الحسین یعنی حسین مجھ سے ہے اور میں حسین رضی اللہ عنہ سے ہوں۔

Marfat.com

س43: حضرت اسماعیل کی قربانی یعنی ذبح اسماعیل علیہ السلام اور شہادت امام حسین علیہ السلام کا باہمی تعلق بیان کرو۔

ج: حضرت ابراہیم کی دعا رب ھب لی من الصالحین اور خدا کا دعا قبول فرما کر بیٹا عطا کرنا اور فرمانا جب ہم نے ایک بردبار بیٹے کی ان کو بشارت دی پھر بھاگنے کی عمر کو پہنچا تو خدا نے آزمائش کے طور پر بیٹے اسماعیل کی قربانی مانگی بیٹے کو خواب بتایا تو بیٹے اسماعیل نے جواب فرمایا جس طرح آپ کو حکم دیا گیا ہے کرو آپ علیہ السلام مجھے انشاءاللہ صبر کرنے والوں میں پائیں گے اور جب اسماعیل علیہ السلام کو لٹا کر چھری پھیرنے لگے خدا نے فرمایا۔ وَفَدَيْنَاهُ بِذِبْحٍ عَظِيمٍ ○ (الصفات:۱۰۷) ترجمہ: ہم نے عظیم قربانی کو ان کا فدیہ بنا دیا۔

تو شہادت امام حسین علیہ السلام ہی وہ عظیم قربانی ہے جس کا فدیہ اسماعیل علیہ السلام کی جگہ عطا ہوا۔

س44: وفدینہ بذبح عظیم۔اور ہم نے عظیم قربانی کو ان کا فدیہ بنا دیا کس کی طرف اشارہ ہے مختصر اُوضاحت کریں۔

ج: یہ اسماعیل علیہ السلام کے ذبح کو ایک عظیم ذبح کے ساتھ فدیہ کر دیا حضرت امام حسین علیہ السلام اور آپ علیہ السلام کے ساتھیوں کی شہادت (شہدائے کربلا) کی طرف اشارہ ہے کیونکہ ایک مینڈھا تو ذبح عظیم کا مکلف نہیں ہوسکتا۔ایک عام انسان بھی تمام جانوروں اور مخلوقات سے افضل واشرف ہے تو ایک نبی علیہ السلام کی ذات تو اس کے زمانے کے تمام انسانوں سے افضل ہوتی ہے اور کئی درجہ احسن تقویم اور افضل ترین ٹھہرتی ہے لہٰذا ایک مینڈھے کو ذبح عظیم کے طور پر لینا ظلم کی انتہا ہو جائے گی۔علامہ اقبال نے فرمایا

غریب وسادہ ورنگین ہے داستان حرم
نہایت اس کی حسین علیہ السلام ابتداء ہے اسماعیل علیہ السلام

Marfat.com

اللہ اللہ بائے بسم اللہ پدر
معنی ذبح عظیم آمد د پسر

س45: حیات اسماعیل علیہ السلام کو اگر تحفظ دینا تھا تو قربانی کیوں مانگی گئی؟

ج: قربانی اس لیے مانگی تا کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے لخت جگر سے (جنہوں نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اپنی ذات میں مانگنا تھا) ذبح اور قربانی کی تاریخ کی ابتداء ہو جائے اور بچا اس لیے لیا کہ اس عظیم پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نسل پاک میں اپنا محبوب آخرالزماں نبی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ولادت باسعادت کروانا تھی۔

س46: کیا (اس عظیم فدیہ) وفدینہ بذبح عظیم، کے لئے آقا نامدار حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات گرامی مناسب نہ تھی۔

ج: جی ہاں مگر خدا کے حکم نے اسے روک دیا تا کہ کوئی یہ نہ کہے کہ ہم نے خدا کے آخری نبی (پیغمبر) کو شہید کر دیا تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہر طرح کی قربانی بھی دی مگر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اپنی جان مبارک کو خدا نے دوسروں سے محفوظ رکھا۔

س47: حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حفاظت کا ذمہ خدا نے خود لیا قرآن سے دلیل دیں۔

ج: وَ اللّٰهُ يَعْصِمُكَ مِنَ النَّاسِ (المائدہ:۶۷) اور اللہ آپ کو انسانوں سے محفوظ رکھے گا (یعنی خدا آپ کا سیکورٹی گارڈ ہے)

س48: تمام نبیوں اور رسولوں کے امام وسردار کون سے پیغمبر ہیں؟

ج: حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خدا نے تمام نبیوں اور رسولوں کا امام بنایا ہے اور شافع محشر ہیں۔

س49: خدا کے انعام یافتہ بندے کون کہلاتے ہیں اور وہ اہم انعام کون سے ہیں۔

ج: جو کوئی اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اطاعت اور فرمانبرداری کرے۔ فرمایا

وَ مَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَ الرَّسُوْلَ فَاُولٰٓئِكَ مَعَ الَّذِيْنَ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ مِّنَ النَّبِيّٖنَ وَ الصِّدِّيْقِيْنَ وَالشُّهَدَآءِ وَالصّٰلِحِيْنَ (النساء:۶۹)

جو کوئی اللہ اور رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اطاعت کرتا ہے پس وہی ان لوگوں کے ساتھ ہو گا جن پر اللہ نے انعام کیا جو کہ انبیاء، صدیقین شہدا اور صالحین ہیں۔

Marfat.com

س50: اللہ کی اطاعت کیا ہے؟

ج: اللہ کی اطاعت بھی رسول ﷺ کی اطاعت کرنا ہے مَنْ یُّطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰہَ (النساء:۸۰)

س51: خدا اپنی نعمتوں کی تقسیم کس طرح فرماتا ہے رکس کے وسیلہ سے اپنی نعمتوں کی تقسیم فرماتا ہے؟

ج: اللہ تعالیٰ اپنی تمام نعمتوں کی تقسیم حضور ﷺ کے وسیلہ سے کرتا ہے۔ حدیث پاک میں ہے۔ انما أنا قاسم واللہ معطی (صحیح بخاری، کتاب العلم)

ترجمہ: اللہ صرف مجھے ہی عطا فرماتا ہے اور میں آگے تقسیم کرتا ہوں۔

س52: جو خدا کی نعمتوں کو تقسیم کرنے والا ہو وہ خود کتنا نوازا ہوا ہوگا۔

ج: جو جو نعمت باقی تمام لوگوں، انسانوں، اولیاء کرام نبیوں اور رسولوں کے پاس ہے وہ تمام حضور ﷺ کی ذات پاک کے پاس اور جملہ صفات آپ ﷺ کی ذات بابرکات میں بطریق احسن موجود ہیں۔ حضور ﷺ کا فرمان ہے کہ اللہ رب العزت نے مجھے اعلیٰ اخلاق اور عمدہ افعال کو کمال بخشنے کے لئے بھیجا ہے (مشکوٰۃ المصابیح ،فضائل سید المرسلین)

س53: جو کام حضور ﷺ کے طریقے کے مطابق نہ کیا جائے اس میں اجر و ثواب ملتا ہے؟

ج: صرف اسی کام کا اجر و ثواب ہے جو بطریق مصطفےٰ پر کیا جائے مثلاً کھانا کھانے اور سونا جسم کی ضروریات میں سے ہیں اگر کوئی اپنے طریقے سے یہ کام کرے تو اس کا کوئی اجر و ثواب نہیں اس نے اپنی جسمانی ضرورتوں کو پورا کیا مگر یہی کام اگر حضور ﷺ نے جس طرح سرانجام دیئے سنت نبوی ﷺ سمجھ کر کیا جائے تو اجر و ثواب کا کام ہو جاتا ہے۔

س54: حضور ﷺ ﷺ کے طریقے پر چلنے سے اور کیا انعام ملتا ہے؟

ج: حضور ﷺ کے طریقے پر چلنے سے دوہرا انعام ملتا ہے۔ ایک تو اجر و ثواب کا

Marfat.com

باعث ہے دوسرا خدا کی محبت حاصل ہوتی ہے۔ خدا فرماتا ہے۔ قُلْ اِنْ کُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِیْ (العمران: ۳۱) فرما دیجئے اگر تم اللہ سے محبت کرتے ہو پس میرے طریقے پر چلو تو خدا تم سے محبت کرے گا۔ یعنی اللہ کی محبت حاصل کرنے اور خدا سے محبت کرنے کا تقاضا ہے کہ حضور ﷺ کی پیروی کی جائے۔

س55: خدا کے انعام یافتہ بندوں کی فہرست اور اس لحاظ سے چار بڑی خدا کی نعمتوں کا ذکر کریں۔

ج: خدا کے انعام یافتہ بندے سورۃ انساء کی آیت نمبر ۶۹ کے مطابق انبیا، صدیقین، شہداء، صالحین (نیک بندے) ہیں۔

اس طرح چار ہی بڑی نعمتیں ٹھہری (۱) نعمت نبوت (۲) نعمت صدیقیت (۳) نعمت شہادت (۴) نعمت صالحیت۔

س56: حضور ﷺ کا فرمان انما انا قاسم واللہ معطی (صحیح بخاری، کتاب العلم) کیا تمام نعمتیں انعام یافتہ میں تقسیم کرنے والے کے پاس خود کتنا اس نعمت سے بہرہ ور ہوتا ہے مختصر اوضاحت کریں۔

ج: حضور ﷺ کا فرمان ہے کہ میں قیامت کے دن بنی آدم کا سردار ہوں گا تو جو سردار ہوگا اور قاسم ہے اس کے اپنے پاس وہ تمام خدا کی نعمتیں بدرجہ اتم موجود ہیں مثلاً اگر انبیاء رسل کو نبوت و رسالت کی نعمت سے بہرہ ور کیا گیا تو حضور ﷺ کے توسل سے اور خدا نے انبیاء رسل کی روح قدسیہ سے جو وعدہ لیا اور پھر اس میثاق انبیاء، پر خود گواہ ہوا وہ میثاق یہی تھا کہ حضور ﷺ کی دین وملت کی مدد ونصرت تو حضور ﷺ کی پیروی یعنی دین کی مدد ونصرت کے صدقے انبیاء کو نبوت ملی۔ اس طرح آپ ﷺ امام الانبیاء ہیں۔

(۲) صدیقین کو نعمت صداقت حضور ﷺ کے دست مبارک سے نصیب ہوئی کہ لوگ حتیٰ کہ آپ کے دشمن بھی صادق اور امین کے لقب سے پکارتے تھے۔

Marfat.com

(۳) شہادت کی نعمت بھی حضور ﷺ کے در سے شہداء کو عطا ہوئی اور حضور ﷺ خود نعمت شہادت سے بہرہ ور ہیں خدا نے حضور ﷺ کو شاہد بنایا ظاہری شہادت سے بھی متصف فرمایا مگر امام حسن و حسین علیہ السلام کی شکل میں۔

(۴) صالحیت کی نعمت بھی درِ رسول سے ہی صالحین کو ملی اس طرح ...... تمام انعام یافتہ بندوں کے بھی سردار ہیں۔

س57: شہادت کی کئی اقسام ہیں کیا تمام اقسام سے حضور متصف تھے۔

ج: جی ہاں۔

س58: شہادت کی اقسام کی وضاحت مختصراً الفاظ میں کریں۔

ج: شہادت کی دو بڑی اقسام ہیں (۱) سری شہادت (۲) جہری شہادت

(۱) سری شہادت کو چھپی شہادت کے نام سے بھی موسوم کیا جاتا ہے اس کی شکل یہ ہوتی ہے کہ کوئی پانی میں ڈوب کر یا کسی کے زہر کھلانے سے موت واقع ہو جائے۔

(۲) جہری شہادت کو بڑی اور ظاہری شہادت بھی کہتے ہیں جیسے کوئی مسلمان میدان جنگ میں دشمنوں کے ہاتھوں مارا جائے۔

س59: عمل کی حیثیت و اقسام بیان کریں۔

ج: عمل دو طرح کی حیثیت رصورتیں رکھتا ہے (۱) اس عمل کا جوہر اور روح جسے ہیت اصلیہ کہتے ہیں۔

(۲) اس عمل کی ظاہری شکل و صورت جسے ہیت کذائیہ بھی کہتے ہیں۔

مثلاً نماز کا رکوع سجود و قیام جو دیکھنے والے کو معلوم ہو ظاہری حالت ہے کیونکہ اس عمل کی ظاہری شکل و صورت ہے اسے ہیت کذائیہ بھی کہتے ہیں جبکہ حقیقی جوہر اور روح خدا کا ذکر ہے جس میں خدا کی حمد و ثناء درود و سلام شامل ہیں اسے ہیت اصلیہ بھی کہتے ہیں۔

س60: کیا کوئی عمل ہیت اصلیہ کے بغیر مکمل ہو سکتا ہے حدیث پاک سے دلیل دیں۔

ج: کوئی عمل ہیت اصلیہ کے بغیر قابل قبول نہیں ہوتا حضور ﷺ کا ارشاد پاک

Marfat.com

ہے بے شک اللہ تمہاری (ظاہری) صورتوں اور مال و دولت کی طرف نہیں دیکھتا مگر وہ تمہارے دلوں اور اعمال کی طرف دیکھتا ہے (صحیح مسلم کتاب البر)

اسی طرح فرمایا: اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّیَّات (عملوں کا دارومدار نیتوں پر ہے)

س 61: شہادت کی اقسام کو عمل کی صورتوں میں منطبق کریں اور حضور ﷺ کی ذاتِ با برکات میں بدرجہ اعلیٰ ان کا پایا جانا ثابت کریں۔ مختصراً

ج: حضور ﷺ کی ذات اقدس میں شہادت کی اتنی شدید خواہش تھی کہ آپ ﷺ فرمایا کرتے تھے قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے میں چاہتا ہوں کہ اللہ کی راہ میں مارا جاؤں پھر زندہ کیا جاؤں پھر مارا جاؤں پھر زندہ کیا جاؤں پھر مارا جاؤں پھر زندہ کیا جاؤں پھر مارا جاؤں پھر زندہ کیا جاؤں پھر مارا جاؤں (البخاری جلد اول کتاب الجہاد باب تمنی الشہادہ) گویا جو عمل کی روح اور اصل ہے اس کی اتنی شدید خواہش کہ کروڑوں جانیں بھی عطا فرمائی جائیں تو خدا کے راستے میں قربان کرتا جاؤں (مگر واللہ یعصمک من الناس کا وعدہ خدا) (جبکہ نیت پانے کا ثواب بھی عمل کے برابر ہوتا ہے) جبکہ دوسری اس کی عملی شکل و صورت تھی شہادت کی دونوں اقسام کی ابتداء ہوئی (۱) سری شہادت کی ابتداء خیبر کے موقع پر زہر سے ہوئی اور شہادت جہری کا آغاز میدان احد میں ہوا مگر چونکہ لوگوں کی وجہ سے موت کا سبب نہیں بنتا تھا خدا کا وعدہ وَ اللّٰهُ يَعْصِمُكَ مِنَ النَّاسِ ؕ لہٰذا اسے پایہ تکمیل کے لئے حسنین کریمین کو منتخب کیا گیا۔

س 62: حضور ﷺ میں شہادت جہری اور شہادت سری دونوں موجود تھیں نشاندہی کریں۔

ج: ہر کام اور عمل کا ایک نقطہ آغاز ہوتا ہے اور ایک نقطہ انجام ہوتا ہے حضور ﷺ کی ذات پاک میں شہادت سری کا نقطہ آغاز جنگ خیبر کے موقع پر ہوا جب ایک یہودی عورت زینب بنت الحارث نے بکری کا بھنا ہوا زہر آلود گوشت حضور ﷺ کی خدمت میں ہدیہ پیش کیا آپ ﷺ کے ساتھ آپ ﷺ کے

Marfat.com

صحابی بشیر بن براء بھی تھے دونوں نے کچھ گوشت کھایا تو بوٹیوں سے آواز آئی کہ آقا ﷺ میں زہر آلود ہوں مجھے نہ کھائیں۔ آپ ﷺ کے صحابی رضی اللہ عنہ شہید ہو گئے جبکہ حضور ﷺ کی شہادت کذائیہ پر خدا کا وعدہ وَ اللّٰهُ يَعْصِمُكَ مِنَ النَّاسِ ط آڑے آگیا۔

جبکہ شہادت جہری کا آغاز میدان جنگ میں احد کے مقام پر اس وقت ہوا جب آپ ﷺ پر دشمن نے حملہ کیا، زخمی بھی ہوئے سواری سے نیچے بھی آئے حتیٰ کہ شہادت کی خبر بھی پھیل گئی مگر خدا نے انسانوں کا سبب بننے والی موت سے بچا لیا۔ جو کہ خدا کا وعدہ تھا وہ خدا نے پورا فرمایا۔

س63: جنگ خیبر کے موقع پر جو زہر آلود گوشت حضور ﷺ سے تناول فرمایا گیا اس زہر کی تکلیف کا اثر کب تک رہا۔

ج: اس زہر کا اثر حضور ﷺ کے دمِ وصال تک قائم رہا چنانچہ حضرت عائشہ سے مروی ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا ''اے عائشہ رضی اللہ عنہا میں نے خیبر میں جو زہر آلود کھانا کھالیا تھا اس کی تکلیف تو ہمیشہ محسوس کرتا رہا ہوں لیکن اب (اس مرض میں) تو ایسا لگتا ہے کہ اس زہر کے اثر سے میری رگ جان منقطع ہو گی''۔ (مشکوۃ، باب وفاۃ النبی ﷺ)

س64: شہادت جہری کی کتنی شرائط ہیں اور آپ ﷺ کی سیرۃ طیبہ میں کتنی پائی گئی اور جو نہیں پائی گئی اس کی وجہ بیان کرو۔

ج: شہادت جہری کی چار شرائط ہیں نمبر ایک میدان جنگ میں کافر کا کسی آلہ سے حملہ آور ہونا نمبر ۲ ضرب لگنا نمبر ۳ کسی عضو وغیرہ کے کٹنے سے خون بہنا نمبر ۴ روح کا پرواز کر جانا۔ حضور ﷺ کی سیرۃ طیبہ میں پہلی تین شرائط مکمل ہوئیں۔ (۱) غزوہ احد میں پتھروں اور تیروں سے حملہ ہوا۔ (۲) ضرب بھی لگی۔ (۳) آپ ﷺ کے دندان مبارک میں سے ایک دانت کا کچھ حصہ پتھر لگنے سے شہید ہوا جس سے خون بہنے لگا جبکہ چوتھی شرط کی افواہ پھیل گئی مگر چوتھی شرط کا

Marfat.com

تکمیل ہونا ممکن نہ تھا کہ وعدہ الٰہی مانع تھا۔ وَ اللّٰہُ یَعۡصِمُکَ مِنَ النَّاسِ ؕ

س 65: خدا کا وعدہ وَاللّٰہُ یَعۡصِمُکَ مِنَ النَّاسِ ؕ میں کیا حکمت کارفرما تھیں۔

ج: خدا کا وعدہ اور اس پر اہتمام اس لئے ضروری تھا کہ اگر آپ ﷺ کا وصال مبارک زہر یا تلوار کی صورت میں کافروں یا دشمنوں کے ہاتھوں سے واقع ہوتا تو جو لوگ نئے نئے اسلام میں داخل ہو رہے تھے اور اسلام کے ساتھ وفاداری ابھی پختہ نہیں ہوئی تھی آپ ﷺ کی شہادت سے ان لوگوں کے دلوں میں یہ خیال یا گمان آتا کہ نبی ﷺ تو لوگوں کے ہاتھوں مارا گیا اب اسلام کا کیا بنے گا اس طرح وہ اسلام چھوڑ جاتے اور حضور ﷺ کی وفات ایک فرد کی وفات نہ ہوتی بلکہ ممکن تھا کہ یہ اسلام کی تحریک کی موت ہوتی لہٰذا اسلامی تحریک کو زندہ رکھنے کا تقاضا تھا کہ حضور ﷺ کو شہادت کی صورت کذائیہ سے بچایا جائے۔

نوٹ: جیسے کہ غزوہ احد میں شہادت رسول ﷺ کی افواہ پھیلنے سے ہی کئی صحابہ رضی اللہ عنہ اپنی قیمتی جانیں بے دریغ لٹادیں۔

س 66: حضور ﷺ کی حیات طیبہ میں آپ کی سیرت مبارکہ میں سری و جہری شہادتوں کا نقطہ آغاز ہو گیا تھا۔ دونوں شہادتوں کا نقطہ انجام یا تام کن شخصیات سے مکمل ہوا، مختصراً بیان کریں۔

ج: حضور ﷺ کی دونوں طرح کی شہادتوں کے نقطہ تام کے لئے خدا نے حسنین کریمین علیہ السلام کو منتخب فرمایا کیونکہ دو شخصیات ایسی ہونا ضروری تھیں جو اپنی ہی ہوں اپنے ہی مشابہ ہوں اور اپنا خون بھی ہوں تو سری شہادت کا نقطہ تام امام حسن رضی اللہ عنہ جو زہر سے شہید ہوئے اور جہری شہادت کا نقطہ تام حضرت امام حسین علیہ السلام نے کربلا کے ریگ زاروں میں بھوک پیاس اور ظلم کے پہاڑوں کو برداشت کرتے ہوئے مکمل کیا۔

س 67: کیا امام حسن رضی اللہ عنہ و حسین علیہ السلام حضور ﷺ سے شکل صورت میں مشابہت رکھتے تھے حوالہ دیں۔

Marfat.com

ج: حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ''حسن رضی اللہ عنہ سینے سے لے کر سر تک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بہت مشابہ اور حسین رضی اللہ عنہ سینے سے لے کر پاؤں تک حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سب سے زیادہ مشابہ تھے''۔ روایات میں یہاں تک آیا ہے کہ دونوں شہزادے آقا علیہ السلام کے ساتھ شکل وصورت میں اتنے مشابہ تھے کہ اگر دونوں کو ملاتے تو پتہ چلتا کہ دونوں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تصویریں ہیں ۔ چنانچہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وصال مبارک کے بعد صحابہ رضی اللہ عنہم کرام زیارتِ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لئے جب بے تاب ہوتے تو دونوں شہزادوں کو سامنے کر کے دیکھ لیتے (سنن ترمذی، ابواب المناقب) اس کے علاوہ (مشکوٰۃ المصابیح کتاب المناقب)

س68: حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے باطنی مشابہت کے حوالے سے حسنین کریمین اور حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے متعلق جنت سے تعلق ظاہر کریں۔ حوالہ بھی دیں۔

ج: حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ''**فاطمہ سیدۃالنساء اھل الجنۃ وان الحسن والحسین سید اشباب اھل الجنۃ** (ترمذی، ابواب المناقب) یعنی حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا جنت کی عورتوں کی سردار ہیں، حضرت حسن رضی اللہ عنہ وحسین رضی اللہ عنہ (دونوں) جنت کے نوجوانوں کے سردار ہیں، حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دو جہانوں کے سردار ہیں جنہوں نے حسنین کریمین علیہ السلام کو جنتی نوجوانوں کا سردار ہونے کا اعلان فرمایا۔

س69: کیا جنت میں بوڑھے لوگ بھی ہوں گے۔

ج: جنت میں تمام لوگ جوان ہی ہوں گے کیونکہ بڑھاپا اور کمزوری وہاں دور ہو جائے گی۔ لہٰذا حسنین کریمین علیہ السلام تمام جنتی مردوں کے سردار ہیں۔ یہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حسنین کریمین علیہ السلام کی باطنی مشابہت کی دلیل ہے۔

س70: حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حسنین کریمین کو روحانی لحاظ سے کس سے تشبیہ دی۔

ج: **ان الحسن والحسین ھمار یحافتای من الدنیا**۔ (مشکوٰۃ المصابیح، کتاب المناقب) ترجمہ ''بے شک حسن وحسین علیہ السلام دنیا میں میرے دو پھول

Marfat.com

ہیں'' روحانی مشابہت کی دلیل ہے۔

س 71: حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ اور امام حسین رضی اللہ عنہ سے محبت یا عداوت رکھنے کے متعلق حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا کیا فرمان ہے۔

ج: من أَحبَ الحسن و الحسين فقد اَحَبَّنی و من ابغضهما فقد اَبْغَضَنِی (سنن ابن ماجہ المقدمہ، فضل الحسن والحسین ابن علی ابن ابی طالب)

ترجمہ: جس نے حسن رضی اللہ عنہ اور حسین رضی اللہ عنہ کو محبوب رکھا اس نے (درحقیقت) مجھے محبوب رکھا اور جس نے ان دونوں سے بغض رکھا اس نے (درحقیقت) مجھ سے بغض رکھا۔

س 72: حسنین کریمین علیہ السلام سے بغض وعداوت کرنے والے کا حشر کیا ہوگا، دلیل دیں۔

ج: حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ''جس نے ان دونوں کو محبوب رکھا اس نے مجھ کو محبوب رکھا اور جس نے مجھ کو محبوب رکھا اس نے اللہ کو محبوب رکھا اور جس نے اللہ کو محبوب رکھا اللہ نے اس کو جنت میں داخل کیا اور جس نے ان دونوں سے بغض رکھا اس نے مجھ سے بغض رکھا اور جس نے مجھ سے بغض رکھا اس نے اللہ سے بغض رکھا اور جس نے اللہ سے بغض رکھا اللہ نے اس کو دوزخ میں ڈال دیا (المستدرک حاکم الجلد الثالث:۱۶۶)

س 73: امام حسین علیہ السلام سے محبت خدا سے محبت ہے کہ متعلق کس حدیث پاک سے حوالہ دیں۔

ج: حسين مني وانا من الحسين احب الله من احب حسين (سنن ترمذی جلد دوم ابواب المناقب) ترجمہ: حسین مجھ سے ہے اور میں حسین علیہ السلام سے ہوں جو حسین رضی اللہ عنہ کو محبوب رکھتا ہے اللہ اس کو محبوب رکھتا ہے۔

س 74: سنن ترمذی کی حدیث پاک میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد پاک حسین مجھ سے ہے اور میں حسین رضی اللہ عنہ سے ہوں'' میں اولاد تو والدین سے ہوتی ہے مگر اولاد سے والدین کیسے ہو سکتے ہیں وضاحت کریں (یعنی أنا من الحسین علیہ السلام سے کیا

Marfat.com

مراد ہوگی)

ج: اس حدیث پاک کے پہلے حصے سے مراد تو یہ ہے کہ جو بھی ظاہری و باطنی حسن و جمال اور خوبیاں امام حسین علیہ السلام میں ہیں وہ ساری کی ساری مجھ سے ہیں (میری عطا کردہ ہیں) اور أنا من الحسین سے مراد ہے میرے فضائل و کمالات سے گوشہ شہادت کا ظہور تمام حسین رضی اللہ عنہ سے ہوگا اور کربلا سے قیامت تک اسلام حسین رضی اللہ عنہ کی قربانی کی بدولت قائم رہے گا۔

س75: سب سے زیادہ شہرت کس کی شہادت کو ملی وجہ بتائیں یا شہادت امام حسین علیہ السلام کی انفرادیت مختصراً بیان کریں۔

ج: شہادت امام حسین علیہ السلام کی مشہوری و شہرت سب شہادتوں سے زیادہ ہے اس کی کئی وجوہات ہیں جن میں چند ایک ہم بیان کرتے ہیں۔

(۱) حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے امام حسین علیہ السلام کی شہادت کی خبر پہلے ہی فرما دی حتیٰ کہ مقام و جگہ اور سن ہجری تک کی نشاندہی فرما دی تھی اور کربلا کی مٹی حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کو عطا کر کے فرمایا تھا کہ جب یہ مٹی سرخ ہو جائے تو سمجھ لینا میرے حسین علیہ السلام کو شہید کر دیا گیا ہے۔(نوٹ:۔ امہات المومنین میں صرف ام سلمہ رضی اللہ عنہا ہی اس واقعہ تک حیات تھیں)

(۲) امام حسین علیہ السلام کی شہادت میں تمام اقسام کی قربانیاں و آزمائشیں بھی شامل تھیں یعنی گھر بار چھوڑ کر ہجرت کرنا، سفر کی صعوبتیں برداشت کرنا، بھوک و پیاس کو برداشت کیا، خانوادہ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ظلم و بربریت کی انتہا کر دی گئی، علی اصغر سے لے کر تمام قریبی رشتہ دار اور خود اپنی جان بھی خدا کے دین کے لئے لٹا دیں، تمام افراد کو قربان کر دیا اور اتنے زخم بھی کھانے کے باوجود استقامت، صبر رضا اور توکل پر قائم و دائم رہے، اس وقت پوری دنیا میں فضیلت و مرتبہ کے لحاظ سے کوئی دوسرا امام حسین علیہ السلام کا ہمسر نہ تھا۔ امام حسین علیہ السلام کی جنگ منافقت ظلم و جبر اور آمریت و ملوکیت کے خلاف تھی جو کہ سب سے مشکل ترین

Marfat.com

جنگ ہوتی ہے جس میں تمام لوگ ساتھ چھوڑ دیتے ہیں، ظلم و بربریت کا بازار شہادت کے بعد بھی گرم رکھا گیا لاشوں کی بے حرمتی کی گئی سر مبارک بریدہ کئے گئے مقدس اور پاکیزہ خواتین کو قیدی بنا کر بے حرمتی کی گئی، جنتی نوجوانوں کے سردار کے ساتھ ایسا سلوک کرنا خدا سے کھلی جنگ کی نشانی تھی۔

س 76: حضور اکرم ﷺ شہادت امام حسین علیہ السلام کی پیش گوئی جو فرمائی اس کا حوالہ دیں۔

ج: ام المومنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مجھے جبرائیل علیہ السلام نے بتایا کہ میرا یہ بیٹا (حسین علیہ السلام) عراق کی سرزمین میں قتل کر دیا جائے گا میں نے کہا جبرائیل مجھے اس زمین کی مٹی لا کر دکھاؤ جہاں حسین رضی اللہ عنہ کو قتل کر دیا جائے گا پس جبرائیل گئے اور مٹی لا کر دکھادی کہ یہ اس مقتل کی مٹی ہے۔

(۱) کنز العمال ۱۲:۱۲۶ (۲) (البدایہ والنہایہ ام البدایہ والنہایہ ۸:۱۹۶۔۲۰۰

س 77: شہادت حضرت امام حسینؓ کی پیشگی اطلاع کے متعلقہ مزید حوالہ دیں۔

ج: (۱) حضرت عائشہ صدیقہؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جبرائیل امین نے مجھے خبر دی کہ میرا یہ بیٹا حسین رضی اللہ عنہ میری بعد مقام طف میں قتل کر دیا جائے گا (سر الشہادتین، ۲۴) (معجم الکبیر ۳:۱۰۷)

(۲) اسی طرح المعجم الکبیر (۳:۱۰۹) حضرت ام سلمہؓ سے مروی ہے کہ آقا ﷺ کے چشمان مقدس سے آنسو رواں تھے میں نے پوچھا یا رسول اللہ ﷺ آج کیا بات ہے چشمان مقدس سے آنسو رواں ہیں۔ فرمایا مجھے ابھی ابھی جبرائیل خبر دے گئے ہیں کہ آپ ﷺ کی امت آپ ﷺ کے بیٹے حسین رضی اللہ عنہ کو اس سرزمین پر قتل کر دے گی جس کو کربلا کہا جاتا ہے۔

س 78: حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کی پیشگی شہادت کی اطلاع میں حضور ﷺ نے کسی جگہ سال یعنی سن کا ذکر بھی فرمایا ہے۔ بیان کرو۔

ج: جی ہاں! ام المومنین حضرت ام سلمہؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا حسین رضی اللہ عنہ

Marfat.com

بن علیؓ کو ساٹھ ہجری کے اختتام پر شہید کر دیا جائے گا (بحوالہ طبرانی فی الاوسط، مجمع ۹:۱۹۰)

(۲) حضرت ابو ہریرہؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے

''ساٹھ ہجری کے سال اور لڑکوں کی امارت (حکومت) سے اللہ کی پناہ مانگو (البدایہ والنہایہ لابن کثیر ۸:۲۳۱) کیونکہ آپ ﷺ جانتے تھے کہ میرے جگر کے ٹکڑوں پر ظلم و ستم کے پہاڑ توڑے جائیں گے۔ ابو ہریرہؓ اسی وجہ سے اکثر دعا فرماتے ''اے اللہ میں ساٹھ ہجری کی ابتداء اور (گنوار) لڑکوں کی حکومت سے تیری پناہ مانگتا ہوں''۔ (الصواعق المحرقہ :۲۲۱)

س79: کیا ساٹھ ہجری سے پناہ مانگنے والی دعا حضرت ابو ہریرہؓ کی قبول ہوئی۔

ج: جی ہاں، حضرت ابو ہریرہؓ کا وصال واقعہ کربلا سے ایک سال قبل یعنی ۵۹ ہجری کو ہوا۔

س80: حضرت امام حسینؓ کی جنگ کفر کے خلاف تھی یا منافقت و ظلم اور ملکویت کے خلاف۔ کفر اور منافقت کی جنگ میں فرق بھی بتائیں۔

ج: حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کی جنگ ظلم و بربریت، منافقت اور ملوکیت کے خلاف تھی کفر کے خلاف جنگ آسان ہے جس میں تمام امت ساتھ دیتی ہے مگر ظلم و بربریت کے خلاف آواز بلند کرنا صرف اور صرف اسوۂ حسینیؓ ہے۔ جس میں تنہائی ہوتی ہے۔ ظالم حکمران کے سامنے کلمہ حق کہنا سب سے بڑا جہاد ہے۔

س81: یزید کی منافقت کا کوئی واقعہ بیان کریں۔

ج: جب حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ اور شہداء کربلا کے مبارک سروں کو یزید کے پاس بھیجا گیا پہلے تو یزید امام حسین رضی اللہ عنہ کے قتل سے بہت خوش ہوا اس وجہ سے ابن زیاد کی قدر و منزلت اس کے نزدیک زیادہ ہوگئی مگر جب اقتدار کے بھوکے نے محسوس کیا کہ لوگ کھلے عام مجھے لعنت و ملامت کرنے لگے گئے اور جس اقتدار کے نشے میں قتل حسین رضی اللہ عنہ کیا وہ اقتدار چھن نہ جائے تو ابن زیاد پر لعنت کرنے لگا مگر صرف ظاہراً۔ کیونکہ ابن زیاد کی اس ناپاک حرکت پر نہ تو اسے سزا دی نہ ہی معزول کیا حتیٰ کہ کسی کو بھیج کر اس شرمناک حرکت کو جتایا تک نہیں (البدایہ

Marfat.com

والنھایہ ۸: ۲۳۲، ۲۰۳) دراصل یزید اپنے اقتدار کے نشہ میں یہ سب کچھ چاہتا تھا۔ (۲) یزید بد بخت نے تو شہداء کے سروں اور اسیران کربلا کو تین روز تک دمشق کے بازاروں میں پھرایا۔

س 82: بنو امیہ کے متعلقہ حضور ﷺ کی پیش گوئی کا ذکر کریں۔

ج: حضرت ابو عبیدہؓ سے مروی ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا "میری امت کا امر (حکومت) عدل کے ساتھ قائم رہے گا یہاں تک کہ پہلا شخص جو اسے تباہ کرے گا وہ بنو امیہ میں سے ہوگا جس کو یزید کہا جائے گا۔ (البدایہ والنھایہ لابن کثیر ۸: ۲۳۱)

س 83: دمشق میں شہدائے کربلا کے مبارک سروں اور اسیران کربلا کو پھرانا اور کسی واقعہ کا پیش آنا کا حوالہ مختصر اُوضاحت سے دیں۔

ج: حضرت منہال بن عمروؓ سے مروی ہے کہ خدا کی قسم میں نے حسین رضی اللہ عنہ کے سر کو نیزے پر چڑھے ہوئے دیکھا اور میں اس وقت دمشق میں تھا سر مبارک کے سامنے ایک آدمی سورۂ کہف پڑھ رہا تھا جب وہ اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد اَم حسبتم ترجمہ: کیا تو نے جانا کہ بے شک اصحاف کہف اور رقیم ہماری نشانیوں میں سے ایک عجوبہ تھے" پر پہنچا تو اللہ تعالیٰ نے سر مبارک کو گویائی عطا کی اور اس نے زبان فصیح کہا کہ اصحاف کہف (کے واقعہ) سے میرا قتل کیا جانا اور میرے سر کا نیزے پر اٹھایا جانا عجیب تر ہے۔ (سر الشہادتین: ۳۵)

س 84: سر حسین رضی اللہ عنہ کا نیزے کی نوک پر اٹھایا جانا اصحابہ کہف سے کس طرح عجیب تر ہے۔

ج: کیونکہ اصحاب کہف کئی سو سال کی نیند کے بعد اٹھ کر کلام کیا عجیب تو ہے مگر وہ زندہ تو تھے جبکہ امام حسین رضی اللہ عنہ کے سر انور کا جسم اطہر سے جدا ہو جانے کے کئی روز بعد نیزے کی نوک پر بولنا اصحاب کہف کے واقعہ سے عجیب تر ہوا۔

س 85: یزید کی فرعونیت اور کافر ہونے کی دلیل دیں۔

ج: جس وقت شہدا کربلا کے مبارک سروں کو دربار یزید میں پیش کیا گیا جبکہ قیصر روم کا ایک سفیر بھی موجود تھا تو یزید سر حسین رضی اللہ عنہ کے لبوں پر چھڑی مار رہا ہے اور

Marfat.com

بڑے فخر اور تکبر سے کہہ رہا تھا کاش بدر میں مرنے والے میرے بڑے آج زندہ ہوتے تو میں انہیں بتاتا کہ دیکھو ہم نے تمہارے قتل کا بدلہ نبی ﷺ کے خاندان سے لے لیا ہے اور معاملہ برابر کر دیا ہے (الصواعق المحرقہ: ١٩٩) یزید کے کافر ہونے کے لئے صرف یہی دلیل کافی ہے۔

س86: قیصر روم کے سفیر کو جب معلوم ہوا کہ یزید جس سر مبارک کو چھڑی سے چھو رہا ہے یہ سر نواسہ رسول ﷺ کا ہے تو کیا کہا؟

ج: قیصر روم کے سفیر جو عیسائی تھا پر کپکپی طاری ہوگئی اور کہنے لگا! ظالمو مجھے شبہ نہیں رہا کہ تم قدر ناشناس، ظالم اور دنیا پرست ہو۔ ہمارے پاس تو ایک گرجے میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی سواری کے پاؤں کا ایک نشان محفوظ ہے، ہم سال ہا سال سے اس نشان کی تکریم کرتے آرہے ہیں اور جیسے تم کعبہ کی زیارت کو چل کر جاتے ہیں، ہم بھی اس کی زیارت کو چل کر جاتے ہیں، ہم تو اپنے نبی کی سواری کے پاؤں کے نشان کو حرز جان بنائے ہوئے ہیں اور تم ہو کہ اپنے نبی ﷺ کے نواسے کے ساتھ یہ سلوک کر رہے ہو۔ (الصواعق المحرقہ: ١٩٩)

س87: دربار یزید میں اسی لمحے ایک یہودی جو موجود تھا جبکہ یزید سر مبارک حسین رضی اللہ عنہ سے تکبرانہ الفاظ کہہ رہا تھا تو اس یہودی کے الفاظ بیان کریں۔

ج: ایک یہودی جو کہ حضرت داؤد علیہ السلام کی نسل سے تھا کہا کہ داؤد علیہ السلام کی ستر پشتیں گزر چکی ہیں لیکن اس کے باوجود حضرت داؤد علیہ السلام کے امتی میری بے حد تعظیم کرتے ہیں اور ایک تم ہو کہ اپنی نبی ﷺ کے نواسے کو بے دردی سے قتل کر کے اس پر اترا رہے ہو جبکہ تمہارے لئے ڈوب مرنے کا مقام ہے اور اپنی اس بدبختی پر جتنا بھی تم ماتم کرو کم ہے۔ (الصواعق المحرقہ: ١٩٩)

س88: یزید کے کفر نے مدینۃ المنورہ کے ساتھ کیا سلوک کیا؟

ج: بدبخت یزیدی لشکر نے مدینہ منورہ میں وہ طوفان بدتمیزی بپا کیا جس کے تصور سے ہی روح تڑپ اٹھتی ہے۔ ان ظالموں نے دس ہزار افراد کو شہید کر دیا جن

Marfat.com

میں ستر سو مہاجرین وانصار صحابہؓ سات سو حفاظ کرام، کبار تابعین اور مستورات و دیگر لوگ شامل تھے۔ گھروں کو لوٹا گیا، مقدس عورتوں کی بے حرمتی کی گئی۔ مسجد نبوی ﷺ کے ستونوں کے ساتھ گھوڑے باندھے گئے تین دن تک مسجد نبوی ﷺ میں عبادتیں، نمازیں اور جماعتیں معطل رہیں۔

س 89: اہل مدینہ کے ساتھ برائی کا ارادہ رکھنے والے کے متعلق حضور اکرم ﷺ نے کیا فرمایا؟

ج: جو شخص اہل مدینہ کے ساتھ برائی کا ارادہ کرے گا اللہ تعالیٰ اسے اس طرح (جہنم کی آگ میں) پگھلائے گا جس طرح نمک پانی میں گھل جاتا ہے (خلاصہ الوفاء مترجم: ۱۲۱) (۱) ایک روایت کے مطابق "جو بھی اہل مدینہ کے ساتھ برائی کا ارادہ کرے تو اسے اللہ تعالیٰ آگ پر تانبے کے پگھلنے کی مانند پگھلائے گا (جذب القلوب مترجم ۳۷) حضرت عبادہؓ بن صامت سے مروی ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا "جو اہل مدینہ کو بلاوجہ خوفزدہ کرے گا اللہ تعالیٰ اسے مبتلاءِ خوف کرے گا۔ اس پر اللہ، فرشتوں اور تمام انسانوں کی پھٹکار ہوگی اور اللہ قیامت کے دن اس کا کوئی عمل قبول نہیں کرے گا۔ ان تمام احادیث مبارکہ کی روح سے یزید اور یزیدی فوج لعنتی اور جہنمی ہیں جنہوں نے نہ صرف خانوادہ رسالت ﷺ کو شہید کیا بلکہ اہل مدینہ پر ظلم و جبر کا بازار گرم کئے رکھا۔

س 90: جو حضور اکرم ﷺ کو اذیت دے اس کے لئے خدا کا حکم کیا ہے؟

ج: "بے شک جو لوگ اللہ اور اس کے رسول ﷺ کو اذیت دیتے ہیں ان پر دنیا اور آخرت میں اللہ تعالیٰ لعنت کرتا ہے اور اللہ نے ان کے لئے ذلت آمیز عذاب تیار کر رکھا ہے (الاحزاب: ۵۷) تو کیا یزید کے تمام سیاہ کارنامے خدا اور اس کے رسول ﷺ کو اذیت نہیں پہنچا رہے تھے بلکہ انتہا ہو چکی تھی۔

س 91: یزیدی لشکر نے مکہ مکرمہ کے ساتھ کیا سلوک کیا؟

ج: منجنیقوں سے مکہ مکرمہ پر اس قدر سنگ باری کی گئی کہ صحن کعبہ پتھروں سے بھر گیا

Marfat.com

اور سنگ باری کے نتیجے میں کعبۃ اللہ کا غلاف اور دیواریں جل گئیں۔ مسجد حرام کے ستون تک ٹوٹ گئے۔ یزیدیوں کی درندگی و ظلم کی وجہ سے کعبۃ اللہ کے باشندے دو ماہ تک سخت مصیبت میں مبتلا رہے۔

س92: حرمین شریفین کی بے حرمتی اور باشندوں پر ظلم و بربریت کا بازار کب تک جاری رہا اور کیسے ختم ہوا؟

ج: یزیدی کارنامے ٦۴ ہجری تک جاری رہے، ظلم و بربریت کا بازار گرم تھا کہ یزید کو خدا نے جہنم میں رسید کیا جس کی وجہ سے یزیدی لشکر کے حوصلے پست ہو گئے (اِذَا جَآءَ نَصْرُ اللّٰهِ وَالْفَتْحُ ○)

س93: یزید کی سیاسی صورتحال کا مختصراً بیان کریں۔

ج: یزید نے خلفائے راشدین کے دور خلافت کی خوب دھجیاں اڑائیں۔ اسلام سے قبل دور جاہلیت کی جو صورتحال ہوا کرتی تھی غاصبانہ اور ظالمانہ رویہ اس سے بھی بڑھ کر تھا۔

س94: کیا اسلام کے شورائی نظام یا جمہوری نظام میں کسی سے بزور بازو یا مجبور کر کے بیعت لی جا سکتی ہے؟

ج: ہرگز نہیں۔ یہی ظالمانہ طرز عمل ہے جو یزید بد بخت میں انتہا درجہ کا موجود تھا۔

س95: امانتیں (قومی) کن لوگو کے سپرد کرنے کا حکم خدا نے دیا ہے؟

ج: خدا فرماتا ہے کہ ''امانتیں ان کے اہل لوگوں کے سپرد کرو'' جبکہ یزید میں اہلیت نام کی کوئی چیز نہ تھی۔

س96: کیا دور خلافت راشدہ میں حق بات کہنے پر کوئی پابندی تھی؟

ج: نہیں بلکہ اتنی آزادی تھی کہ حضرت عمر فاروقؓ کی قمیض کے متعلق بھی اعتراض کیا گیا جس کا جواب خلیفہ وقت نے اطمینان طلب عطا فرمایا۔ جبکہ یزید کسی کو بولنے کا موقع تو کیا! اپنے مخالف کو فوری طور پر قتل کروا دیتا۔ اتنا ظالم و جابر تھا۔

س97: جو لوگ حضرت امام عالی مقام علیہ السلام اور یزید لعین کو برابر سمجھیں ان کے متعلق

Marfat.com

آپ کی رائے کیا ہے؟

ج: حدیث پاک میں ہے کہ جو کوئی جس سے محبت کرتا ہوگا اس کا حشر اس کے ساتھ ہو گا۔ جبکہ امام عالی مقام علیہ السلام اور یزید دو مختلف اور مخالف کردار ہیں لہٰذا دونوں ایک جگہ نہیں ہوں گے تو جو کوئی یزید کو مسلمان بھی کہے خدا اس کا حشر یزید کے ساتھ ہی کرے گا جبکہ ہم تو امام حسین رضی اللہ عنہ اور پنجتن کے غلام ہیں۔ اور ہمارا حشر پنجتن پاک کے ساتھ ہوگا انشاء اللہ۔

س98: کیا عام مسلمان کو نا جائز گالی دینا یا قتل کرنا جائز ہے؟

ج: ہر گز نہیں بلکہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فرمان ہے کہ مسلمان کو گالی دینا گناہ اور قتل کرنا کفر ہے جو کوئی نہ صرف صحابہؓ و دیگر مسلمانوں کا قاتل ہو بلکہ خانوادہ رسولؐ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر بھی ظلم و بربریت کے پہاڑ توڑ دے اور قتل و غارت کا بازار گرم کرے اس کے کفر میں کوئی کسر باقی نہیں رہتی اس کے لیے تو جہنم کا انتہائی دردناک حصہ بطور ٹھکانہ ہے۔

س99: اگر کوئی ظالم و جابر یزید کی طرح کا حکمران حکمرانی کرنے کی کوشش میں ظلم و جبر کرے تو کتنے راستے ہیں۔ جو ایک مسلمان اپنا سکتا ہے۔

ج: حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا رشاد ہے کہ جب تم کوئی برائی دیکھو تو ہاتھ سے روکنے کی کوشش کرو اگر اس کی طاقت نہیں تو زبان سے اگر اس کی طاقت بھی نہیں تو کم از کم دل میں برا جانو، جو کہ ایمان کی کمزور ترین حالت ہے اب اگر کوئی یزید کو دل میں برا بھی نہ جانے اس کا ایمان غارت گیا۔ جب ایسے حکمران کے دور میں خطرناک حالات ہوں کہ جان و مال اور عزت ناموس کے لٹ جانے کا اندیشہ ہو تو دو راستے ہیں (۱) راہ رخصت (۲) راہ عزیمت

س100: راہ رخصت اور راہ عزیمت کی مختصر وضاحت کریں۔

ج: اگر حالات سازگار ہوں جبر و بربیت اور کفر طاقتوں کا صفایا آسانی سے کیا جا سکتا ہو تو ان حالات میں ہر چھوٹے بڑے اور کلمہ گو پر اس ظلم کے خلاف میدان

Marfat.com

کارزار میں نکل آنا واجب اور فرض ہے سوائے شرعی مجبوری کے اور جب حالات ساز گار نہ ہوں باطل زیادہ مضبوط اور منظم ہو تو شریعت نے دو راستے دیئے (۱) مسلح تصادم کے لئے میدان میں نہ اترے مگر گوشہ نشین ہو کر لعنت و ملامت کرے۔ دل سے برا جانا جو کہ راہ رخصت کہلاتی ہے چونکہ یہ راستہ بھی شریعت نے اختیار کرنے کی اجازت دی اس لئے اکثریت ہر دور میں رخصت کے راہ پر عمل کرتی رہی۔ جبکہ دوسری راہ، راہِ عزیمت ہے جس میں اپنی جان و مال عزت و ناموس کی پرواہ نہیں کی جاتی بلکہ دین اسلام کی قدروں کو بچانے کے لئے ہر چیز قربان کر دی جاتی ہے جیسے امام حسین رضی اللہ عنہ۔ اگر حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ بھی راہ رخصت پر چل پڑتے اور اپنے بہترین خون کا نذرانہ نہ دیتے تو آج اسلام کی متاع، جمہوری قدریں، آزادی اظہار کہیں نظر نہ آتی۔

اسلام کی پوری تاریخ اور امت مسلمہ امام حسین رضی اللہ عنہ کے خون کے قطرات اور خانوادہ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اس عظیم قربانی کی مرہون منت ہے۔

س 101: راہ عزیمت پر چلنے کا حکم امام حسین رضی اللہ عنہ کو کہاں سے اور کیسے ملا؟

ج: حضرت امام حسینؓ جب مکہ سے کوفہ روانہ ہوئے تو راستے میں حضرت عبداللہ بن جعفرؓ جو کہ آپ علیہ السلام کے بہنوئی تھے والی مکہ عمرو بن سعید کے امان دینے کا خط لے کر پہنچے تو امام حسین رضی اللہ عنہ نے واپس آنے سے انکار کرتے ہوئے فرمایا ’’میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خواب میں دیکھا ہے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے ایک کام سر انجام دینے کا حکم فرمایا ہے جسے میں ہر حالت میں انجام دوں گا۔ انہوں نے پوچھا وہ خواب کیا ہے؟ آپؓ نے فرمایا کہ یہ خواب میں کسی کو نہ بتاؤں گا یہاں تک کہ میں اپنے رب عزوجل سے جا ملوں

(البدایہ والنھایہ ۸: ۱۶۷، ابن کثیر ۴: ۴۰ الطبری ۶: ۱۲۸)

س 102: اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں قرب و وصال اور خوشنودی کی منازل حاصل کرنے کے لئے خدا کے برگزیدہ بندوں کو کن مراحل سے گزرنا پڑتا ہے۔ مختصراً بیان کریں۔

Marfat.com

ج: صوفیا کرام کے مطابق تین مراحل (۱) مرحلہ صبر (۲) مرحلہ توکل (۳) مرحلہ رضا

س103: مرحلہ صبر دو طرح کا ہوتا ہے (۱) عابدوں کا صبر (۲) عاشقوں کا صبر مختصراً بیان کریں۔

ج: عابدوں کے صبر کے مزید تین درجے (۱) الصبر للہ: اوامر و نہی پر عمل کرنے کے دوران پیش آمدہ تکالیف کو برداشت کرنا (۲) الصبر علی اللہ: راحت و سکون، رنج وملال، نفع ونقصان ہر حالت میں تکبر سے بالاتر ہو کر صبر کرنا (۳) الصبر مع اللہ: رنج والم، تکالیف ومصائب کے پہاڑ بھی آ جائیں تو عین اس لمحے صابر رہنا الصبر مع اللہ کہلاتا ہے۔

(ب) عاشقوں کا صبر (۱) الصبر عن اللہ: اَشَدُّ حُبًّا لِلّٰہ ہوتے ہوئے اللہ تعالیٰ کے وصال سے محروم ہوتے ہوئے بھی ہجر وفراق کی گھڑیوں میں صبر کرنا عاشقوں کا صبر کہلاتا ہے۔

س104: درجات صبر میں سب سے مشکل مرحلہ کن کا ہے اور کیوں؟

ج: سب سے مشکل اور درجہ میں افضل صبر عاشقوں کا ہے جسے الصبر عن اللہ کہتے ہیں کیونکہ زاہدوں کا صبر تو اوامر نہی اور مشکلات دین میں صبر کرنا عاشقوں کے آگے کوئی معنی نہیں رکھتا وہ تو ہمہ وقت عشق الٰہی میں ایسے غرق ہوتے ہیں کہ مشکلات ومصائب ان کو مزہ دیتے ہیں مگر جن کے عشق میں غرق ہوتے ہیں اسے دیکھنے کی تڑپ تن من میں لگی ہوتی ہے۔ وہ سب کچھ تو برداشت کر سکتے ہیں لیکن وہ بات جو محبوب حقیقی کے وصال سے محروم کر دے وہ گوارہ نہیں کر سکتے۔ اس لئے ہجر وفراق کی گھڑی عاشق پر بڑی بھاری بھر کم ہوتی ہے۔

س105: حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کے صبر کا عالم کیا تھا۔

ج: حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کا صبر الصبر عن اللہ تھا کہ پچاس برس پہلے آقا علیہ السلام سے سنا تھا کہ کربلا کے ریگزاروں سے گذر کر خدا کا دیدار نصیب ہوگا جو پچاس سال کا صبر امام حسین رضی اللہ عنہ نے کاٹا وہ بہت ہی صبر آزما تھا۔ (اسی لئے اتنی بڑی قربانی دینے پر خوش تھے)

Marfat.com

س106: کیا عاشقوں کو خدا آزماتا ہے؟

ج: جی ہاں ، وَ لَنَبۡلُوَنَّكُمۡ بِشَىۡءٍ مِّنَ الۡخَوۡفِ وَالۡجُوۡعِ وَنَقۡصٍ مِّنَ الۡاَمۡوَالِ وَالۡاَنۡفُسِ وَالثَّمَرٰتِ ؕ (البقرہ:۱۵۵)
اور ہم تم کو ضرور خوف ، بھوک (پیاس) اور مال و جان (دنیاوی) ثمرات کے نقصان سے آزمائیں گے"۔ جو کوئی عشق ومحبت کا دعویٰ کرے اور عشق کے راستے میں چلے انہیں آزمائش کی بھٹی پر ضرور چڑھایا جاتا ہے۔

س107: سب سے مشکل آزمائش کی گھڑی کن پاک ہستیوں پر آئی؟

ج: یوں تو آزمائشیں بندگان خدا پر آتی رہتی ہیں مگر جو آزمائش خانوادہ رسول ﷺ پر کربلا کے واقعہ میں پیش آئیں بڑی کٹھن مشکل اور مثالی ہیں۔ جس کو شہدا کربلا و اسیران کربلا نے احسن طریقہ سے صبر و استقامت سے برداشت کیا حتیٰ کہ واقعہ کربلا کے بعد بھی صبر و شکر کے خلاف تھوڑی سی بات بھی نہ کی۔ بلکہ امام زین العابدین رضی اللہ عنہ نے مخالفین پر احسان کی انتہا کر دی جبکہ وہ اپنی جان بچانے کے لئے آپ کے پاس رہا تو مہمان نوازی کے تمام ریکارڈ توڑ دیئے اور ثابت کر دیا کہ صبر اور رضا، سیرت و کردار میں خانوادہ رسول ﷺ کا کوئی ہمسر نہیں۔

س108: مرحلہ توکل کو مختصر بیان کریں۔

ج: صبر سے اگلہ مرحلہ توکل ہے جس کے آگے مزید تین درجات ہیں (۱) عطا پر شکر کرنا اور نعمت کے جانے پر صبر کرنا (۲) عطا پر بھی شکر کرنا اور نعمت کے جانے پر بھی شکر ہی کرنا (برابر ہونا) (۳) کسی نعمت کے چھن جانے پر شکر کا محبوب ہو جانا یعنی نعمت کے چلے جانے پر بھی جھوم اٹھنا اور لذت محسوس کرنا۔ جیسے امام حسین رضی اللہ عنہ نے سارا کچھ چھن جانے کے باوجود زخموں سے چور لمحوں میں بھی خدا کے سامنے سجدہ شکر اس دوران کیا کہ تلواریں سایہ کی طرح گردن کاٹنے کے لئے لہرا رہی تھیں۔

س109: متوکلین کی جزا کیا ہے اور حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ صبر، توکل اور رضا کے کس مقام

Marfat.com

پر تھے۔

ج: اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُتَوَكِّلِيْنَ (العمران:۱۵۹) ترجمہ: (بے شک اللہ متوکلین سے محبت کرتا ہے) حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ صبر، توکل اور رضا کے پیکر تھے بے شک اللہ متوکلین سے محبت کرتا ہے۔ اور ان تینوں مراحل کے عروج پر تھے۔

س 110: مرحلہ رضا پر مختصراً بیان کریں۔

ج: مرحلہ رضا کے تین درجات، حضرت شیخ عبدالقادر جیلانیؒ نے اپنی تصنیف غنیۃ الطالبین حضرت ذوالنون مصری کے حوالے سے بیان فرمائے۔ (۱) ترک الاختیار قبل القضاء: یعنی قضا کی چھری چلنے سے پہلے اختیار کے باوجود خود کو نہ بچائے۔ (۲) سرور القلب بمر القضاء: یعنی قضا کی چھری چلنے کے دوران اذیتوں اور مصیبتوں کی انتہا کے باوجود دل سرور ولذت پا رہا ہو۔ (۳) فقدان المرارۃ بعد القضاء: یعنی سب کچھ لٹ جائے۔ انجام میں کچھ نہ بچے تو کبھی بھول کر بھی زبان پر شکوہ نہ آئے اور دل میں یہ خیال نہ آئے کہ میرا انجام بظاہر کیسا ناگوار ہوا۔ یہ تینوں مراحل امام حسین رضی اللہ عنہ نے عبور فرمائے۔

س 111: مقام رضا پر قائم رہنا کتنا مشکل ہے کوئی واقعہ/مثال پیش کریں۔

ج: مقام رضا سب سے مشکل مرحلہ ہے جس میں بڑے بڑے بندگان خدا کے قدم ڈگمگا جاتے ہیں۔ حضرت شاہ غوث گوالیاری جو کامل اولیاء میں سے تھے اور مقام رضا پر فائز تھے قلعہ گوالیار کے گورنر نے انہیں ریاست گوالیار سے نکلنے کا حکم دیا۔ وہاں سے نکلنے کے دوران ہندوں لٹیروں نے حملہ کر دیا اور لوٹ مار کرنے لگے آپؒ برداشت کرتے رہے اور مقام رضا کو تھام لیا۔ مگر جب لٹیرے لوٹتے ہوئے آپؒ کی نواسی جو کہ آپ کے پیچھے گھوڑے پر سوار تھی اور کانوں میں سونے کی بالیاں تھیں انہوں نے بالیاں کھینچی، کھینچنے کی وجہ سے بچی کے کان چر گئے اور معصوم بچی درد سے چلائی تو آپؒ نے بے اختیار اپنی چھڑی ہوا میں لہرائی تو تمام ڈاکوؤں کے سر قلم ہو کر زمین پر آ گئے یہاں شاہ محمد صاحب نے کرامت تو

Marfat.com

دکھادی مگر مقام رضا ہاتھ سے چھوٹ گیا۔ جبکہ امام حسین رضی اللہ عنہ سارا مال واسباب اور گھر بار کیا تمام نفوس قدسیہ کو قربان کرکے اپنے آپ کو بھی قربان اس حالت میں کیا کہ بھوک و پیاس انتہا کی تھی اور زخموں سے چور تھے مگر رضا کے مقام پر استقامت سے قائم رہے کوئی کرامت کا ظہور نہ فرمایا جبکہ آپ اگر چاہتے تو زمین سے چشمے ابل سکتے تھے آسمان سے بادل برسا سکتے تھے اور یزیدیوں کو ایک تلوار لہرا کر تہہ تیغ کر سکتے تھے مگر رضا پر قائم رہے۔

س112: مقام رضا نفس مطمئنہ سے رب کا فرمان کیا ہے؟

ج: اے وہ نفس جس نے اطمینان حاصل کرلیا تو اپنے رب کی طرف واپس چل اس طرح کہ تو اس سے راضی وہ تجھ سے راضی۔ پس تو میرے (برگزیدہ) بندوں میں شامل ہو جا اور میری بہشت میں داخل ہو جا۔ (امام حسین رضا کے اعلیٰ مرتبہ پر فائز تھے۔)

س113: واقعہ کربلا میں کامیابی کس کو ملی؟

ج: کامیابی کا دارومدار مقاصد کے حصول پر ہوتا ہے نہ کہ ظاہری نقصان پر۔ ظاہری طور پر تو امام حسین رضی اللہ عنہ نے اپنا سب کچھ لٹا دیا شہادت عظمیٰ کو گلے لگا لیا تو کیا یزید یہ سمجھ بیٹھا کہ وہ کامیاب ہو گیا ہرگز نہیں بلکہ وہ اپنے مقصد میں ناکام ہوا کیونکہ بیعت نہ لے سکا۔ امام حسین رضی اللہ عنہ کا مقصد دین کی قدروں کو پامال ہونے سے بچانا تھا سو وہ جان کا نذرانہ دے کر بچا گئے اور کامیاب و کامران ہوئے یزید کی ناجائز حکومت کو رد کر دیا۔ سر تو کٹانا منظور تھا مگر ہاتھ بیعت کے لئے نہ دیا۔

قتل حسین اصل میں مرگ یزید ہے
اسلام زندہ ہوتا ہے ہر کربلا کے بعد

س114: یزید میں کون سے عیب تھے جن کی بناء پر وہ اقتدار کا حق دار نہ تھا؟

ج: یزید شرابی، زانی اور بدکردار تھا۔ قومی خزانہ اپنا ذاتی مال سمجھتا تھا۔ اسلامی جمہوری اور مشاورتی نظام کے خلاف تھا۔ ظالم و جابر تھا۔ مطلق العنانیت تھا جس کی اسلام

Marfat.com

میں اجازت نہیں۔ تو کسی لحاظ سے بھی خلیفہ کیا عام گورنر بننے کا حق دار نہیں تھا۔

س115: شہادت امام حسین رضی اللہ عنہ سے ہمیں کیا سبق ملتا ہے؟

ج: حق پر قائم رہتے ہوئے اہل لوگوں کو ووٹ دینے کا لٹیرے ظالم و جابر حکمرانوں کے خلاف آواز حق بلند کرنے اور حق کا ساتھ دینے کا سبق ملتا۔

س116: آج کے دور میں کون سی شخصیت ہے جو سوئے کربلا گامزن ہے اور امام حسین رضی اللہ عنہ کے دیئے ہوئے سبق پر عمل پیرا ہے۔

ج: شیخ الاسلام پروفیسر ڈاکٹر طاہر القادری ایک موجودہ صدی کی ایسی شخصیت ہیں جو ہر حملہ کے جواب میں میدان کارزار میں نکل کر دین کی قدروں کی حفاظت کرتی ہوئی نظر آتی ہے اور بے لوث دین اسلام کی خدمت میں گامزن ہیں۔

س117: ہمیں امام حسین رضی اللہ عنہ کے نقش قدم چلنے کے لئے کیا کرنا چاہیے؟

ج: حق کا ساتھ دینا چاہیے جو کہ موجودہ دور میں تحریک منہاج القرآن حق ادا کر رہی ہے اس کا ساتھ دینا چاہیے۔

س118: واقعہ کربلا قرآنی مضامین میں سے ایک مضمون ہے؟

ج: جی ہاں چونکہ نصیحت اور جرأت و بہادری کا جذبہ ابھرتا ہے ایمان کی پختگی کا جذبہ ابھرتا ہے۔ جیسے کہ قرآن میں خدا نے صالحین کے واقعات بیان کئے جنہیں علم التذکیر بایام اللہ کہتے ہیں جنہیں پڑھ کر انسان متاثر ہوتا ہے۔

Marfat.com

باب نمبر 7:

باب ختم نبوت وردقادیانیت

س1: آقا دوجہاں سرورکائنات والی دو جہاں حضور اکرم ﷺ کی اولاد نرینہ (بیٹوں) کے نام بتاؤ۔

ج: حضرت قاسم رضی اللہ عنہ جن کے نام سے حضور ﷺ کی کنیت ابوالقاسم ہے۔طیب رضی اللہ عنہ، طاہر رضی اللہ عنہ اور حضرت ابراہیمؓ۔

س2: کیا حضور سرورکونین ﷺ کے نسبی بیٹوں میں کوئی بالغ ہونے (یعنی رجل) کی عمر کو پہنچا؟

ج: حضور سرورکونین ﷺ کے نسبی بیٹے بچپن میں ہی خداواپس لیتا رہا۔

پس حضور ﷺ کی اولادنرینہ میں سے کوئی بلوغت کی عمر کو نہ پہنچا۔

س3: حضور اکرم ﷺ کی اولادنرینہ میں سے کوئی بھی بلوغت کی عمر کو نہیں پہنچا اس کی وجہ کیا تھی؟

ج: کیونکہ حضور اکرم ﷺ خدا کے آخری نبی اور رسول ﷺ ہیں اور اگر آقا علیہ السلام کی اولادنرینہ بلوغت کو پہنچتی اور نبوت نہ ملتی تو اس طرح خود تو امام الانبیاء ہوں اور اولاد نبوت سے محروم ہو تو خدا کی شان میں بھی فرق آتا جس نے حضور ﷺ کو محبوب اور امام الانبیاء بنایا جبکہ اگر اولاد جوان ہوتی تو پھر نبوت لازماً دینا پڑتی تو اس صورت میں حضور ﷺ کی نبوت ورسالت آخری نہ ٹھہرتی جبکہ حضور ﷺ پر سلسلہ نبوت ختم ہو گیا لہٰذا حضور ﷺ کی اولاد نرینہ کا

Marfat.com

بلوغت کی عمر کو نہ پہنچنا ہی بہتر تھا۔

س4: قرآن پاک کی کون سی سورت اور آیت میں خدا نے اعلان فرمایا کہ محمد ﷺ تم مردوں کے باپ نہیں آیت پڑھ کر ترجمہ بھی سنائیں۔

ج: مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَآ اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَ لٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَ خَاتَمَ النَّبِيّٖنَ ؕ وَ كَانَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَیْءٍ عَلِيْمًا ۝ (الاحزاب ۳۳:۴۵) ترجمہ: ''محمد ﷺ تمہارے مردوں میں سے کسی کے باپ نہیں بلکہ اللہ کے رسول اور خاتم النبین ہیں اور اللہ تعالیٰ سب چیزوں کو جاننے والا ہے۔

س5: آئمہ لغت کے ہاں لفظ خاتم کا معنی بتاؤ۔

ج (۱) خاتم تا مفتوحہ یا کسرہ دونوں طرح ختیام اور خاتام ان سب (الفاظ) کا ایک ہی معنی ہے اور ان کی جمع خواتیم ہے اور کسی شے کے خاتمے سے مراد اس کا آخر ہے۔ اس معنی میں حضرت محمد ﷺ خاتم الانبیاء (یعنی آخری نبی) ہیں۔ (امام اسماعیل بن حماد الجوھری التوفی ۳۹۴ ہجری کی الصحاح للجوھری ج:۱، فصل الخاء)

(۲) امام راغب اصفہانی (التوفی ۵۰۲ھ) المفردات، کتاب الخاء میں لکھتے ہیں ''حضور ﷺ کو خاتم النبین اس لیے کہا جاتا ہے کہ آپ ﷺ نے نبوت کو ختم فرما دیا۔ یعنی آپ ﷺ کی تشریف آوری سے نبوت تمام ہو چکی ہے''۔ الغرض بہت سے آئمہ اہل لغت نے خاتم کا معنی یہی کیا ہے کوئی اور تاویل کی ضرورت و گنجائش ہرگز نہیں۔

س6: آئمہ تفسیر کے ہاں خاتم النبین کا معنی کیا ہے کوئی سے دو حوالے دیں۔

ج: (۱) ترجمان القرآن حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ (التوفی ۶۸ ہجری) تفسیر ابن عباس میں سورۃ الاحزاب کی آیت نمبر ۴۵ خاتم النبین کی تشریح صفحہ نمبر ۲۶۲ میں یوں کرتے ہیں: ''خاتم النبین کا معنی یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے سلسلہ نبوت حضور ﷺ کی ذات اقدس پر ختم فرما دیا ہے پس آپ ﷺ کے بعد کوئی نبی مبعوث نہیں ہوگا''۔

Marfat.com

(۲) امام المفسرین علامہ ابن جریر طبری (التوفی ۳۱۰ ہجری)

''لیکن آپ ﷺ اللہ کے رسول ہیں اور خاتم النبیین یعنی وہ ہستی جس نے (مبعوث ہو کر) سلسلہ نبوت ختم فرما دیا ہے اور اس پر مہر ثبت کر دی ہے اور قیامت تک کسی کے لئے نہیں کھلے گی''۔ (تفسیر طبری جلد ۱۰، جز ۲۲، صفحہ ۱۲)

مزید لکھتے ہیں کہ لفظ خاتم النبیین کی قرأت کے بارے میں اختلاف یہ ہے کہ اگر خاتم النبیین تاء پر کسرہ کے ساتھ پڑھا جائے تو اس کا معنی ہے وہ ذات جس نے سلسلہ انبیاء ختم فرما دیا''، دوسری صورت میں اگر تاء پر فتح پڑھا جائے تو اس کا معنی ہوگا: ''بے شک آپ ﷺ آخری نبی ہیں''۔ (بہر حال اور ہر صورت کے معنی میں آپ ﷺ آخری نبی ہیں)

س7: اکابرین امت کے ہاں خاتم النبین کا معنی کیا ہے کوئی سے دو کا حوالہ دیں۔

ج: امام ابن حجر عسقلانیؒ فتح الباری شرح بخاری ۶: ۵۶۹ کتاب المناقب کے باب خاتم النبیین میں فرماتے ہیں کہ ''نبی کریم ﷺ تمام نبیوں پر فضیلت رکھتے ہیں اور اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ پر بعثت رسل کا سلسلہ ختم کر دیا اور آپ ﷺ کے ذریعے شریعت کی تکمیل کر دی''۔

(۲) امام قسطلانیؒ فرماتے ہیں ''خاتم النبین کا معنی ہے کہ آپ ﷺ سب سے آخر میں تشریف لائے آپ ﷺ نے سلسلہ نبوت ختم کر دیا اور اس پر مہر لگا دی''۔

(ارشاد الساری شرح بخاری ۶: ۲۱ کتاب المناقب: باب خاتم النبیین)

س8: کوئی سے دو احادیث مبارکہ ختم نبوت کے متعلقہ سنائیں بمعہ ترجمہ

ج: (۱) **انا خاتم النبین لا نبی بعدی** (ترمذی ج: دوم: ابواب الفتن ص: ۴۵)

ترجمہ: ''میں نبیوں میں آخری ہوں میرے بعد کوئی نبی نہیں''۔

عن قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کنت اوّل النّاس فِی الْخَلْقِ وَ اٰخِرھُمْ فِی البِعْثِ (مشکوٰۃ) حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ میں باعتبار اصل خلقت کے سب انسانوں سے پہلا

Marfat.com

ہوں اور با اعتبار بعثت کے سب انبیاء سے آخری ہوں"۔ ابن ماجہ کی ایک طویل حدیث میں حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ "میں آخر الانبیاء ہوں اور تم سب سے آخری امت ہو"۔

س9: **ما کان محمد ابا احد من رجالکم ولکن رسول اللہ وخاتم النبین** میں کسی مرد کے باپ نہ ہونا کس بات کی دلیل ہے۔

ج: اس آیت مبارکہ میں حضور اکرم ﷺ کی ختم نبوت کی دلیل ہے۔ بعدہ اس ختم نبوت کے متعلق فرما بھی دیا کہ وخاتم النبین ہیں۔

س10: محمد ﷺ تم مردوں کے باپ نہیں مگر اللہ کے رسول ہیں کیا کوئی رسول مردوں کا باپ نہیں ہوسکتا، واضح کریں۔

ج: رسول باپ ہوسکتا ہے جیسے حضرت ابراہیم علیہ السلام اللہ کے رسول ہونے کے ساتھ ساتھ حضرت اسماعیل علیہ السلام اور اسحاق علیہ السلام کے باپ تھے اسی طرح حضرت یعقوب علیہ السلام حضرت یوسف علیہ السلام کے باپ تھے (مگر حضور ﷺ آخری نبی ہونے کی وجہ سے مردوں کے باپ نہیں)۔

س11: جب کوئی بھی رسول مردوں کا باپ ہوسکتا ہے تو کیا وجہ ہے کہ خدا نے حضور ﷺ کے متعلق فرمایا کہ آپ ﷺ مردوں میں سے کسی کے باپ نہیں۔ لیکن اللہ کے رسول ہیں۔

ج: حضور اکرم ﷺ افضل الانبیاء ہیں آپ ﷺ سے پہلے جتنے بھی انبیاء و رسل ہوئے اگر ان کے بیٹے ہوئے تو وہ بھی نبی ہوئے تو جن کے بیٹے ہوتے اور انہیں نبوت ملتی تو اس طرح ان کو دو شرف بخشے (۱) خود نبی ہونا (۲) نبیوں کا باپ ہونا۔

پس حضور ﷺ کے بعد چونکہ کسی نبی نے نہیں آنا تھا اس لیے آپ ﷺ کسی بالغ مرد کے باپ نہ ہوئے اور اگر اولاد نرینہ جوان ہوتی اور نبوت نہ ملتی تو غیروں سے طعنہ ملتا کہ مسلمانوں جس نبی ﷺ کو تم مانتے ہو ان کے بالغ بیٹے بھی

Marfat.com

ہوئے مگر نبی نہ ہوئے (اوراس طرح دوسرے انبیاء ایک طرح سے فضیلت لے جاتے) جبکہ خاتم النبیین ہونا اس دوہرے شرف سے بھی کہیں زیادہ افضل ہے۔

س12: حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بیٹے حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ کا جب انتقال مبارک ہوا اس وقت آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کیا ارشاد فرمایا۔

ج: آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: **لو عاش لكان صديقا نبيا** (سنن ابن ماجہ)

ترجمہ: اگر ابراہیم رضی اللہ عنہ زندہ رہتے (اور سن بلوغت کو پہنچ جاتے) تو سچے نبی ہوتے''۔ چونکہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد کسی نبی نے نہیں آنا تھا اس لیے ابراہیم رضی اللہ عنہ کو سن بلوغت سے قبل ہی خدا نے واپس لے لیا۔

س13: حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ ابن رسول اللہ کے متعلق کوئی مزید حدیث پاک ختم نبوت پر بیان کریں۔

ج: حضرت اسماعیل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن ابی عوفی رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ ''تو نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صاحبزادے ابراہیم رضی اللہ عنہ کو دیکھا تھا۔ اُس نے کہا کہ وہ بچپن میں انتقال کر گئے اور اگر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد کوئی نبی ہوتا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صاحبزادے زندہ رہتے مگر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا۔ (اس لیے وہ زندہ نہ رہے)

(صحیح بخاری ۲ کتاب الادب، باب احیاء لاسماء الااللہ، ص:۹۱۴)

اسی پر تو دشمنان اسلام نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نرینہ اولاد نہ ہونے کا طعنہ دیا جس کا رب کائینات نے خود جواب مرحمت فرمایا جو قیامت تک کے لئے تروتازہ رہے گا فرمایا:

اِنَّآ اَعْطَيْنٰكَ الْكَوْثَرَ ○ فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَانْحَرْ ○ اِنَّ شَانِئَكَ هُوَ الْاَبْتَرُ ○

بے شک ہم نے آپ کو قیامت تک پیدا ہونے والی امت کثیر عطا فرمائی۔ بس آپ اپنے رب کی نماز پڑھا کرو اور قربانی کیا کرو کچھ شک نہیں کہ (طعنہ دینے والے) آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دشمن ہی بے نام ونشان رہیں گے۔ اس طرح سورت

Marfat.com

کوثر بھی ختم نبوت کی دلیل ہے۔

س14: اگر حضور ﷺ کے بعد کوئی نئے نبی کے آنے کی گنجائش ہوتی تو آپ ﷺ کی اولاد کے علاوہ اور کون کون سے آپ ﷺ کے صحابہ رضی اللہ عنہم اس کے اہل ہو سکتے تھے؟

ج: اگر حضور ﷺ کے بعد مزید نبی کی گنجائش ہوتی تو آپ ﷺ کی اولاد نرینہ سب سے زیادہ حقدار تھیں اس کے علاوہ حضرت ابوبکر صدیقؓ، حضرت عمر فاروقؓ اور حضرت علی رضی اللہ عنہ بھی اہل ہو سکتے تھے مگر چونکہ آپ ﷺ کے بعد تو نبوت ختم ہو گئی لہٰذا اولاد نرینہ کو جوانی سے پہلے واپس لے لیا اور دیگر صحابہ کرام نبی نہ ہوئے بلکہ خلیفۃ رسولؐ ہوئے اب اگر عام دنیا دار آدمی حضور ﷺ کے بعد نبوت کا دعویٰ کرے تو اس کی جڑ اتار پھینکنا ہی دین وملت کو قائم رکھنے کے لئے ضروری ہے۔

س15: اللہ رب العزت نے سورۃ البقرہ کے ابتداء فرمایا: وَ الَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ وَ مَآ اُنْزِلَ مِنْ قَبْلِكَ ۔اس کا ترجمہ اور اس میں ختم نبوت کی دلیل کو بھی واضح کریں۔

ج: ترجمہ: اور وہ جو ایمان لائے جو ہم نے آپ ﷺ پر نازل کیا اور آپ ﷺ سے پہلے نازل کیا''۔ اس آیت مبارکہ میں دو قسم کی وحی کا ذکر ہے (۱) اس وحی پر ایمان لانا جو حضور ﷺ پر نازل ہوئی (۲) اس وحی پر ایمان لانا جو حضور ﷺ سے پہلے تمام انبیاء پر نازل ہوئی۔ ان دونوں قسم کی وحی کو ماننا ایمان ہے اور ان کا انکار کفر ہے اگر حضور ﷺ کے بعد کوئی وحی نازل ہونا ہوتی تو اس کی بھی یہی شان ہوتی اور قرآن ضرور اس کا ذکر کرتا مگر اس کے بعد (فرمایا وبالآخرت ھم یوقنون) آخرت پر یقین کا ذکر کر دیا۔ لہٰذا حضور ﷺ کی نبوت اور آخرت میں فرق نہیں یعنی درمیان میں کچھ نہیں اس لئے حضور ﷺ کے بعد قیامت اور آخرت کے علاوہ اور کسی تیسری قسم کی وحی کا ذکر نہیں اب کسی

Marfat.com

کو حق نہیں پہنچتا کہ وہ اپنی طرف سے تیسری قسم کی وحی کی بات کرے اور یہ کہے کہ حضور ﷺ کے بعد بھی وحی جاری ہے یہ کہنے والا کافر، مرتد اور زندیق ہے اور واجب القتل ہے۔

س16: وَ الَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ وَ مَآ اُنْزِلَ مِنْ قَبْلِكَ ۚ میں ایمان اور وحی کا باہمی تعلق بیان کریں۔

ج: ایمان اس کو کہتے ہیں جس کے انکار سے کفر لازم آجائے لہٰذا اس آیت مبارکہ میں وحی بھی وہ چیز ہے جس کے انکار سے کفر لازم آتا ہے چنانچہ وحی کے انکار کی دو صورتیں ہیں (۱) نبی سچا تھا اس پر وحی نازل ہوئی کسی نے انکار کر دیا تو انکار کرتے ہی کفر ہو گیا۔ (۲) کسی پر وحی نازل نہ ہو اور نہ ہی وہ نبی ہو۔ کوئی کہہ دے کہ یہ نبی ہے تب بھی اس پر کفر لازم آجائے گا۔

ایمان کا مسئلہ بڑا نازک ہے اس لئے اللہ تعالیٰ نے جہاں ایمان کا ذکر کیا وہاں اس کی وضاحت میں کوئی کمی نہ چھوڑی لہٰذا اگر تیسری قسم کی وحی ہوتی تو خدا اسے ضرور بیان فرماتا مگر تیسری قسم کی وحی ہے ہی نہیں اس لیے بیان نہ کیا بلکہ آخرت کا ذکر ہے لہٰذا اب کوئی تیسری قسم کی کوشش کرے وہ مرتد ہے۔

س17: وَ الَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ وَ مَآ اُنْزِلَ مِنْ قَبْلِكَ میں خدا نے پہلے جو گزر چکے ان کا ذکر بعد میں کیا جبکہ حضور ﷺ پر جو نازل ہوا اس کا ذکر پہلے کیا جبکہ آپ ﷺ بعد میں تشریف لائے تو پہلے ذکر فرمانے کی کوئی حکمت بیان کریں۔

ج: ہم اس کی دو حکمتیں بیان کرتے ہیں (۱) پہلی حکمت تو یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ جماعت الانبیاء میں حضور ﷺ کا مقام و مرتبہ واضح کرنا چاہتا ہے بے شک وحی سابقہ انبیاء پر پہلے اتری مگر تاجدار کائنات مرتبے، فضیلت اور تخلیق میں تمام انبیاء سے مقدم ہیں۔ حضور ﷺ کے مرتبے کا تقاضا تھا کہ آپ ﷺ کا ذکر سب پر مقدم ہو۔

Marfat.com

کوثر بھی ختم نبوت کی دلیل ہے۔

س 14: اگر حضور ﷺ کے بعد کوئی نئے نبی کے آنے کی گنجائش ہوتی تو آپ ﷺ کی اولاد کے علاوہ اور کون کون سے آپ ﷺ کے صحابہ رضی اللہ عنہم اس کے اہل ہو سکتے تھے؟

ج: اگر حضور ﷺ کے بعد مزید نبی کی گنجائش ہوتی تو آپ ﷺ کی اولاد نرینہ سب سے زیادہ حقدار تھیں اس کے علاوہ حضرت ابوبکر صدیقؓ، حضرت عمر فاروقؓ اور حضرت علی رضی اللہ عنہ بھی اہل ہو سکتے تھے مگر چونکہ آپ ﷺ کے بعد تو نبوت ختم ہو گئی لہٰذا اولاد نرینہ کو جوانی سے پہلے واپس لے لیا اور دیگر صحابہ کرام نبی نہ ہوئے بلکہ خلیفۂ رسولؐ ہوئے اب اگر عام دنیا دار آدمی حضور ﷺ کے بعد نبوت کا دعویٰ کرے تو اس کی جڑ اتار پھینکنا ہی دین وملت کو قائم رکھنے کے لئے ضروری ہے۔

س 15: اللہ رب العزت نے سورۃ البقرہ کے ابتداء فرمایا: وَ الَّذِیْنَ یُؤْمِنُوْنَ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَیْكَ وَ مَآ اُنْزِلَ مِنْ قَبْلِكَ ۔ اس کا ترجمہ اور اس میں ختم نبوت کی دلیل کو بھی واضح کریں۔

ج: ترجمہ: اور وہ جو ایمان لائے جو ہم نے آپ ﷺ پر نازل کیا اور آپ ﷺ سے پہلے نازل کیا"۔ اس آیت مبارکہ میں دو قسم کی وحی کا ذکر ہے (۱) اس وحی پر ایمان لانا جو حضور ﷺ پر نازل ہوئی (۲) اس وحی پر ایمان لانا جو حضور ﷺ سے پہلے تمام انبیاء پر نازل ہوئی۔ ان دونوں قسم کی وحی کو ماننا ایمان ہے اور ان کا انکار کفر ہے اگر حضور ﷺ کے بعد کوئی وحی نازل ہونا ہوتی تو اس کی بھی یہی شان ہوتی اور قرآن ضرور اس کا ذکر کرتا مگر اس کے بعد (فرمایا وبالآخرت ھم یوقنون) آخرت پر یقین کا ذکر کر دیا۔ لہٰذا حضور ﷺ کی نبوت اور آخرت میں فرق نہیں یعنی درمیان میں کچھ نہیں اس لئے حضور ﷺ کے بعد قیامت اور آخرت کے علاوہ اور کسی تیسری قسم کی وحی کا ذکر نہیں اب کسی

Marfat.com

کو حق نہیں پہنچتا کہ وہ اپنی طرف سے تیسری قسم کی وحی کی بات کرے اور یہ کہے کہ حضور ﷺ کے بعد بھی وحی جاری ہے یہ کہنے والا کافر، مرتد اور زندیق ہے اور واجب القتل ہے۔

س16: وَ الَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ وَ مَآ اُنْزِلَ مِنْ قَبْلِكَ ۚ میں ایمان اور وحی کا باہمی تعلق بیان کریں۔

ج: ایمان اس کو کہتے ہیں جس کے انکار سے کفر لازم آ جائے لہٰذا اس آیت مبارکہ میں وحی بھی وہ چیز ہے جس کے انکار سے کفر لازم آتا ہے چنانچہ وحی کے انکار کی دو صورتیں ہیں (۱) نبی سچا تھا اس پر وحی نازل ہوئی کسی نے انکار کر دیا تو انکار کرتے ہی کفر ہو گیا۔ (۲) کسی پر وحی نازل نہ ہو اور نہ ہی وہ نبی ہو۔ کوئی کہہ دے کہ یہ نبی ہے تب بھی اس پر کفر لازم آ جائے گا۔

ایمان کا مسئلہ بڑا نازک ہے اس لئے اللہ تعالیٰ نے جہاں ایمان کا ذکر کیا وہاں اس کی وضاحت میں کوئی کمی نہ چھوڑی لہٰذا اگر تیسری قسم کی وحی ہوتی تو خدا اسے ضرور بیان فرماتا مگر تیسری قسم کی وحی ہے ہی نہیں اس لیے بیان نہ کیا بلکہ آخرت کا ذکر ہے لہٰذا اب کوئی تیسری قسم کی کوشش کرے وہ مرتد ہے۔

س17: وَ الَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ وَ مَآ اُنْزِلَ مِنْ قَبْلِكَ میں خدا نے پہلے جو گزر چکے ان کا ذکر بعد میں کیا جبکہ حضور ﷺ پر جو نازل ہوا اس کا ذکر پہلے کیا جبکہ آپ ﷺ بعد میں تشریف لائے تو پہلے ذکر فرمانے کی کوئی حکمت بیان کریں۔

ج: ہم اس کی دو حکمتیں بیان کرتے ہیں (۱) پہلی حکمت تو یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ جماعت الانبیاء میں حضور ﷺ کا مقام و مرتبہ واضح کرنا چاہتا ہے بے شک وحی سابقہ انبیاء پر پہلے اتری مگر تاجدار کائنات مرتبے، فضیلت اور تخلیق میں تمام انبیاء سے مقدم ہیں۔ حضور ﷺ کے مرتبے کا تقاضا تھا کہ آپ ﷺ کا ذکر سب پر مقدم ہو۔

Marfat.com

دوسری حکمت ختم نبوت کی طرف اشارہ کرتی ہے کہ آخری کا ذکر پہلے فرمایا جانا من قبلک جو آپ ﷺ سے پہلے ہو گئے بعد میں چونکہ کوئی نبی نہیں آنا تھا لہٰذا کہیں بھی من بعدک نہیں فرمایا اور آپ ﷺ کا ذکر پہلے فرما دیا۔

س18: سابقہ انبیاء اور حضور اکرم ﷺ پر نازل ہونے والی وحی میں فرق بیان کریں۔

ج: جو وحی اور کتابیں سابقہ انبیاء پر نازل ہوئیں وہ اپنی صداقت و حقانیت کی تصدیق کے لئے قرآن کی محتاج ہیں۔ قرآن نے ان کی صداقت و حقانیت پر مہر تصدیق ثبت کر دی جبکہ قرآن پاک خود بھی وحی ہے اور پہلے اترنے والی وحی کی تصدیق بھی کرتا ہے لہٰذا سورۃ البقرہ کی آیت نمبر ۴۲ میں فرمایا: وَ اٰمِنُوْا بِمَآ اَنْزَلْتُ مُصَدِّقًا لِّمَا مَعَكُمْ اور (اے اہل کتاب) ایمان لاؤ (اس کتاب پر) جو میں نے (اپنے پیارے رسول ﷺ پر) اتاری یہ اس کی تصدیق کرتی ہے جو تمہارے پاس ہے اور قرآن اپنی تصدیق خود یوں فرماتا ہے ذٰلِكَ الْكِتٰبُ لَا رَيْبَ ۛ فِيْهِ ۛ "یہ وہ کتاب ہے جس میں کوئی شک و شبہ نہیں"۔

س19: قرآن پاک کا معیار حق تصدیق کیا ہے؟

ج: نَزَّلَ عَلَيْكَ الْكِتٰبَ بِالْحَقِّ مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ (العمران آیت ۳) میں فرمایا کہ اس کتاب اور وحی کو حق مانا جائے گا جس کی تصدیق قرآن نے کر دی اور جس کی تصدیق قرآن نے نہیں کی وہ لائق ایمان نہیں۔ چنانچہ ثابت ہوا کہ قرآنی تصدیق ہی معیار حق ہے نیز یہ شان مصدقیت صرف قرآن کو ہی عطا کی گئی۔ قرآن دنیا میں مصدق بن کر آیا چنانچہ بعد والی کسی وحی کا ذکر نہیں لہٰذا تیسری قسم کی وحی قرآن کی تصدیق و تشہیر سے خالی اور من گھڑت ہے۔

س20: کیا قرآنی تصدیق میں نقص کہنا یا ماننا کفر ہے وضاحت کریں۔

ج: جی ہاں! جس طرح ذات مصطفیٰ ﷺ میں کسی قسم کا کوئی نقص اور عیب سمجھنا کفر ہے اسی طرح قرآن اور اس کی تصدیق میں کسی قسم کا کوئی نقص اور عیب سمجھنا بھی کفر ہے۔ جس طرح حضور ﷺ کی ذات اقدس کامل و اکمل ہے اسی طرح قرآنی

Marfat.com

تصدیق بھی کامل ہے۔ فرمایا لاریب فیہ۔ اس میں کچھ شک کی گنجائش نہیں۔

س21: قرآن پاک کی آخری نازل ہونے والی آیت معہ ترجمہ سنائیں۔

ج: اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ وَ اَتْمَمْتُ عَلَیْکُمْ نِعْمَتِیْ وَ رَضِیْتُ لَکُمُ الْاِسْلَامَ دِیْنًا (سورۃ المائدہ:۳)

ترجمہ: آج میں نے تمہارے لئے تمہارا دین مکمل کر دیا اور اپنی نعمت تم پر مکمل کر دی اور تمہارے لیے اسلام ہی کو بطور دین پسند کر لیا۔

س22: قرآن پاک کی آخری آیت کریمہ کب اور کہاں نازل ہوئی۔

ج: قرآن پاک کی آخری نازل ہونے والی آیت اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ وَ اَتْمَمْتُ عَلَیْکُمْ نِعْمَتِیْ وَ رَضِیْتُ لَکُمُ الْاِسْلَامَ دِیْنًا نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے آخری حج (حجۃ الوداع) میں عرفہ کے دن یوم جمعہ کو میدان عرفات میں نازل ہوئی اس آیت کے نازل ہونے کے تقریباً تین ماہ بعد آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دنیا سے پردہ فرما گئے۔

س23: قرآن پاک کی آخری نازل ہونے والی آیت (اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ وَ اَتْمَمْتُ عَلَیْکُمْ نِعْمَتِیْ وَ رَضِیْتُ لَکُمُ الْاِسْلَامَ دِیْنًا) سے ختم نبوت کی دلیل بیان کریں۔

ج: اس آیت مبارکہ میں اکمل دین سے مراد دین اسلام ہے جبکہ اتمام نعمت سے مراد حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ختم نبوت ہے۔ یعنی اے ایمان والو، تم پر نعمت نبوت ختم ہو چکی۔ اب کسی نئے نبی کی ضرورت نہیں اور دین اسلام مکمل ہو چکا جو قیامت تک یہی چلے گا۔

علامہ علاؤالدین بغدادی اس آیت کی تفسیر کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ اس امت کے لئے تکمیل دین سے مراد یہ ہے کہ دین نہ مٹے گا اور نہ منسوخ ہوگا اور ان کی شریعت قیامت تک باقی رہے گی"۔ (خازن ۱، ۴۳۵) اسی طرح علامہ ابن کثیر کی تفسیر ابن کثیر ۲، ۱۲ ملاحظہ فرمائیں۔ علامہ شوکانی، ابن جریر اور ابن منذر مفسرین کی تفاسیر بھی ملاحظہ فرمائیں۔

Marfat.com

س24: چونکہ دین مکمل ہو گیا لہٰذا نئے نبی کی ضرورت نہیں رہی اور نہ ہی کوئی مزید نبی حضور ﷺ کے بعد آئے گا مگر نیابت محمد ﷺ کا نظام کیسے چلے گا اس کی دلیل دیں۔ (قیادت کے کرنے کے کون حقدار ہیں)

ج: حضور ﷺ نے فرمایا ''بنی اسرائیل کی قیادت ان کے انبیاء کیا کرتے تھے جب ایک نبی وصال فرما جاتا تو اللہ پاک دوسرا نبی مبعوث فرما دیتے (پھر میری بعثت ہو گئی) میرے بعد کوئی نبی مبعوث نہ ہوگا (چونکہ میں آخری نبی ہوں لہٰذا میرے بعد) اب (میرے) خلفاء ہوں گے۔ جو بکثرت ہوں گے'' (صحیح بخاری ۱، کتاب الانبیاء) اس لیے حضور ﷺ کے وصال مبارک کے بعد حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ خلیفہ بنے تو لوگوں نے آپ رضی اللہ عنہ کو خلیفۃ اللہ کہہ کر پکارا جس پر آپ رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا کہ ''میں خدا کا خلیفہ نہیں بلکہ رسول اللہ ﷺ کا خلیفہ ہوں''۔ (مقدمہ ابن خلدون، فصل ۲۶)

س25: کیا امت محمدی ﷺ کی فضیلت بھی دوسری امتوں پر حضور ﷺ کے وسیلہ سے ہے۔ حوالہ دیں۔

ج: قرآن میں خدا نے فرمایا كُنْتُمْ خَيْرَ اُمَّةٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ ۔ترجمہ تم بہترین امت ہو جو کہ لوگوں کے لئے نکالی گئی۔

حضرت عمر فاروق روایت کرتے ہیں کہ حضور ﷺ نے فرمایا ''جنت تمام انبیاء علیہم السلام پر حرام کر دی گئی ہے جب تک میں اس میں داخل نہ ہو جاؤں اور تمام امتوں پر اس وقت تک حرام ہے جب تک میری امت اس میں داخل نہ ہو جائے''۔ (الطبرانی فی المعجم الاوسط ۱/۲۸۹ الرقم ۹۴۲) لہٰذا حضور ﷺ کے صدقے امت مسلمہ کو فضیلت ملی اب اتنے عظیم نبی کے بعد کسی اور نبی کی ضرورت نہیں پس آپ ﷺ نے فرمایا ''ہم قیامت کے دن ستر امتوں کی تکمیل کریں گے اور ہم سب سے آخری اور سب سے بہتر ہوں گے''۔ (ابن ماجہ کتاب الزھد باب صفۃ امۃ محمد ﷺ ۲/۱۴۳۳، الرقم ۴۲۸۷)

Marfat.com

س26: جس طرح سابقہ انبیاء کی قومیں شرک میں مبتلا ہو جاتیں رہیں کیا امت محمدی ﷺ بھی شرک میں مبتلا ہوگی (ختم نبوت کے مطابق جواب دیں) اگر نہیں تو وجہ بتائیں۔

ج: چونکہ حضور ﷺ آخری نبی ہیں اور دین آپ ﷺ پر مکمل کر دیا گیا اب نئے نبی کی ضرورت نہ رہی اور جبکہ پہلی امتیں شرک میں مبتلا ہو جاتیں تھیں جس کی وجہ سے خدا یکے بعد دیگر نبی بھیجتا رہا تاکہ خدا کا پیغام حق لوگوں کو پہنچا کر شرک سے روکا جائے اب جبکہ حضور ﷺ کی امت شرک میں مبتلا نہیں ہوگی اور شرک کا خدشہ خدا اور رسول ﷺ کو ختم ہو گیا اس لیے بھی مزید نبی کی ضرورت نہیں رہی۔

س27: حضور اکرم ﷺ کی احادیث مبارکہ سے کوئی حوالہ دیں جس میں امت محمدی ﷺ کا شرک میں مبتلا ہونے کا خدشہ نہیں رہا بیان کیا گیا ہو۔

ج: آپ ﷺ نے فرمایا: ''مجھے تمہارے متعلق اس بات کا تو ڈر ہی نہیں ہے کہ تم میرے بعد شرک کرو گے بلکہ مجھے ڈر ہے کہ تم دنیا کی محبت میں گرفتار ہو جاؤ گے اور آپس میں لڑو گے اور ہلاک ہو جاؤ گے۔ (مسلم فی الصحیح کتاب الفضائل الرقم ۲۲۹۶)، (والطبرانی فی المعجم الکبیر) بخاری شریف کی الصحیح کتاب المغازی باب غزوہ احد ۱۴۸۶/۴ الرقم ۳۸۱۶ میں طویل حدیث کے آخری الفاظ یوں ہیں ''مجھے تمہارے متعلق اس بات کا ڈر ہی نہیں ہے کہ تم شرک میں مبتلا ہو جاؤ گے بلکہ تمہارے متعلق مجھے دنیا داری کی محبت میں مبتلا ہونے کا اندیشہ ہے''۔ راوی حضرت عقبہ فرماتے ہیں کہ میرا یہ حضور ﷺ کا آخری دیدار تھا''۔ پس ثابت ہوا جس وجہ سے انبیاء کا سلسلہ جاری تھا اس وجہ کو حضور اکرم ﷺ کے وجود مبارک کی دلیل قاطع نے ختم فرما دیا لہٰذا حضور ﷺ کے بعد کسی نبی کی ضرورت نہ رہی تو خدا نے سلسلہ نبوت ختم کر دیا۔

س28: نبوت کا سلسلہ ختم ہو چکا اب کئی پیش آمدہ نئے مسائل کا حل کیسے ممکن ہوگا۔

ج: سلسلہ نبوت کے ختم ہونے کے بعد حضور اکرم ﷺ نے فرمایا ''اللہ تعالیٰ اس

Marfat.com

امت کے لئے ہر صدی کے آخر میں کسی ایسے شخص کو پیدا فرمائے گا جو اس (امت) کے لئے اس کے دین کی تجدید کرے گا"۔ (ابوداؤد، الحاکم، طبرانی)
اس طرح حضور ﷺ کی امت میں سے مجدددین آئے اور آتے رہیں گے جو حضور ﷺ کے دین کو دوبارہ زندہ کرنے کا کام کرتے رہیں گے۔

س29: کیا اس صدی کے بھی کوئی مجدد موجود ہیں جو فی زمانہ میں حضور ﷺ کے دین کی تجدید کا کام سرانجام دے رہے ہوں۔

ج: جی ہاں اس دور اور صدی کے مجدد بلاشبہ شیخ الاسلام پروفیسر ڈاکٹر محمد طاہر القادری ہیں جنہوں نے اپنی تمام تر توتیں اور کوششیں دین اسلام کو زندہ کرنے کے لئے شب و روز لگادی ہیں اور دین اسلام کو پھر سے ایک قابل عمل بنا کر پیش فرمایا ہے اور تحریک منہاج القرآن ایک مجددانہ تحریک ہے۔ زندگی کے ہر شعبہ زندگی کو اسلام کے مطابق ڈھالنے کا ایک سلیقہ شیخ السلام نے دنیا کو بتایا۔

س30: کیا حضور اکرم ﷺ کی نبوت ورسالت دائمی اور عالمگیر وآفاقی ہے حوالہ دیں۔

ج: جی ہاں! حضور نبی کریم ﷺ اب پوری نسل انسانی کے نبی ہیں اللہ پاک کا ارشاد ہے: قُلْ يٰاَيُّهَا النَّاسُ اِنِّىْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَيْكُمْ جَمِيْعًا۔ (الاعراف ۷۔۱۵۸) آپ فرمادیجئے کہ میں کائینات انسانی میں تم سب کی طرف اللہ تعالیٰ کا (بھیجا ہوا) رسول ہوں اور سورۃ النساء میں فرمایا: وَاَرْسَلْنٰكَ لِلنَّاسِ رَسُوْلًا ؕ وَكَفٰى بِاللّٰهِ شَهِيْدًا ○۔
اور (اے محبوب ﷺ) ہم نے تو آپ ﷺ کو تمام کائنات انسانی کی طرف رسول بنا کر بھیجا اور اس پر اللہ کی گواہی کافی ہے"۔ تو جب تمام قیامت تک کی نسل انسانی کے لئے حضور ﷺ نبی اور رسول بن آئے تو مزید نبی یا رسول کی کیا ضرورت ہو سکتی ہے۔ لہٰذا حضور ﷺ کی ہی نبوت و رسالت عالمگیر، آفاقی اور دائمی یعنی ہمیشہ رہنے والی ہے۔

س31: جب اللہ تعالیٰ کا پیغام قرآن کی صورت میں مکمل ہو چکا اور احکام وہدایت دین

Marfat.com

اسلام کی صورت میں مکمل ہو گئی اور حضور ﷺ کی نبوت و رسالت جمیع نسل انسانی کے لئے ثابت ہو چکی تو اب جو نئے نبی اور من گھڑت نبوت کا اعلان کرے اس کی سزا کیا ہونی چاہیے۔

ج: جب خدا نے اپنا دین ہی مکمل کر دیا اور اپنی نعمت نبوت تمام کر دی اور حضور ﷺ کو قیامت تک کی نسل انسانی کا رسول اور نبی ہونے کا اعلان فرما دیا اس کے بعد بھی اگر کوئی خدا کے حکم کی خلاف ورزی کرتا ہوا ختم نبوت میں رخنہ اندازی کی کوشش کرے اور اللہ کے دین سے سرکش ہو جائے تو وہ کافر، مرتد و زندیق ہو گیا جسے قتل کرنا واجب وضروری ہے جبکہ آخرت میں جہنم کا عذاب اس کا نصیب ہے۔

س32: کیا ہم حضور ﷺ کی آخری امت ہیں جس طرح حضور ﷺ آخری نبی ہیں۔

ج: جی ہاں حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: **لا نبی بعدی و لا امه بعد امتی**

(دلائل النبوۃ ج ۷، ۴۸ باب ماروی فی رویا ابن رسل)

ترجمہ: ''نہ میرے بعد کوئی نبی ہے اور نہ میری امت کے بعد کوئی امت''۔

ایک جگہ پر فرمایا ''میں آخری نبی ہوں اور تم آخری امت ہو''۔ (سنن ابن ماجہ)

س33: حضور اکرم ﷺ پر نازل ہونے والی کتاب قرآن مجید قیامت تک کے لئے سرچشمہ ہدایت ہے اور ختم نبوت کی دلیل ہیں۔ واضح کریں۔

ج: اللہ پاک فرماتا ہے: **اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَ اِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوْنَ ○**

(الحجر ۱۵:۹)

ترجمہ: ''بے شک ہم نے ہی اس ذکر (قرآن) کو نازل کیا اور ہم ہی اس کی حفاظت کرنے والے ہیں''۔ اگر سلسلہ نبوت ختم نہ ہوتا تو اس کی حفاظت کا اس طرح اہتمام نہ ہوتا جیسے کہ سابقہ آسمانی کتب کا ذمہ خود نہ لیا۔ کیونکہ نبوت کا سلسلہ اس وقت جاری تھا لہٰذا سابقہ کتب آسمانی کی حفاظت کی ضرورت نہ تھی جبکہ قرآن پاک چودہ صدیاں سے زیادہ عرصہ بیت جانے کے باوجود بغیر تحریف کے جوں کا

Marfat.com

توں قائم و دائم ہے اور قرآنی احکام ہر دور میں قابل عمل ہیں اور ہر زمانہ کے ہر طبقہ کی ہدایت کی ذمہ داری پوری کر رہا ہے۔

س34: کیا حضور اکرم ﷺ کی نبوت و رسالت کا فیض تا قیامت جاری رہے گا حوالہ دے کر وضاحت کریں۔

ج: جی ہاں! اللہ پاک فرماتا ہے: یٰٓاَیُّھَا النَّبِیُّ اِنَّآ اَرْسَلْنٰکَ شَاھِدًا وَّ مُبَشِّرًا وَّ نَذِیْرًا ○ وَّ دَاعِیًا اِلَی اللّٰہِ بِاِذْنِہٖ وَ سِرَاجًا مُّنِیْرًا ○ (الاحزاب ۴۵-۴۶) ترجمہ "اے (پیارے) نبی ﷺ ہم ہی نے آپ ﷺ کو گواہ اور خوشخبری اور نصیحت کرنے والا بنا کر بھیجا ہے اور اللہ کے اذن سے اللہ کی طرف بلانے والا اور ایک روشن چراغ بنا کر بھیجا ہے" تو قرآن کا یہ حکم دائمی اور قطعی ہے اور قیامت تک آنے والے تمام لوگوں کے لئے ہے فرمایا

(۱) حضور ﷺ کو خدا نے پوری امت پر گواہ بنا کر بھیجا تا قیامت۔

(۲) خوشخبری سنانے والا بنا کر بھیجا اب بھی مبشرات کے ذریعے حضور ﷺ لوگوں کو خدا کی طرف ہدایت فرماتے ہیں اور

(۳) روشن چراغ (چمکتا ہوا سورج) بنا کر بھیجا۔

حضور اکرم ﷺ کی نبوت و رسالت کا فیض رہتی دنیا تک تقسیم ہو رہا ہے اور ہوتا رہے گا جس طرح پودے سورج کی روشنی سے فیض یاب ہو کر اپنی خوراک بناتے ہیں اور ساتھ انسانوں کی خوراک کا ذریعہ بھی بنتے ہیں اسی طرح حضور ﷺ کا آفتاب نبوت پوری آب و تاب سے عالمین کو فیض یاب کر رہا ہے، لہٰذا کسی نئے نبی کی ضرورت نہیں جبکہ حضور ﷺ کا فیض جاری و ساری ہے اور قیامت تک رہے گا۔

س35: تمام انبیاء و رسل کو نبوت و رسالت اور کتاب و حکمت کس شرط پر دی گئی۔

ج: اللہ تعالیٰ نے فرمایا: وَ اِذْ اَخَذَ اللّٰہُ مِیْثَاقَ النَّبِیّٖنَ لَمَآ اٰتَیْتُکُمْ مِّنْ کِتٰبٍ وَّ حِکْمَۃٍ ثُمَّ جَآءَکُمْ رَسُوْلٌ مُّصَدِّقٌ لِّمَا مَعَکُمْ لَتُؤْمِنُنَّ بِہٖ

Marfat.com

وَ لَتَنصُرُنَّهٗ (العمران:۸۱)

ترجمہ: اور جب اللہ نے تمام نبیوں سے پختہ عہد لیا کہ (اے گروہ انبیاء) جب میں تمہیں کتاب و حکمت عطا کردوں پھر تمہارے پاس وہ (آخر الزماں) رسول ﷺ تشریف لائے جو ان کتابوں کی تصدیق فرمانے والا ہو جو تمہارے ساتھ ہوں گی تو ضرور بالضرور تم اس پر ایمان لاؤ گے اور ضرور بالضرور تم اس کی مدد کرو گے"۔ یعنی حضور پرنور ﷺ پر انبیاء کا ایمان لانا۔ آپ ﷺ کے دین کی مدد کرنا۔ حضور ﷺ کی آمد کے چرچے کرنا یہی شرط کی بنا پر انبیاء کو نبوت عطا ہوئی۔

س36: سورۃ العمران کی آیت نمبر ۸۱ میں انبیاء کے لئے حضور ﷺ پر ایمان لانا اور آپ ﷺ کے دین کی مدد و نصرت کا مفہوم واضح کریں۔

ج: جملہ انبیاء کرام کا حضور نبی کرم ﷺ پر ایمان لانے کا مفہوم یہ ہے کہ ہر نبی کی نبوت کا انحصار حضور ﷺ کی رسالت و نبوت اور آخری و افضل و اکمل ہونے پر ایمان ہے جبکہ مدد و نصرت کی ایک صورت تو یہ تھی کہ ہر نبی اپنے سے پہلے اور اپنے زمانے کے آنے والے انبیاء کی تصدیق کرے اور بعد آنے والوں کے متعلق پیشن گوئی کر کے علامات و نشانیاں واضح کر کے مدد و نصرت کرے اور اپنی امت کو اس پر ایمان لانے اتباع و پیروی کی تلقین و وصیت کر دے امام رازی اس آیت کی تفسیر میں میثاق کے متعلق فرماتے ہیں کہ "تمام انبیاء اپنی اپنی امتوں سے یہ عہد لیتے رہے کہ جب حضرت محمد ﷺ تشریف لائیں تو ان پر واجب ہے کہ وہ محمد ﷺ پر ایمان لائیں اور ان کی مدد کریں۔ (تفسیر کبیر ۸:۱۱۶) مدد و نصرت کی دوسری صورت یہ ہے کہ ہر نبی نے اپنے زمانے میں آقا دو جہاں ﷺ کی بعثت مبارکہ کا ذکر کیا اور اپنی قوم کو اس کی بشارت دی۔ جس کا ثبوت سورۃ الصف کی آیت نمبر ۶ میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے حضور ﷺ کی آمد اور اسم مبارک احمد کا ذکر کیا"۔

Marfat.com

س 37: کیا اہل کتاب کو بعثت مصطفوی ﷺ کے بارے مکمل معرفت تھی کوئی ایک حوالہ دیں۔

ج: جی ہاں، ارشاد ربانی ہے: اَلَّذِیْنَ اٰتَیْنٰھُمُ الْکِتٰبَ یَعْرِفُوْنَهٗ کَمَا یَعْرِفُوْنَ اَبْنَآءَ ھُمْ (البقرہ:۱۴۶) اور جن لوگوں کو ہم نے کتاب عطا فرمائی ہے وہ اس (رسول آخر الزماں ﷺ) کو اسی طرح پہچانتے ہیں جیسا کہ بلا شبہ اپنے بیٹوں کو پہچانتے ہیں"۔

س 38: مدینۃ المنورہ میں حضور ﷺ کی ولادت و باسعادت سے قبل یہودی کیوں بیت المقدس سے یہاں آ کر آباد ہو گئے۔

ج: یہودی قوم بنی اسرائیل کے انبیاء سے حضور ﷺ کی بعثت کی نشانیاں اور حتیٰ کہ آپ ﷺ کی ہجرت مدینہ کا سن سنا کر کہ وہ آخر الزماں نبی ﷺ کھجوروں والے شہر میں آباد ہوں گے مدینہ میں بعثت نبوی ﷺ سے صدیوں قبل آ کر آباد ہو گئے حتیٰ کہ حضور ﷺ کے وسیلے سے دعا مانگتے اور اپنی مشکلات کو حضور ﷺ کے وسیلے سے دور کرتے تھے۔

س 39: کیا یہودی لوگ حضور ﷺ کے وسیلے سے دشمن پر فتح یابی کی دعا مانگتے تھے حوالہ قرآنی دیں۔

ج: جی ہاں چونکہ اسرائیل کے انبیاء سے حضور ﷺ کی شان سن سن کر یاد کر لیں تھیں اور اس انتظار میں رہتے کہ کب حضور ﷺ کی ولادت باسعادت ہو جس کا ثبوت سورۃ البقرہ میں خدا نے یوں بیان فرمایا۔

وَ لَمَّا جَآءَ ھُمْ کِتٰبٌ مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ مُصَدِّقٌ لِّمَا مَعَھُمْ ۙ وَ کَانُوْا مِنْ قَبْلُ یَسْتَفْتِحُوْنَ عَلَی الَّذِیْنَ کَفَرُوْا ۚ صلے فَلَمَّا جَآءَ ھُمْ مَّا عَرَفُوْا کَفَرُوْا بِهٖ ز فَلَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَی الْکٰفِرِیْنَ ○ (البقرہ۲:۸۹)

ترجمہ: حالانکہ اس سے پہلے وہ خود (نبی آخر الزماں ﷺ کے وسیلے سے) کافروں پر فتح یابی (کی دعا) مانگتے تھے سو جب ان کے پاس وہی نبی تشریف

Marfat.com

لے آیا جسے وہ (پہلے ہی سے) پہچانتے تھے تو اس کے منکر ہو گئے پس (ایسے دانستہ) انکار کرنے والوں پر اللہ کی لعنت ہے"۔

س40: حضور کریم ﷺ کی وہ خصوصیات جو دوسرے انبیاء سے آپ کو ممیز کرتی ہیں چند ایک تحریر کریں۔

ج: مختلف مواقع میں حضور ﷺ نے کئی خصوصیات کا ذکر فرمایا یہاں پر ہم ایک حدیث پاک پر ہی اکتفا کرتے ہیں۔ حضور ﷺ نے فرمایا "مجھے جملہ انبیاء پر (بطور خاص) چھ چیزوں میں خصوصی فضیلت عطا کی گئی (۱) مجھے جوامع الکلم عطا کئے گئے (۲) رعب کے ساتھ میری مدد کی گئی (۳) میرے لئے مال غنیمت حلال کر دیا گیا (۴) میرے لئے تمام روئے زمین کو پاک اور مسجد بنا دیا گیا (۵) مجھے ساری مخلوق کی طرف مبعوث کیا گیا (۶) اور میرے اوپر نبوت کا سلسلہ ختم کر دیا گیا" (المسلم ج ۱ کتاب المساجد صفحہ ۱۹۹) پانچویں و چھٹی خصوصیات ختم نبوت کے متعلقہ خاص ہیں کہ سابقہ انبیاء کی نبوت مخصوص علاقے، مخصوص لوگوں یا مخصوص وقت کے لئے ہوتی جبکہ حضور ﷺ کے لئے یہ تمام حد بندیاں ہٹا دی گئیں اور آپ ﷺ کا فیض نبوت قیامت تک ہر نسل ہر علاقے ہر طبقے اور ہر وقت جاری رہے گا۔ لہٰذا حضور ﷺ کے بعد کسی نبی کے آنے کی ہرگز ہرگز ضرورت نہیں۔

س41: حضور ﷺ کی رحمت و نبوت آفاقی اور عالمگیر ہے، مختصراً وضاحت کریں۔

ج: اللہ تعالیٰ اپنی شان ربوبیت کے متعلق ارشاد فرماتا ہے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ۝ (الفاتحہ ۱:۱) تمام تعریفیں اللہ کے لئے ہیں جو سارے جہانوں کا رب ہے۔ حضور ﷺ پر نازل ہونے والی کتاب کے بارے ارشاد فرمایا۔

اِنْ هُوَ اِلَّا ذِكْرٌ لِّلْعٰلَمِیْنَ ۝ (التکویر ۸۱:۲۷) یہ (قرآن) تو بس سارے جہانوں کے لئے بڑی نصیحت ہے"۔

Marfat.com

حضور اکرم ﷺ کے پسندیدہ قبلہ کے لئے فرمایا۔

اِنَّ اَوَّلَ بَیْتٍ وُّضِعَ لِلنَّاسِ لَلَّذِیْ بِبَكَّةَ مُبٰرَكًا وَّ هُدًى لِّلْعٰلَمِیْنَ ○

(العمران:۹۶)

بے شک سب سے پہلا گھر جو لوگوں (کی عبادت) کے لئے بنایا گیا وہی ہے جو مکہ میں ہے برکت والا ہے اور سارے جہانوں کے لئے (مرکز) ہدایت ہے،

حضور ﷺ کی شان نذیریت کے متعلق فرمایا:

تَبٰرَكَ الَّذِیْ نَزَّلَ الْفُرْقَانَ عَلٰی عَبْدِهٖ لِیَكُوْنَ لِلْعٰلَمِیْنَ نَذِیْرًا ○

(الفرقان:۱)

ترجمہ ''بڑی بابرکت ہے وہ ذات جس نے اپنے بندے پر قرآن نازل فرمایا تا کہ وہ سارے جہانوں کو ڈرانے والا ہو''۔

حضور ﷺ کی شان رحمت کے لئے فرمایا

وَ مَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِیْنَ ○ (الانبیاء:۱۰۷)

اور ہم نے آپ ﷺ کو سارے جہانوں کے لئے رحمت بنا کر بھیجا''۔ تو حضور ﷺ تمام جہان والوں کے لئے رحمت بن کر آئے ڈرانے والے بن کر آئے جس طرح تمام جہانوں کے لئے رحمت بن کر آئے تو ظاہر ہے نبوت بھی آپ ﷺ کی تمام جہانوں کے لئے ہے۔ سورۃ الاعراف کی آیت نمبر ۱۵۸ میں فرمایا (ترجمہ) اے کائینات انسانی میں تم سب کی طرف اللہ کا بھیجا ہوا رسول ہوں''، تو جب نسل انسانی کے لئے رسول اور نبی ہوئے تو اب کسی اور نبی کی ضرورت کا ہے کی۔

س 42: جہاں (عالمین) کتنے ہیں اور آپ ﷺ کی رحمت کا دائرہ کتنا وسیع ہے؟

ج: عالمین، عالم کی جمع ہے اور اس کی کئی اقسام ہیں۔ مثلاً عالم انسانی، عالم جن، عالم جمادات و نباتات، عالم پست و بالا، عالم ناسوت، عالم برزخ، عالم آخرت، عالم ارواح، عالم ملکوت، عالم جبروت، عالم لاہوت، عالم یاہوت الغرض جتنے

Marfat.com

بھی عالم ہیں ان سب کے مجموعہ کو عالمین کہتے ہیں دوسرے الفاظ میں خدا نے جو جو عالم پیدا فرمائے انہیں عالمین کہتے ہیں پس خدا نے جو جو عالم پیدا فرمائے ہیں حضور ﷺ کو ان سب کے لئے رحمت بنا کر بھیجا۔ یہ ساری کائینات ایک عالم ہے خدا جانے اور کتنی کائیناتیں اور عالم ایسے ہیں جن کی ہمیں خبر نہیں جہاں تک عالمین کا دائرہ ہے رحمت مصطفیٰ ﷺ کا دائرہ بھی وہاں تک ہے اور جہاں تک رحمت مصطفیٰ ﷺ ہے وہاں تک حضور ﷺ کی نبوت و رسالت ہے سب جہانوں کا خدا کے سوا کوئی معبود نہیں اور مصطفیٰ ﷺ کے سوا کوئی نبی اور رسول نہیں۔ آپ ﷺ کی نبوت و رسالت کی عالمگیریت کا بیان ہے۔

س 43: قیامت کے دن حضور ﷺ کی گواہی کے متعلق خدا نے کیا فرمایا، ختم نبوت کی دلیل دیں۔

ج: قیامت کے دن ہر امت سے پوچھا جائے گا کہ تمہیں پیغام توحید پہنچا تھا کہ نہیں؟ بعض منکرین عذاب کے ڈر سے انکار کر دیں گے اور کہیں گے کہ نہیں پھر اس امت کے نبی کو لایا جائے گا اور وہ نبی گواہی دے گا کہ یا اللہ یہ جھوٹ بولتے ہیں ہم نے پیغام توحید ان تک پہنچا دیا تھا جب سارے نبی گواہ بن کر آئیں گے تو خدا کی عدالت میں پوچھا جائے گا ان سب پر گواہ کون ہے پھر حضور نبی کریم ﷺ اٹھیں گے اور ان سب پر گواہی دیں گے۔ دوسرے نبیوں کی گواہی فقط اپنی امتوں تک رہے گی مگر آپ ﷺ کی گواہی عالمگیر ہوگی اور ان سب پر ہوگی۔ جب عالمگیر گواہ تشریف لا چکے تو اب کسی اور کی گواہی کی کوئی ضرورت نہیں رہی۔ آپ ﷺ آخری نبی ہیں عالمگیر گواہی والے پیغمبر کے آنے کے بعد اب کسی اور کا دعویٰ نبوت دجل و فریب کے سوا کچھ نہیں۔ لہٰذا خدا نے فرمایا:

فَكَيْفَ اِذَا جِئْنَا مِنْ كُلِّ اُمَّةٍۭ بِشَهِيْدٍ وَّ جِئْنَا بِكَ عَلٰى هٰۤؤُلَآءِ شَهِيْدًا ○

(النسا:۴۱)

س 44: نبوت کا سلسلہ ختم ہو چکا دین اسلام میں مکمل ضابطہ حیات ہے تو پیغام حق اگلی

Marfat.com

نسلوں تک پہنچانے کے لئے کن لوگوں پر یہ ذمہ داری عائد ہوتی ہے۔

ج: حضور پر نور ﷺ کے آنے پر سلسلہ نبوت ختم ہو گیا اب وہ کام جو سابقہ انبیاء کے ذمے ہوا کرتا تھا اب حضور ﷺ کے فیض سے پوری امت پر عائد ہے۔ فرمایا آگے پہنچا دو اگر تمہیں ایک آیت ہی یاد ہو"۔ آگے فرمایا۔ علماء امتی کالانبیاء بنی اسرائیل (ترمذی) ترجمہ: میری امت کے علماء (علماء ربانیین) بنی اسرائیل کے انبیاء کی طرح ہیں" ایک جگہ ارشاد فرمایا۔ ان العلما ورثة الانبیاء (ترمذی) ترجمہ: علماء انبیاء کے وارث ہیں۔

س45: حضور ﷺ تو تمام جہانوں کے لئے گواہ بن کر قیامت کے دن تشریف لائیں گے، تو کیا امت محمدی ﷺ کی گواہی بھی طلب کی جائے گی۔

ج: چونکہ سلسلہ نبوت ختم ہو جانے کے بعد کار نبوت امت محمدی ﷺ پر عائد ہے تو حضور ﷺ کے وسیلہ جمیلہ سے یہ فضیلت بھی حضور ﷺ کی امت کو میسر ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے وکذلک جعلنکم امة وسطاتکون (البقرہ:۱۴۳) ترجمہ: اور (اے امت محمدی ﷺ) اسی طرح ہم نے تمہیں اعتدال والی (بہتر امت) بنایا تاکہ تم لوگوں پر گواہ بنو اور (ہمارا برگزیدہ) رسول ﷺ تم پر گواہ ہو"۔

دوسری جگہ پر فرمایا: لِيَكُونَ الرَّسُوْلُ شَهِيدًا عَلَيْكُمْ وَ تَكُونُوا شُهَدَآءَ عَلَى النَّاسِ (الحج۲۲:۷۸)

ترجمہ: تاکہ رسول تم پر گواہ ہو اور تم لوگوں پر گواہی دو"۔

تو امت کو تو بطور گواہ خدا نے ذکر فرما دیا اور اگر کوئی اور نبی نے آنا ہوتا تو اس کے آنے کا ذکر اور گواہی کا ذکر بھی پھر ضرور کیا جاتا لہٰذا حضور ﷺ کے بعد کار نبوت امت کے ذریعہ ہو گیا پس حضور ﷺ کے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا۔

س46: امت کی گواہی لوگوں پر کون دے سکے گا اور اس سے ختم نبوت کی دلیل دیں۔

ج: اللہ تبارک وتعالیٰ نے حضور اکرم ﷺ کو اور آپ ﷺ کے صدقے اور

Marfat.com

وسیلے سے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی امت کو یہ مقام عطا فرمایا کہ لوگو یہ نبی تمہیں دین کی تبلیغ کرتا ہے اور تمہارے اوپر گواہ ہے اور تم اوروں کو تبلیغ کرو گے تو تم اوروں پر گواہ ہو گے گویا نبی کی شہادت و گواہی تمہارے اوپر ہے اور اے امت محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تمہاری شہادت باقی اقوام عالم پر ہے لہٰذا انبیاء کا کام امت پر آ گیا تو اب کوئی خواہ مخواہ نبوت کا جھوٹا دعویٰ کرے وہ صرف اور صرف کاذب فریبی اور کافر و مرتد ہے۔

س47: دین اسلام کو خدا نے غالب کرنے کے لئے بھیجا ہے یا مغلوب ہونے کے لئے وضاحت ختم نبوت کی دلیل سے کریں۔

ج: ارشاد خداوندی ہے: هُوَ الَّذِیْٓ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰی وَ دِیْنِ الْحَقِّ لِیُظْهِرَهٗ عَلَی الدِّیْنِ كُلِّهٖ ۙ وَ لَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُوْنَ ○ (التوبہ۹:۳۳)
(اللہ) وہی تو ہے جس نے اپنے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ہدایت اور دین حق (دین اسلام) کے ساتھ بھیجا تا کہ اس کو وہ تمام ادیان پر غالب کر دے خواہ مشرکین پر کتنا ہی شاق گزرے۔

اس آیت کریمہ میں علی الدین کلہ، میں کل کا تقاضا یہ ہے کہ دین محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قیامت تک سب ادیان پر غالب ہے۔ غالب وہی چیز ہوتی ہے جو ہر طرح سے مکمل ہو۔ پس ثابت ہوا کہ مزید نبی کی ضرورت نہیں دین تو غالب ہونے کے لئے یہی آیا ہے۔

س48: حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تمام امم پر گواہی کے متعلقہ ختم نبوت کی دلیل کے ساتھ کوئی قرآنی آیت معہ ترجمہ سنائیں (ختم نبوت کا استدلال پیش کریں)

ج: فَكَیْفَ اِذَا جِئْنَا مِنْ كُلِّ اُمَّةٍۭ بِشَهِیْدٍ وَّ جِئْنَا بِكَ عَلٰی هٰۤؤُلَآءِ شَهِیْدًا ○ (النساء۴:۴۱) ترجمہ: پھر ان کا کیا حال ہو گا جب (قیامت کے روز) ہم ہر امت میں سے ایک گواہ (یعنی ان کے نبی کو) لائیں گے اور (اے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ان سب پر گواہ بنا کر لائیں گے"۔

Marfat.com

اس آیت مبارکہ سے دو باتیں ختم نبوت کے حوالے سے ثابت ہوئیں (۱) قیامت کے دن ہر امت میں سے صرف ایک ہی نبی گواہ ہوگا اور ان سب انبیاء پر حضور ﷺ گواہ ہوں گے۔ اب اگر کوئی اور حضور ﷺ کی امت میں نبوت کا دعویٰ کرے تو نص قرآنی کے خلاف دو گواہ ہو جائیں گے۔ جبکہ قرآن کی نص سے ثابت ہے کہ ہر امت میں صرف ایک ہی گواہ ہوگا لہٰذا حضور ﷺ کے بعد کوئی نبی نہیں آ سکتا (۲) اگر اس امت میں کسی اور نبی نے آنا ہوتا تو یقیناً قیامت کے دن اس امت پر دوسرے نبی اور گواہ کا ذکر بھی قرآن میں ہوتا۔ تو ثابت ہوا کہ اس امت کا ایک ہی نبی ﷺ ہے جو سب انبیاء کے آخر میں تشریف لایا جس کے بعد کسی نبی کی گنجائش نہیں۔

س49: کیا حضور ﷺ کی ہی اطاعت قیامت تک جاری وساری رہے گی قرآنی دلیل دیں۔

ج: جی ہاں! اللہ پاک نے فرمایا: مَنْ يُّطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰهَ ۚ (النساء:۸۰)

ترجمہ: جو کوئی رسول اللہ ﷺ کی اطاعت کرتا ہے یا کرے گا اس نے اللہ ہی کی اطاعت کی۔ لفظ یطیع فعل مضارع ہے فعل مضارع کی خاصیت ہے کہ اس میں حال اور مستقبل دونوں زمانے پائے جاتے ہیں اور دونوں زمانوں کی خاصیت یہ ہے کہ یہ قائم رہتے ہیں جبکہ ماضی جو بیت گیا ہوتا ہے چنانچہ ''یطیع'' کا معنی ومفہوم یہ ہوگا جو کوئی اس رسول ﷺ کی اطاعت کرتا ہے یا کرے گا۔ اب کرے گا کی کوئی حد نہیں جب تک اطاعت کرنے والے ہوں گے تب تک وہ مطیع رسول ہوں گے اور تب تک رسول ﷺ کی نبوت ورسالت ہوگی (یعنی تا قیام قیامت)

دوسری بات یہ ہے کہ چونکہ یطیع فعل مضارع کا صیغہ ہے جس میں دوام اور ہمیشگی پائی جاتی ہے تو جب رسول ﷺ کی اطاعت ہر زمانہ میں ہوگی تو اس کا مطلب یہ ہوا کہ آپ ﷺ کی نبوت و رسالت بھی ہر زمانہ میں ہو گی۔ لہٰذا آپ ﷺ آخری نبی اور رسول ہیں کسی اور نبی کی گنجائش ہی نہیں۔ مزید یہ کہ

Marfat.com

الرسول میں رسول سے پہلے ال لگا کر خدا نے اسے اسم معرفہ بنا دیا تا کہ واضح ہو جائے کہ ہر رسول کے متعلق نہیں بلکہ صرف آخری رسول ﷺ کے متعلق ہی فرمایا جا رہا ہے۔

س50: آقا نامدار حضرت محمد ﷺ کا اپنی امت سے کتنا قرب ہے قرآنی حوالہ دیں۔

ج: ارشاد خداوندی ہے: اَلنَّبِیُّ اَوْلٰی بِالْمُؤْمِنِیْنَ مِنْ اَنْفُسِهِمْ وَ اَزْوَاجُهٗۤ اُمَّهٰتُهُمْ (الاحزاب۔٦)

ترجمہ: نبی کریم ﷺ مومنوں کی جانوں سے بھی زیادہ ان کے قریب ہیں اور آپ ﷺ کی بیویاں ان کی مائیں ہیں"۔ حضور ﷺ ہر امتی کے جو مومن ہے اس کی جان سے بھی زیادہ قریب ہیں۔

س51: حضور ﷺ کا مومنوں کی اپنی جانوں سے بھی زیادہ قریب ہونے میں ختم نبوت کی دلیل پیش کریں۔

ج: اس آیت کریمہ میں دو چیزیں بیان کی گئی ہیں جس کی تشریح حضور ﷺ کی حدیث مبارک ہے کہ

(۱) انّ اولیٰ لکل مومن من نفسه (صحیح مسلم، کتاب الجمعہ ج۱:ص۲۸۵)

ترجمہ: میں ہر مومن کی جان سے بھی زیادہ اس کے قریب ہوں۔

اور ایک جگہ فرمایا: "کوئی مومن ایسا نہیں مگر یہ کہ دنیا و آخرت میں سب سے زیادہ میں اس کے قریب ہوں"۔

(صحیح البخاری ؒکتاب الاستقراض، باب صلوٰۃ من ترک دنیا ج:۱ص:۳۲۳)

جس سے ثابت ہوا کہ حضور ﷺ کی قربت ہر مومن کو دنیا میں بھی میسر ہے اور آخرت میں بھی اب کوئی بد بخت اور بد نصیب ہی ہوگا جو قربت مصطفےٰ ﷺ سے منہ موڑ کر کسی خود ساختہ اور کذاب مدعی نبوت کی قربت حاصل کرتا پھرے۔

(نوٹ:۔ جب حضور ﷺ اتنے زیادہ قریب ہیں کہ اتنا ایک مومن خود اپنے قریب نہیں تو پھر حاضر و ناظر نہ ہوئے) اور جب اتنے قریب حضور اکرم ﷺ

Marfat.com

ہر وقت ہوں تو کسی اور نبی کی ضرورت ہی نہیں ہو سکتی۔

س52: سورۃ الاحزاب کی آیت نمبر ۶ کے آخر میں فرمایا: وَ اَزْوَاجُهٗۤ اُمَّهٰتُهُمْ کیا معنوی دلیل رکھتا ہے۔

ج: آپ ﷺ کی ازواج مومنین کی مائیں ہیں۔ سورۃ الاحزاب کی آیت نمبر ۵۳ میں فرمایا ''اور نہ ان کے بعد کبھی ان کی بیویوں سے نکاح کرو''۔ اس کا مطلب یہ ہوا کہ جس طرح امت سے تعلق نہیں ٹوٹا اسی طرح حضور ﷺ کی ازواج سے بھی حضور ﷺ کا رشتہ ازواج ہمیشہ رہنے والا ہے۔ تو جب حضور ﷺ کا تعلق آپ ﷺ کے پردہ فرما جانے کے بعد بھی نہ صرف اپنی ازواج مطہرات سے قائم ہے بلکہ پوری امت سے قائم و دائم ہیں اور منقطع نہیں ہوا۔ تو پھر کون ایسا بد بخت اور بد نصیب شخص ہو سکتا ہے جو در مصطفٰے ﷺ کو چھوڑ کر کسی اور در کا بھکاری بنے اور خود ساختہ نبوت کا دھندہ کرنے والے کذاب اور دجال شخص کے دام فریب میں پھنس کر اپنی دنیا و آخرت کو تباہ و برباد کر بیٹھے اور عذاب قبر اور جہنم کا ایندھن بننے کو تیار ہو جائے۔

س53: لَقَدْ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ عَزِیْزٌ عَلَیْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِیْصٌ عَلَیْكُمْ بِالْمُؤْمِنِیْنَ رَءُوْفٌ رَّحِیْمٌ ○ (التوبہ ۹:۱۲۸) میں کیا کیا بیان فرمایا گیا ختم نبوت کی بھی دلیل دیں۔

ج: اس آیت مبارکہ میں تین چیزیں بیان کی فرمائی گئی ہیں (۱) امتی کا دکھ اور پریشانی حضور ﷺ کے قلب اطہر پر ناگوار گزرتی ہے (۲) حضور اکرم ﷺ اپنی امت کی بھلائی اور رحمت و برکت کی فراوانی کے لئے طالب و حریص ہیں۔ (۳) حضور ﷺ اہل ایمان پر نہایت شفقت فرمانے والے اور مہربان ہیں۔ (رؤف رحیم ہیں)

جب حضور ﷺ کے ساتھ امتی کے اتنے مضبوط اور قریبی تعلق ہوں تو پھر اور نبی کی کیا ضرورت ہو سکتی ہے۔

Marfat.com

س54: کیا حضور ﷺ امت میں آج بھی موجود ہیں حوالہ دیں۔

ج: جی ہاں حضور ﷺ آج بھی امت میں موجود ہیں۔ ارشاد ربانی ہے: وَ مَا كَانَ اللّٰهُ لِيُعَذِّبَهُمْ وَ اَنْتَ فِيْهِمْ (الانفال : ۳۳) ''اور (اے رسول ﷺ) اللہ ایسا نہیں کہ جب تک آپ ﷺ ان میں موجود ہیں وہ ان پر عذاب کرے''۔ دوسری جگہ پر فرمایا وَ كَيْفَ تَكْفُرُوْنَ وَ اَنْتُمْ تُتْلٰى عَلَيْكُمْ اٰيٰتُ اللّٰهِ وَ فِيْكُمْ رَسُوْلُهٗ ؕ (العمران :۱۰۱) ''اور تم کیونکر کفر کر سکتے ہو جبکہ تم کو اللہ کی آیات پڑھ کر سنائی جاتی ہیں۔ اور تم میں اس کا رسول ﷺ (موجود) ہے۔ قرآن کا حکم صرف صحابہ رضی اللہ عنہم کے لئے ہی نہیں بلکہ قیامت تک آنے والی تمام انسانیت کے لئے ہے تو قرآن کے حکم کے مطابق حضور ﷺ ہر دور میں امت کے اندر موجود ہیں۔ تو جب حضور ﷺ خود ہر دور میں موجود ہوں تو کوئی اور نبی کی نبوت کیسے ہوسکتی ہے لہٰذا کوئی اگر اب نبوت کا دعویٰ کرے وہ دجل، فریب اور دھوکا ہوگا وہ جہنمی ہی ہوگا۔

س55: سورۃ العمران کی آیت نمبر ۱۰۱ میں امت کے گمراہ نہ ہونے کی ضمانت کن دو چیزوں کے ساتھ مشروط (متعلق) کر دی گئی ہیں۔

ج: (۱) قرآن کی موجودگی کی وجہ سے امت گمراہ نہیں ہوگی یعنی قرآن مجید کی ہدایت ابدی ہے (اس کے بعد کسی اور کتاب یا وحی کی ہدایت کی ضرورت نہیں)

(۲) اللہ تعالیٰ کا رسول ﷺ موجود ہے اس وجہ سے بھی امت کی گمراہی کا امکان نہیں رہتا چنانچہ جو شخص کفر وارتداد اور گمراہی و بے اعتقادی سے بچنا چاہے تو اسے دامن قرآن اور دامن مصطفےٰ ﷺ کو مضبوطی سے تھامنا ہوگا۔ (لہٰذا کسی اور شے کی ضرورت نہیں رہتی)۔

س56: لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ لِّمَنْ كَانَ يَرْجُوا اللّٰهَ وَ الْيَوْمَ الْاٰخِرَ وَ ذَكَرَ اللّٰهَ كَثِيْرًا ۝ (الاحزاب :۲۱) کا ترجمہ بحوالہ ختم نبوت کریں۔

Marfat.com

ج: (مومنو!) بے شک تمہارے لیے رسول اللہ ﷺ (زندگی) میں بہترین نمونہ ہے۔ حضور ﷺ کی زندگی کو تمام امتیوں کے لئے اسوہ حسنہ قرار دیا گیا ہے جب اسوہ موجود ہے تو گویا رسول ﷺ موجود ہیں۔ تو جب اللہ کا رسول ﷺ موجود ہے تو پھر کسی نئے نبی کی ضرورت ہی نہیں۔ لہٰذا صرف حضور ﷺ کی ہی زندگی ہمارے لئے بہترین نمونہ ہے۔

آنکھ والا تیرے جوبن کا تماشا دیکھے
دیدہ کور کو کیا نظر آئے کیا دیکھے

س 57: کیا حضور اکرم ﷺ کی بعثت مبارکہ قیامت کی نشانیوں میں سے ایک نشانی ہے۔ ختم نبوت کے حوالے سے دلیل دیں۔

ج: جی ہاں! ارشاد خداوندی ہے: فَهَلْ يَنظُرُونَ إِلَّا السَّاعَةَ أَن تَأْتِيَهُم بَغْتَةً ۖ فَقَدْ جَاءَ أَشْرَاطُهَا ۚ (سورۃ المحمد ﷺ ۱۸:۴۷) ترجمہ: پس وہ کفار تو اسی کے منتظر ہیں کہ ان پر قیامت اچانک آ کھڑی ہو سو اس کی نشانیاں تو آ چکی ہیں"۔ مفسرین اس آیت کی تفسیر کرتے ہوئے اشراط ساعۃ سے حضور ﷺ کی بعثت ہے ملاحظہ ہو۔

(ابن کثیر ۴:۱۷۷)

حضرت محمد ﷺ نے فرمایا "میں اور قیامت ان دو انگلیوں کی طرح بھیجے گئے ہیں"

(صحیح بخاری جلد:۱، صفحہ: ۹۶۳ کتاب الرقاق)

یعنی جس طرح یہ انگلیاں ایک دوسرے کے قریب ہیں درمیان میں کوئی اور نہیں اسی طرح حضور ﷺ کی بعثت اور قیامت کے درمیان کسی اور کی نبوت و رسالت نہیں۔

س 58: حتمی حکم، قطعی اور غیر مشروط اطاعتیں کس کی ہیں ختم نبوت کی دلیل سے جواب دیں۔

ج: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ وَأُولِي الْأَمْرِ مِنكُمْ (النساء:۴:۵۹)

اے ایمان والو اللہ کی اطاعت کرو اور رسول ﷺ کی اطاعت کرو اور اپنے

Marfat.com

صاحبان امر کی۔ یہاں پر اطاعت الٰہی اور اطاعت رسول ﷺ کا ذکر فرمایا جبکہ اولی الامر کے متعلق اطاعت کا لفظ اس لیے استعمال نہیں کیا کہ پہلی دونوں اطاعتیں قطعی اور غیر مشروط ہیں جبکہ تیسری اطاعت کو پہلی دونوں کی اطاعت سے مشروط کر دیا گیا ہے اسی لیے آگے مزید فرمایا۔ فردوہ الی اللہ والرسول (پھر اگر کسی مسئلہ میں تمہارا اختلاف ہو جائے تو ایسی صورت میں) اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی طرف لوٹا دو'' تو قرآن نے فیصلہ فرما دیا کہ اب الرسول کی اطاعت ہی آخری اطاعت ہے اگر کسی اور نبی یا رسول نے بھی آنا ہوتا تو اس کا ذکر کر دیا جاتا چونکہ حضور ﷺ آخری نبی و رسول ہیں اس لیے یہ آیت بھی حضور ﷺ کی ختم نبوت کی دلیل ہے۔

س59: کیا حضور ﷺ کے حکم کو قطعی اور غیر مشروط نہ ماننے والا مومن ہوسکتا ہے قرآن سے دلیل دیں۔

ج: خدا فرماتا ہے: فَلَا وَ رَبِّكَ لَا يُؤْمِنُوْنَ حَتّٰى يُحَكِّمُوْكَ فِيْمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ ثُمَّ لَا يَجِدُوْا فِيْٓ اَنْفُسِهِمْ حَرَجًا مِّمَّا قَضَيْتَ وَ يُسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا ○ (النساء۴:۶۵)

ترجمہ: پس (اے حبیب ﷺ) تیرے رب کی قسم یہ لوگ مسلمان نہیں ہو سکتے یہاں تک کہ وہ اپنے درمیان واقع ہونے والے ہر اختلاف میں آپ ﷺ کو حاکم بنالیں پھر اس فیصلے سے جو آپ ﷺ صادر فرمائیں اپنے دلوں میں ذرہ برابر تنگی نہ پائیں اور (آپ ﷺ کے حکم کو) بخوشی پوری فرمانبرداری کے ساتھ قبول کرلیں''۔

حضور ﷺ کا حکم قیامت تک حجت ہے جب قرآن صرف محمد مصطفوی ﷺ کو قیامت تک حجت بنا رہا ہے تو پھر اور کوئی صاحب حکم کس طرح آ سکتا ہے۔ جبکہ حضور ﷺ سے سب سے بڑھ کر محبت کرنے کا حکم بھی ہے۔

س60: آقا نامدار حضرت محمد ﷺ کی محبت سے کسی اور شخص یا چیز کی محبت اگر بڑھ

Marfat.com

جائے تو کیا مومن رہ سکتا ہے؟

ج: حضور اکرم ﷺ سے محبت جب تک تمام محبتوں سے بڑھ کر نہ کی جائے کوئی شخص مومن نہیں ہو سکتا فرمان رسول ﷺ ہے **لا یومن .... والناس اجمعین** (بخاری ۱:۷ کتاب الایمان باب حب الرسول ﷺ)

ترجمہ: تم میں سے کوئی مومن نہیں ہو سکتا یہاں تک کہ میں اسے اس کے والدین اس کی اولاد اور تمام لوگوں سے زیادہ محبوب نہ ہو جاؤں'' قرآن کا منشا یہ ہے کہ ساری محبتیں سمیٹ کر محبت رسول ﷺ پر قربان کر دی جائیں حتیٰ کہ والدین اور اولاد بھی حضور ﷺ کی محبت میں شریک نہیں ہو سکتی۔

نوٹ: جب نبوت ارتقاء میں تھی ایک نبی کے بعد دوسرا نبی مرجع محبت بن جاتا اس کے بعد اگلا نبی مرجع محبت بن جاتا تھا لیکن ارتقاء نبوت کا سلسلہ جب ختم ہو گیا تو ساری محبتیں، وفاداریاں، اطاعتیں اور ساری اقتدائیں سمٹ کر محبت مصطفیٰ ﷺ میں جمع ہو گئیں لہٰذا صراحتاً ثابت ہوا کہ حضور ﷺ خدا کے آخری نبی ہیں۔

س 61: کیا حضور علیہ السلام نے قیامت تک پیش آنے والے تمام اہم معاملات کو صراحت کے ساتھ بیان فرما دیا۔ مثالیں دیں۔

ج: حضور اکرم ﷺ جو اپنی امت پر بے حد مہربان ور رؤف رحیم ہیں آپ ﷺ نے قیامت تک پیش آنے والے تمام اہم معاملات کو صراحت کے ساتھ بیان فرما دیا مثلاً دجال کا خروج، یاجوج و ماجوج کا ظہور، سورج کا مغرب سے طلوع ہونا، سیدنا عیسیٰ کا آسمان سے نزول، مختلف فتنوں کا رونما ہونا الغرض تمام معاملات کا علم حضور ﷺ نے عطا فرما دیا حتیٰ کہ جھوٹے اور کاذب دعویٰ نبوت کرنے والوں کی تعداد جبکہ سلسلہ نبوت ختم ہو گیا۔ اور عیسیٰ علیہ السلام کے جائے نزول، وقت نزول اور ان کے کارہائے نمایاں۔ ان کا جائے مدفن وغیرہ حتیٰ کہ فرمایا کہ عیسیٰ علیہ السلام بحیثیت نبی نہیں بلکہ بحیثیت امام اور خلیفہ

Marfat.com

الرسول بن کر تشریف لائیں گے اور آپ ﷺ کے امتی کی حیثیت سے تشریف لائیں گے۔ (ختم نبوت کی دلیل)

س62: کیا حضور ﷺ نے جھوٹے مدعیان نبوت کی پیشگی اطلاع فرمائی۔

ج: جی ہاں بلکہ تعداد تک بتادی ہے جو کہ فرمایا تمیں ہوگی۔

س63: حضور ﷺ جھوٹے مدعیان نبوت کی پیشگی اطلاع فرمائی کوئی سے دو احادیث سے حوالہ جات دیں۔

ج: I۔ فرمایا: **ولا تقوم الساعة حتیٰ .... فی السلام**

(بخاری جلد ایک کتاب المناقب باب علامات النبوۃ فی الاسلام ص:۵۰۹)

ترجمہ: قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی جب تک تیس دجال اور کذاب پیدا نہ ہوں گے۔ ان میں ہر ایک دعویٰ کرے گا کہ وہ اللہ کا رسول ہے"

II۔ ایک اور حدیث میں یوں فرمایا۔ "میری امت میں تیس جھوٹے شخص پیدا ہوں گے ان میں سے ہر ایک دعویٰ کرے گا کہ وہ نبی ہے (مگر سن لو) میں آخری نبی ہوں میرے بعد کوئی نبی نہیں"۔ (ترمذی، ج: دوم، ابواب الفتن: ص: ۴۵)

اب جو بھی شخص خاتم النبین کا معنی بدل کر اور نبوت کی اقسام بنا کر دعویٰ نبوت کرے وہ ہرگز ہرگز نبی نہیں بلکہ دجال، کذاب، زندیق اور مرتد و کافر ہے۔

س64: حضور اکرم ﷺ سے پہلے جابر وڈیروں اور غاصب لوگوں کا کیا جھوٹا دعویٰ ہوا کرتا تھا جبکہ حضور ﷺ سے اب تک ایسی ذہنیت رکھنے والوں کے دعوؤں میں فرق کیا ہے اور کیوں ہے۔

ج: حضور اکرم ﷺ سے قبل انبیاء و مرسلین کے ادوار میں جابر و ظالم بادشاہ اپنے خدا ہونے کا دعویٰ کیا کرتے تھے جبکہ حضور ﷺ نے آتے ہی شرک کے بت پاش پاش کر دیئے اور خدا کی وحدانیت کی دلیل بن کر آئے اب جابر و ظالم وڈیرے خدا ہونے کا دعویٰ نہیں کرتے بلکہ نبی ہونے کا دعویٰ کرنے کی کوشش کرتے ہیں جبکہ تمیں جھوٹے مدعیان نبوت کی حضور ﷺ نے پیشگی اطلاع

Marfat.com

فرما کرامت کو گمراہی سے بچالیا۔ شکر الحمد اللہ

س65: سب سے پہلے جھوٹے دعویٰ نبوت کرنے والے بد بخت کون کون تھے ان کے خلاف کس نے بھرپور جہاد کیا اور انہیں واصل جہنم کیا۔

ج: حضور نبی کریم ﷺ کی حیات طیبہ میں ہی مسیلمہ کذاب اور اسود عنسی کذاب نے نبوت کا دعویٰ کیا۔ اسود عنسی کو تو فیروز نامی ایک شخص نے واصل جہنم کیا جس کی اطلاع بذریعہ وحی حضور ﷺ کو مدینۃ المنورہ میں ہو گئی جس پر آپ ﷺ نے صحابہ رضی اللہ عنہم کو بھی اسود عنسی کے انجام پر مطلع فرمایا حضور ﷺ کے دنیا سے ظاہری پردہ فرما جانے کے بعد حضرت سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے نبوت کو اقتدار کا ذریعہ سمجھنے والے کاذب نبیوں کے خلاف جہاد کیا اور حطلم، لقیط بن مالک، طلیحہ اسدی، شجاع (کاذبہ نبیہ) ملک بن نویرہ اور مسیلمہ کذاب کو تباہ و برباد کر دیا۔ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے جھوٹے مدعیان نبوت کے خلاف تلوار اٹھا کر قیامت تک کے امت مسلمہ پر احسان فرمایا کہ خاتم الانبیاء محمد رسول اللہ ﷺ کے بعد جو شخص بھی نبوت کا دعویٰ کرے وہ کاذب و دجال ہے اور اس کے خلاف جہاد کرنا مسلمانوں کے لئے فرض عین ہے۔

س66: مسیلمہ کذاب کے بارے میں مختصر تعارف بیان کریں۔

ج: حکومت اسلامی کا سب سے بڑا باغی بنو یمامہ کا مسیلمہ کذاب وہ شخص تھا جس نے اس شرط پر اسلام لانے کا اقرار کیا کہ حضور ﷺ مجھے اپنا خلیفہ بنا دیں۔ آنحضرت ﷺ کے دست مبارک میں ایک چھڑی تھی آپ ﷺ نے فرمایا ''اگر تو اسلام کے عوض کھجور کی یہ ٹہنی مجھ سے مانگے تو میں نہ دوں گا۔ میں دیکھ رہا ہوں کہ تو وہی کاذب ہے جس کی بابت مجھے اللہ تعالیٰ نے خواب میں پہلے ہی خبر دے رکھی ہے۔ مسیلمہ کذاب نامراد یمامہ لوٹ گیا اور ایک خط حضور ﷺ کی خدمت اقدس میں بھیجا جسمیں لکھا کہ میں رسالت میں آپ ﷺ کا شریک ہوں آدھی زمین ہمارے لئے اور آدھی اہل قریش کے لئے'' جس کا جواب حضور

Marfat.com

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یوں فرمایا ''یہ خط اللہ کے رسول محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی جانب سے مسیلمہ کذاب کے نام ہے۔ ہدایت کی پیروی کرنے والوں پر سلام ہو۔ زمین اللہ کی ہے اللہ اپنے بندوں میں سے جسے چاہے اس کا وارث بنا دے اور حسن انجام پرہیزگاروں کا ہے۔'' یہ واقعہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حجۃ الوداع سے واپسی کے بعد کا ہے۔ سجاح نبیہ کاذبہ نے اس کے ساتھ (مسیلمہ کذاب) شادی کر لی مسیلمہ کذاب نے حق مہر کے طور پر اس کے لشکر کو عشاء اور فجر کی نماز معاف کر دیں۔

س67: مسیلمہ کذاب کو کس نے اور کیسے واصل جہنم کیا مختصراً بیان کریں۔

ج: حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اپنے دورِ خلافت میں عکرمہ رضی اللہ عنہ بن ابی جہل کو بھیجا مگر حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ تیرا ہزار لشکر سے جبکہ مسیلمہ کذاب کے مرتدین کا لشکر چالیس ہزار تھا۔ مسلمانوں نے نہایت پامردی و استقامت سے مقابلہ کیا اور مسیلمہ کذاب کے پاؤں اکھاڑ دیئے اور مسیلمہ کذاب کو ایک انصاری وحشی نامی (جس نے جنگ احد میں امیر حمزہ رضی اللہ عنہ کو شہید کیا تھا بعد میں مسلمان ہو گیا اور اپنے کیے پر ہمیشہ نادم رہا) نے قتل کیا (اور دل کا بوجھ ہلکا کیا) اس جنگ میں تقریباً بارہ سو مسلمان شہید ہوئے جن میں سات سو حفاظ کرام تھے جبکہ مسیلمہ کذاب اپنے تقریباً بیس ہزار لشکر سمیت جہنم واصل ہوا۔ باقی لشکر میں سے ایک وفد مدینہ منورہ میں آ کر دوبارہ دائرہ اسلام میں داخل ہو گئے۔ نوٹ:۔ 1200 مسلمانوں کا شہید ہونا ختم نبوت کی حفاظت میں یہ ختم نبوت کی اہمیت کا ثبوت ہے۔

س68: برصغیر پاک و ہند میں کس بد بخت نے کیا دعویٰ نبوت کیا اور اس کے ارتقائی مراحل کیا تھے؟

ج: برصغیر پاک و ہند میں انگریز کے پروردہ ملازم مرزا غلام قادیانی لعین نے نبوت کا دعویٰ کیا لیکن اس لعنتی کردار نے دعویٰ نبوت کا سفر انتہائی مکاری اور عیاری کے ساتھ کیا۔ پہلے مجدد پھر مہدی اور مسیح موعود سے ہوتا ہوا مجازی نبوت، ظلی و

Marfat.com

بروزی اور آخر پر حقیقی نبوت کا دعویٰ کیا بلکہ حرامزادے کی حرص یہاں تک نہ پوری ہوئی تو حضور ﷺ سے بھی اپنے آپ کو بڑھ کر کہہ ڈالا حتیٰ کہ خدا کی شان میں بھی گستاخیاں کر ڈالیں۔

س69: مرزا غلام قادیانی لعنتی شخص نے کیا کیا اور کن کن ہستیوں کی شان میں گستاخیاں کیں۔

ج: مرزا لعنتی پر جوں جوں انگریز کی نوازشات اور شیطان کی سفارشات بڑھتی چلی گئیں توں توں مرزا قادیانی بھی اپنی ابلیسی نبوت کے سفر میں آگے بڑھتا چلا گیا اور اک مقام وہ آیا کہ جب اس کی گندی زبان اور متعفن قلم بالکل بے قابو اور بے لگام ہو کر رہ گیا اور اس کی زبان و قلم سے اکابرین امتؒ، اولیائے عظامؒ، صحابہ کرامؓ حتیٰ کہ سید الانبیاء محمد مصطفیٰ ﷺ کی عزت و ناموس بھی محفوظ نہ رہ سکی اور پھر ان دوائر کو عبور کرتا خدائے وحدہٗ لاشریک تک بھی جا پہنچا۔

مرزے کی قلم سے ایسی ایسی گستاخیاں برآمد ہوئیں اور ایسے ایسے توہین آمیز الفاظ نکلے جن کو نقل کرتے ہوئے بھی جسم و جاں کانپ اٹھتے ہیں قلب و جگر میں چھید ہو کر رہ جاتے ہیں اس لئے کوئی بھی باغیرت مسلمان مرزا قادیانی کا گند سن کر چپ نہیں رہ سکتا اور مرزا قادیانی کو ایسی گالی دینے کے لائق سمجھے گا جو دنیا میں سب سے بری اور ناگوار گالی ہو۔

س70: قادیانی مبلغین کے کوئی سے دو حربے بتائیں جس کی وجہ سے وہ سادہ لوگ مسلمانوں کو گمراہ کر کے قادیانی بنانے کی کوشش کرتے ہیں؟

ج: پہلا حربہ:۔ چونکہ مرزا غلام احمد قادیانی کے موقف مختلف ادوار میں بدلتے رہے جن میں انتہائی درجے کا تضاد پایا جاتا ہے۔ ایک صدی گزر چکی ہے مگر آج تک قادیانی خود یہ فیصلہ کرنے سے قاصر کہ مرزا قادیانی نے اصل میں کون سا دعویٰ کیا تھا۔ مجددیت کا یا نبوت کا۔ کسی قادیانی سے اگر کہا جائے کہ مرزا قادیانی نے تو دعویٰ نبوت کیا تھا اس لئے وہ مرتد اور کافر ہے جواب میں وہ اس قول کے رد

Marfat.com

کیلئے مرزا کی ابتدائی کتب سامنے رکھ دے گا۔ جس میں اس نے لکھا ہے حاشا وکلا میں نبوت کا دعویٰ نہیں کرتا۔ یہ پڑھ کر ایک سچے مسلمان کا عقیدہ متزلزل ہونا شروع ہو جاتا ہے وہ سوچنے لگتا ہے کہ ہمارے علماء نے خوامخواہ کا چکر بنا رکھا ہے اس مرزا نے تو دعویٰ نبوت سے انکار کیا ہے۔

دوسرا حربہ: ابتدائی دور میں مرزا نے عقیدہ اہل سنت سے وابستگی کا اظہار کرتے ہوئے عیسائیت کے خلاف لکھا جس پر بعض اکابر نے اسے خطوط میں خراج تحسین پیش کیا جن میں علامہ اقبال بھی شامل ہیں۔ مگر بعد میں جب اس نے دعویٰ نبوت کیا تو ان سب نے پوری امت کی طرح اس پہ لعنتوں کے ڈونگرے برسائے جبکہ قادیانی مبلغین سادہ لوح مسلمانوں کو وہ خطوط دکھا کر عقیدہ اسلام سے پھیرنے کی کوشش کرتے ہیں حالانکہ مرزالعین کے دعویٰ کے بعد علامہ اقبال نے قادیانیت کو یہودیت کا چربہ اور انہیں غیر مسلم اقلیت قرار دینے کا مطالبہ کیا۔

س 71: مرزا غلام قادیانی کی شیطانی نبوت کن کن مراحل سے گزری حوالہ کے ذریعے بتاؤ۔

ج: قادیانی لٹریچر کا اگر مطالعہ کیا جائے تو ثابت ہوتا ہے کہ مرزا قادیانی کے درج ذیل مرحلہ وار دعویٰ کے بعد نبوت کا دعویٰ کیا۔

۱۔ مجددیت کا دعویٰ: ۱۸۸۵ء ایک اشتہار کے ذریعے کیا۔

(مجدد اعظم ۱:۱۱۳) (سلسلہ تصانیف احمدیہ ۳۳:۳۳)

۲۔ محدثیت کا دعویٰ: (نشان آسمانی: ۲۸) اس میں صراحت کے ساتھ اس نے محدث ہونے کا دعویٰ کیا مگر بعد میں اس دعویٰ کو بھی رد کر کے مہدویت کا دعویٰ کر دیا۔

۳۔ مہدی ہونے کا دعویٰ: (تذکرۃ الشہادتین: ص۲)

۴۔ مثلیت مسیح کا دعویٰ: (تبلیغ رسالت، جلد دوم ص۲۱)

۵۔ عینیت مسیح کا دعویٰ: (کشتی نوح، ص ۶۸:۶۹) جس میں مرزا قادیانی نے پہلے اپنے آپ کو مریم کہا پھر اسے حمل ٹھہرا اور عیسیٰ بن گیا اس طرح مرزا قادیانی نے اپنی جنس بھی بدل ڈالی۔

Marfat.com

۶۔فضیلت پر مسیح موعود کا دعویٰ: (دافع البلاء، ص۳۰)، (چشمہ مسیحی، ص۲۸)
بلکہ ایک مقام پر مرزا یوں بکتا ہے

ابن مریم کے ذکر کو چھوڑو

اس سے بہتر غلام احمد ہے

(دافع البلاء، ص۴۳، درثمین)

۷۔ظلی نبوت کا دعویٰ: (ایک غلطی کا ازالہ، ص۹) یہاں مرزا یوں بکواس کرتا ہے ''اور اس کے نام محمد اور احمد سے مسمی ہو کر میں رسول بھی ہوں اور نبی بھی ہوں یعنی بھیجا گیا ہوں''۔

(اسی طرح کلمہ الفصل، ص ۱۵۷ میں بھی ظلی نبوت کا دعویٰ کیا۔ یہاں مرزا اپنی ظلی کی تعبیر کرتے کہتا ہے کہ باقی نبی تو صرف نبی تھے اور ہمارے نبی ﷺ نبی گر ہیں اور فیضان نبوت سے اُمتیوں کو بھی نبوت کے درجے پر فائز کر دیتے ہیں۔ یہ وہ بھیانک دجل وفریب اور شیطانی حربہ ہے جس کے ذریعے اس نے سادہ لوح مسلمانوں کو دھوکہ دے کر شکار کرنے کی کوشش کی۔

۸۔ بروزی نبوت کا دعویٰ: (ایک غلطی کا ازالہ، ص۱۴، ۱۶)

۹۔ غیر حقیقی نبوت کا دعویٰ: (حقیقۃ الوحی ص ۳۸۷، روحانی خزائن نمبر ۲۲ ص ۳:۵)

۱۰۔ حقیقی اور تشریعی نبوت کا دعویٰ: (اربعین، نمبر۴ ص ۷، حقیقۃ النبوہ: ص ۱۷۴، مطبوعہ ربوہ)

۱۱۔عین محمد ﷺ ہونے کا دعویٰ: (کلمہ الفصل، ص۱۰۴)، (از مرزا بشیر احمد، مرزا کا بیٹا)

۱۲۔فضیلت بر محمد ﷺ کا دعویٰ: (اخبار الفصل ۱۷ جولائی ۱۹۲۲ء)
مرزا قادیانی کے پیروکار قاضی ظہور الدین اکبر نے اک نظم لکھی جسے مرزا نے خوب سراہا اس کے دو شعر اس طرح بکواس کرتا ہے۔

محمد پھر اتر آئے ہیں ہم میں
اور آگے سے بڑھ کر اپنی شان میں

Marfat.com

محمد جس نے دیکھنے ہوں اکمل
غلام احمد کو دیکھنے قادیان میں

(اخبار بدر، قادیان، ۲۵ اکتوبر ۱۹۰۶ء پیغام صلح، لاہور، ۳۰ نومبر ۱۹۴۴ء)

س72: مرزا غلام قادیانی کے گمراہ اور مرتد ہونے سے قبل یعنی انگریزی نبوت ملنے سے قبل حضور اکرم ﷺ کے بعد جو نبوت کا دعویٰ کرے عقیدہ کیا تھا۔ مرزا غلام قادیانی کے اپنے ہی عقیدہ کے مطابق خود کہا ٹھہرتا ہے۔

ج: مرزا اپنے ابتدائی عقیدے کے مطابق یوں لکھتا ہے ''میں نبوت کا مدعی نہیں بلکہ اس کے مدعی کو دائرہ اسلام سے خارج سمجھتا ہوں''۔ (آسمانی فیصلہ، ص ۲)

ایک اشتہار مورخہ ۱۳ اکتوبر ۱۸۹۱ء میں تبلیغ رسالت، جلد سوم کے صفحہ ۲۰ میں یوں لکھتا ہے ''میں ان تمام امور کا قائل ہوں جو اسلامی عقائد میں داخل ہیں اور جیسا کہ اہل سنت و جماعت کا عقیدہ ہے۔ ان سب باتوں کو مانتا ہوں جو قرآن و حدیث کی رو سے مسلم الثبوت ہیں اور سیدنا و مولانا حضرت محمد مصطفےٰ ﷺ ختم المرسلین کے بعد کسی دوسرے مدعی نبوت و رسالت کو کافر اور کاذب جانتا ہوں۔ میرا یقین ہے کہ وحی رسالت حضرت آدم صفی اللہ سے شروع ہوئی اور جناب رسول اللہ ﷺ پر ختم ہوگئی''۔

دوسرا اشتہار ۲۳ اکتوبر ۱۸۹۱ء جامع مسجد دہلی میں منعقد ایک اجتماع میں تقسیم کیا گیا جس میں یوں لکھتا ہے۔ ''ان تمام امور میں میرا وہی مذہب ہے جو دیگر اہل سنت والجماعت کا مذہب ہے ذیل امور کا مسلمانوں کے سامنے صاف صاف اقرار اس خانہ خدا (جامع مسجد دہلی) میں کرتا ہوں کہ میں جناب خاتم الانبیاء ﷺ کی ختم نبوت کا قائل ہوں اور جو شخص ختم نبوت کا منکر ہو اس کو بے دین اور دائرہ اسلام سے خارج سمجھتا ہوں''۔ (تبلیغ رسالت، جلد دوم، ص ۴۴)

ایک اشتہار مورخہ ۲۰ شعبان ۱۸۹۷ تبلیغ رسالت حصہ ششم صفحہ ۲ پر لکھتا ہے ''ہم بھی مدعی نبوت پر لعنت بھیجتے ہیں۔ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کے قائل ہیں اور آنحضرت

Marfat.com

ﷺ کی ختم نبوت پر ایمان رکھتے ہیں اور وحی نبوت نہیں بلکہ وحی ولایت زیر سایہ نبوت محمدیہ اور باتباع آنحضرت ﷺ کو ملتی ہے اس کے ہم قائل ہیں"۔

تو مرزا قادیانی کے اپنے ہی قول کے مطابق جو کہ اس نے مختلف جھوٹے دعویٰ جات سے پہلے کہا کے مطابق بے دین، دائرہ اسلام سے خارج، کافر اور کاذب ہو گیا اور لعنتی ہو گیا اور اس کے تمام ماننے والے چیلے چانٹے وغیرہ کافر، کاذب اور لعنتی دائرہ اسلام سے خارج ہو گئے۔

س73: مرزا غلام قادیانی کی جھوٹی پیشگوئیاں درج کریں نیز مرزا کے اپنے نزدیک نبی اور جھوٹا جانچنے کا پیمانہ کیا تھا بتائیں اس کے نتیجے میں خود کیا ہوا۔

ج: پیشگوئی نمبرا: ۱۸۸۶ء میں مرزا نے اپنی بیوی کے ہاں لڑکا پیدا ہونے کی پیشگوئی کی" (اشتہار ۲ فروری ۱۸۸۶ء مندرجہ تبلیغ رسالت، ۱، 58) جبکہ اس کے نتیجے میں لڑکی پیدا ہوئی۔

پیشگوئی نمبر۲: ہم مکہ میں مریں گے یا مدینہ میں (میگزین ۱۴، جنوری ۱۹۰۶ء) جبکہ مرزے کو مکہ و مدینہ جانے کی توفیق تک حاصل نہ ہوئی بلکہ لاہور میں اپنے ہی گند میں گر کر واصل جہنم ہوا۔

پیشگوئی نمبر۳: میگزین ستمبر ۱۹۰۷ء میں مرزا نے اپنے بیٹے مبارک احمد جو کہ ۹ دن سے سخت بخار میں مبتلا تھا اس کی تندرست ہونے کی پیشگوئی کی جبکہ وہ لڑکا ۱۶ ستمبر کی صبح فوت ہو گیا۔

پیشگوئی نمبر۴ کے مطابق مبارک احمد کی وفات کے بعد مرزے نے کہا مجھے الہام ہوا ہے کہ "ایک حلیم لڑکے کی ہم تجھ کو خوشخبری دیتے ہیں جو بمنزلہ مبارک احمد ہوگا اور اس کا قائم مقام اور شبیہ ہوگا"۔ (اشتہار تبصرہ ۵ نومبر ۱۹۰۷ء) جبکہ مرزے کے گھر اس کے بعد کوئی لڑکا پیدا نہ ہو سکا۔

پیشگوئی نمبر۵: مرزا نے مسٹر عبداللہ آتھم عیسائی سے ۵ جون ۱۸۹۳ء میں مباحثہ کرنے کے بعد حقیقت الوحی، میں ۱۸۵ میں پیشگوئی کی کہ "آتھم پندرہ مہینے

Marfat.com

میں ہلاک ہو گا'' جبکہ مرزے نے آتھم کی موت کیلئے بڑے اہتمام سے دعائیں کیں مگر آتھم نہ مرا''۔

پیشنگوئی نمبر ۶: محمدی بیگم جو کہ مرزا کے رشتے دار کی ایک بیٹی تھی اس پر عاشق ہو کر پیشنگوئی کی کہ محمدی بیگم کا نکاح مجھ سے کر دو'' (آئینہ کمالات اسلام، ص ۲۳۰، طبع لاہور و دیگر) اس نکاح کیلئے مرزے نے ایڑھی چوٹی کا زور لگا دیا حتیٰ کہ اپنی بہو اور بیوی کو بھی طلاق دلوادی اور بیٹے کو بھی عاق کر دیا مگر کسی طرح بھی مرزے کی خواہش پوری نہ ہو سکی بلکہ محمدی بیگم کے نکاح بارے مرزے کو علم تک نہ ہو سکا۔

پیشنگوئی نمبر ۷: مرزا نے ۱۵ اپریل ۱۹۰۷ء کو مولوی ثناء اللہ صاحب کو مخاطب کر کے کہا کہ ''اگر میں ایسا ہی کذاب اور مفتری ہوں جیسا کہ آپ ہر ایک پرچہ میں مجھے یاد کرتے ہیں تو میں آپ کی زندگی میں ہلاک ہو جاؤں گا''۔ یعنی مولوی ثنا اللہ صاحب کی موت کی پیش گوئی اپنی زندگی میں کی۔ مگر بقول مرزا کے مولوی ثناء اللہ صاحب صادق اور سچے تھے جبکہ مرزا خدا کی طرف سے معمور نہیں تھا بلکہ اس کی موت ایک مفسد اور کذاب کی موت تھی اور خدائی پکڑ تھی۔

مرزا کے صدق اور کذب جانچنے کا پیمانہ:۔

مرزا کہتا ہے کہ ''بدخیال لوگوں کو واضح ہو کہ ہمارا صدق یا کذب جانچنے کیلئے ہماری پیشنگوئیوں سے بڑھ کر اور محکم امتحان نہیں ہو سکتا''۔

(مجموعہ اشتہارات، ص ۱۵۷)

دوسری جگہ کہتا ہے کہ ''اگر ثابت ہو کہ میری ۱۰۰ پیشنگوئیوں میں سے ایک جھوٹی ہو تو میں اقرار کروں گا کہ میں کاذب ہوں''۔ (اربعین نمبر ۴، ص ۲۵) اور اسی طرح کے الفاظ آئینہ کمالات اسلام، ص ۳۲۲، ۳۲۳ مندرجہ روحانی خزائن، جلد ۵، ص ۳۲۲ از مرزا قادیانی)

اس طرح بھی مرزا خود کاذب، جھوٹا، مفتری اور نجاست کا کیڑہ ہوا''۔

Marfat.com

س74: قادیانیوں لعنتیوں کے متعلق امام اہل سنت حضرت احمد رضا خان بریلوی کا فتویٰ بیان کرو۔

ج: تمام مسلمانوں پر فرض ہے کہ موت وحیات کے سب علاقے اس (قادیانیوں) سے قطع کر دیں۔ بیمار پڑے پوچھنے کو جانا حرام، مر جائے تو اس کے جنازے پہ جانا حرام، اسے مسلمانوں کے گورستان میں دفن کرنا حرام، اس کی قبر پہ جانا حرام"۔ (فتاویٰ رضویہ، ص ۵۱، ج:۶)

س75: جو کوئی حضور ﷺ کی نبوت کے بعد دعویٰ نبوت کرے کیا اس سے کوئی دلیل مانگنی جائز ہے۔

ج: ہرگز نہیں۔ ختم نبوت پر قطعی اور واضح قرآن وحدیث کا حکم آچکا ہے۔ اب اگر کوئی بد بخت نبوت کا دعویٰ کرے اور دوسرا کوئی مسلمان اس کے نبی ہونے کی دلیل بھی طلب کرے تب بھی دلیل پوچھنے والے پر کفر واجب ہو جائے گا۔ کیونکہ جب کسی نبی نے آنا ہی نہیں تو پھر دلیل مانگنا کاہے کا تو دلیل مانگنے والے کے ذہن میں ختم نبوت کی گنجائش موجود ہوگی تبھی دلیل مانگی لہٰذا دعویٰ نبوت جب بھی کوئی کرے گا اس کے جھوٹا ثابت ہونے کیلئے اس کا دعویٰ کرنا کافی ہوتا ہے۔

س76: ۱۹۸۸ء میں مرزا طاہر (مرزا غلام قادیانی کا خلیفہ) نے مسلمانان دنیا کو مباہلے کا چیلنج کیا اور اس کے مختلف زبانوں میں پمفلٹ چھپوا کر مختلف ممالک میں بھیجے چیلنج کو مختصرا بیان کریں۔

ج: چیلنج میں مرزا طاہر نے یہ کہا کہ ہم سچے ہیں لہٰذا کوئی بھی ہمارے ساتھ مباہلہ کر لے اور اس کیلئے دن اور جگہ اور وقت بھی خود ہی بتا دے۔

س77: اس مباہلے کے چیلنج کا جواب کس عظیم شخصیت نے دیا۔

ج: مرزا طاہر کے مباہلے کے چیلنج کا جواب عظیم سکالر مجدد عصر قائد انقلاب وتحریک منہاج القرآن پروفیسر ڈاکٹر محمد طاہر القادری نے دیا اور اسی طرح مختلف زبانوں اور ملکوں میں اس مباہلے کا جواب پمفلٹ کی صورت میں بھیجا۔

Marfat.com

س78: حضور شیخ الاسلام نے مرزا طاہر کے مباہلے کے چیلنج کا جواب کن الفاظ میں دیا۔ واضح کریں۔

ج: حضور شیخ الاسلام پروفیسر ڈاکٹر محمد طاہر القادری مدظلہ نے مرزا طاہر کو جوابی چیلنج میں فرمایا کہ اگر مرزا طاہر ۱۱، ۱۲ ربیع الاول کی درمیانی شب یعنی ۲۴ اکتوبر ۱۹۸۸ء کو مینار پاکستان میں آجائے اور ہم دونوں فریق ایک دوسرے کی ہلاکت کی دعا کریں اور صبح فجر کی اذان ہونے سے قبل جو جھوٹا ہو وہ ہلاک ہو جائے گا اور مزید فرمایا کہ اگر مرزا طاہر مباہلے میں آجائے اور دعا کے نتیجے میں ہلاک نہ ہو سکے تو مجھے گولی سے اڑا دینا جبکہ لوگوں سے حفاظت کی ذمہ داری بھی قبول فرمائی۔

س79: کیا مرزا طاہر اپنے چیلنج کے جواب میں ۲۴ اکتوبر ۱۹۸۸ء کو مباہلے کے دن مینار پاکستان آیا؟

ج: مرزا طاہر مینار پاکستان کیا پاکستان کی سرزمین میں بھی داخل نہ ہوا کیونکہ مرد قلندر کے سامنے مباہلہ کرنا کوئی ایسی بات تو نہ تھی۔ راقم خود اس موقع پر موجود تھا مینار پاکستان لوگوں کے ایک جم غفیر سے بھرا پڑا تھا۔ عاشقان مصطفےٰ ﷺ نے بھرپور شرکت کر کے ختم نبوت کے سپاہ ہونے کا ثبوت دیا۔ اس موقع پر دنیا بھر کے علماء دانشور، مشائخ، دینی اور مذہبی حلقوں نے بھرپور شرکت کی تاکہ لعین مرزا طاہر کی ہلاکت کا نظارہ دیکھتی آنکھوں سے ہو سکے مگر لعین مرزا طاہر میدان میں نہ آیا۔ جبکہ عاشق مصطفےٰ ﷺ تمام رات شیخ الاسلام ڈاکٹر پروفیسر محمد طاہر القادری کی قیادت میں منتظر تھے مگر فریبی شخص نہ آیا۔

س80: فیصل آباد کی سرزمین میں کون سی شخصیت ہر سال رد قادیانیت کورس کرواتی ہیں۔

ج: سید ہدایت الرسول شاہ قادری صاحب منہاج القرآن علماء کونسل کے زیر اہتمام ہر سال تقریباً جولائی کے مہینے میں رد قادیانیت کورس کے نام سے ہفتہ بھر مختلف علماء و مشائخ و سکالرز سے خطابت کے ذریعے سے ختم نبوت کو اجاگر کرتے ہیں۔

Marfat.com

جس میں مدارس و کالج کے طلباء دور دور سے حاضر ہو کر عشق مصطفیٰ ﷺ سے اپنے قلوب کو منور کر کے اور جھوٹوں، کاذبوں پر لعن طعن کرتے ہوئے سپاہ مصطفیٰ ﷺ بن کر اپنے گھروں کو لوٹتے ہیں۔

نوٹ: مزید مرزا غلام قادیانی کے رد اور قادیانی کے کردار کے حوالے سے کوئز سوالات علیحدہ کتاب کی شکل میں عنقریب مارکیٹ میں آ رہی ہے، انشاء اللہ تعالی)

Marfat.com

علامہ سیّد محمد سعید الحسن شاہ صاحب

کی مستند و جامع تصانیف

سیرت امام الانبیاء ﷺ

(قرآن و بائیل کی روشنی میں)

• قرآن کریم • احادیث مبارکہ • توراۃ • زبور
• انجیل • صحائف انبیاء اور اخبارات و جرائد کے سینکڑوں حوالہ جات سے مزین کتاب۔ ایک مستند تاریخی دستاویز

رہبر زندگی مع طب نبوی

• رہبر کائنات ﷺ کے اعضائے مبارک کے حسن و جمال کا تذکرہ
• روزمرہ کے معمولات پر بحث • پسندیدہ مشروبات و ماکولات کی تفصیل • مختلف جسمانی و روحانی امراض کا طبی علاج بھی کتاب ہذا میں ملاحظہ فرمایئے۔

خاندان مصطفیٰ ﷺ

کتاب ہذا میں رسول عربی ﷺ کے رشتہ داروں اور اعزہ و اقارب کے علاوہ آپ کے دیگر متعلقین مثلاً • رضاعی رشتہ دار • ہم شکل • مدنی نقیب • خلفاء راشدین • کاتبان وحی • بارگاہ اقدس کے مفتیان عظام • خطباء کرام • موذنین ذی وقار حضور ﷺ کے مقرر فرمودہ عہدیداران مملکت اور دربار رسالت مآب ﷺ کی طرف سے شاہان زمانہ کے نام لکھے گئے خطوط کی تفصیلات مکمل سند و حوالہ کے ساتھ قلم بند کی گئی ہیں

صلوٰۃ الرسول ﷺ یعنی امام الانبیاء کی نماز

• کیا حنفی نماز سنت مصطفیٰ ﷺ کے عین مطابق ہے؟
• بار بار رفع یدین نہ کرنے، بلند آواز سے آمین نہ کہنے اور بیس رکعت نماز تراویح کا کیا ثبوت ہے؟
• بخاری و مسلم و دیگر کتب احادیث کے ہوتے ہوئے فقہ کی کیا ضرورت ہے
• ان سوالوں کا تفصیلی جواب جاننے کے لئے کتاب ہذا کا مطالعہ فرمایئے!

مکتبہ نوریہ رضویہ۔ گلبرگ اے۔ فیصل آباد

Marfat.com